الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20

جمعۃ المبارک 21/جون 2013ء

12/شعبان 1434 ہجری قمری ❁ 21/احسان 1392 ہجری شمسی

شمارہ 25

شرائطِ بیعت

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیعت اس بات پر لی کہ مَیں نماز قائم کروں گا۔ زکوٰۃ دوں گا۔ اور ہر مومن کا خیر خواہ ہوں گا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب البیعۃ علی ایتاء الزکوٰۃ حدیث نمبر 1313)

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان تبھی مضبوط ہوتا ہے جب یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

جماعت کی آئندہ ترقی کے لئے لڑکوں کی تربیت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی لڑکیوں کی۔ اور لڑکوں کی تربیت میں بعض معاملات میں خاص طور پر ماں باپ دونوں کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور یہ بہت ضروری ہے۔

پاک معاشرے کے قیام کے لئے عورت کو مردوں سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران ہے کیونکہ وہ قوم کی نئی نسل کی تربیت گاہ ہے، کیونکہ وہ جماعت کی امانت جو بچوں کی شکل میں اُن کے پاس ہے اُس کی امین ہے۔ پس مَیں عورتوں سے کہوں گا کہ اپنے گھروں کی نگرانی کا حق ادا کریں۔ نئی نسل کی تربیت کا حق ادا کریں۔

دنیا کی خواہشات کے پیچھے دوڑنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اِس تعلق میں مضبوطی پیدا کرتی چلی جائیں۔ اپنے نیک نصیب ہونے اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے دُعائیں بھی کریں اور بہت دُعائیں کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب فرمودہ 25/جولائی 2009ء برموقع جلسہ سالانہ یوکے بمقام حدیقۃ المہدی (آلٹن)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالَم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اُس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اُس کو خدا تعالیٰ اور عالَم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے‘‘۔

(کتاب البریۃ ۔روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291-292 حاشیہ)

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اُس زمانہ میں دنیا کی یہ حالت تھی جس کا ہر وہ دل جس میں خدا تعالیٰ کا خوف تھا اور جس کے دل میں اسلام کا کچھ درد تھا، اظہار کرتا تھا اور دُعائیں کرتا تھا کہ کوئی مردِ میدان کھڑا ہو اور اسلام کی اِس ڈولتی کشتی کو سنبھالے۔ دُنیا میں ہمیشہ ایسی ہی حالتیں ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی بھیجتا ہے تا کہ وہ انبیاء لوگوں کو اپنے پیدا کرنے والے کی پہچان کروانے کی کوشش کریں۔ ایسی ہی حالت کا قرآنِ کریم نے ایک جگہ یوں نقشہ کھینچا ہے، فرمایا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ (سورۃ الروم 42) یعنی خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد برپا ہو گیا اور اِس فساد کا اور بہت بڑے فساد کا، جس نے تمام دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا وہ زمانہ تھا جب اِس فساد کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے عظیم نبی کو، جن کا نام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، کُل انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِن الفاظ کہ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی خشکی میں اور تری میں کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’مراد اِس سے یہ ہے کہ اہلِ کتاب اور غیر اہلِ کتاب سب بگڑ چکے تھے اور قسم قسم کے فساد اور خرابیاں اُن میں پھیلی ہوئی تھیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 578 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو اِس حالت میں اُس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ آپ نے ایک انقلابِ عظیم برپا کر دیا۔ شرک کی انتہا کو پہنچے ہوئے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والے ہو گئے۔ اخلاقی گراوٹوں کی انتہا کو پہنچے ہوئے با اخلاق بن گئے۔ خود غرضیوں کی تمام حدیں پھلانگنے والے حقوق العباد کی ادائیگی اور قربانی کی مثال بن گئے۔ عورتوں کے حقوق پامال کرنے والے عورتوں کے حقوق کے پاسبان بن گئے۔ وہ لڑکی جو کسی گھر میں جب پیدا ہوتی تھی تو باپ کا چہرہ سیاہ ہو جاتا تھا اور وہ شرم سے لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا تھا اور اِس تلاش میں ہوتا تھا کہ کب موقع ملے تو میں اِس کو زندہ درگور کروں۔ وہی لڑکی جنت کی بشارت کا سامان بن گئی اور عزت و احترام سے دیکھی جانے لگی۔ اور اِس انقلاب سے فیض پانے والے جو تھے اُن میں بتوں کو پوجنے والے بھی تھے، یہودیوں میں سے بھی تھے، عیسائیوں میں سے بھی تھے جن کی اِس فیض پانے کے بعد کایا پلٹ گئی اور اسلام کا جھنڈا بلندیوں پر لہراتا چلا گیا جب تک کہ مسلمان اُس تعلیم سے حقیقی رنگ میں فیض پاتے رہے اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے رہے۔ اور جب اُس تعلیم کو بھلایا تو پھر جو زوال تھا وہ لازم تھا اور وہ آیا اور پھر دوبارہ زمین میں فساد برپا ہوا۔ غیر مذاہب کی حالت تو تباہی کے گڑھے کی طرف لے جانے والی تھی ہی کیونکہ اُن کی تعلیمیں پرانی ہو چکی تھیں، اُن میں کئی تبدیلیاں ہو چکی تھیں۔ خود مسلمان بھی شرکِ ظاہری اور خفی میں مبتلا ہو چکے تھے اور جیسا کہ مَیں نے بتایا خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے وقت اپنے خاص بندے مبعوث فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو دنیا میں بھیجا تا کہ وہ پھر اس دین کی شان اور عظمت قائم کرنے کے لئے جری اللہ کا کردار ادا کرے، جس کے قائم کرنے کے لئے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تھے۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس اقتباس میں اعلان فرمایا ہے، آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اُن کاموں کی سرانجام دہی کے لئے بھیجا ہے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور وہ کام یہ تھے جیسا کہ آپؑ خود فرماتے ہیں کہ مجھے کس لئے بھیجا گیا۔ فرمایا تا کہ ایمانوں کو مضبوط کریں، اللہ تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کریں، تیسرے یہ کہ عالمِ آخرت کی حقیقت واضح کریں، چوتھے یہ کہ دنیا پرستی کی بجائے خدا پرستی کی طرف دنیا کو لائیں، پانچویں یہ کہ قول و فعل کے تضاد کو دُور کر دیں، نمبر چھ یہ کہ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ دلائیں۔

یہ چیزیں ہیں جو آپ نے اپنے اِس اقتباس میں بیان فرمائی ہیں اور جب یہ باتیں پیدا ہوں گی تو پھر انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو پہچاننے والا بن سکے گا۔ تب اُس حقیقی انقلاب سے حصہ پانے والا بن سکے گا جو آج سے

چودہ پندرہ سو سال پہلے آیا تھا جس نے صدیوں کے مُردے زندہ کر دیئے تھے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر، آپ سے عہدِ بیعت کر کے ہم نے حقیقی روحانی انقلاب برپا کرنے والوں میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ پس آج ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے دیکھیں کہ کیا ہم اُن مقاصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیتے ہوئے، جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے، اپنے آپ کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہے اور جو خوب کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے اِس زمانہ میں پیش فرمائی ہے۔

پس آئیں اور سب سے پہلے یہ جائزہ لیں کہ ہمارے ایمان کس حد تک مضبوط ہیں۔ دراصل تو یہ ایمان ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتا ہے۔ آخرت پر یقین پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرتا ہے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی طرف توجہ رہتی ہے۔ پس یہ سمجھ لینا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود مان لیا، مہدی موعود مان لیا تو ہم ایمان لانے والوں میں شامل ہو گئے۔ صرف اتنا کافی نہیں ہے۔ اِس مان لینے کی حالت کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا (سورۃالحجرات 15) کہ یہ تو کہو کہ ہم نے کچھ حد تک فرمانبرداری اختیار کر لی لیکن ایمان فرمانبرداری سے اگلا قدم ہے۔ جب کامل فرمانبرداری ہو جائے تو پھر ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ پھر انسان ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک تم نے اَسْلَمْنَا تو کہہ دیا لیکن اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے، فرماتا ہے کہ لَمْ تُؤْمِنُوا تم ایمان نہیں لائے۔ ابھی تم نے اس فرمانبرداری کی بہت سی منازل طے کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (سورۃالحجرات 15) کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ پس ایمان کا مسئلہ ایک بہت ہی نازک اور باریک مسئلہ ہے۔ اگر ہمیں اپنے جائزے لیتے ہوئے یہ بات نظر نہ آئے کہ روحانی حالت میں ہمارا آج ہمارے گزرے ہوئے کل سے بہتر ہے تو پھر ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"ایمان صرف اِسی کا نام نہیں کہ زبان سے کلمہ پڑھ لیا۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے اور ایک ایسے یقین کا نام ہے جس سے جذباتِ نفسانیہ انسان سے دُور ہو جاویں اور ایک گناہ سوز حالت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے" (یعنی گناہوں کو جلانے والی حالت پیدا ہو جائے)۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 561 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

"ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں۔ اوّل درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے اور ایسی حالت اس کو میسر آ جاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے یا کسی کالے سانپ کے منہ میں انگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے......" اور (دوسرے یہ کہ) "انشراحِ صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد5 صفحہ 561-562 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور انشراحِ صدر سے نیکی کیا ہے؟ یہ وہ اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے موافق ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مطابق ہوں۔

پس یہ ہے ایمان کی حالت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ اب دیکھیں اور جائزے لیں۔ قرآن کریم کھولیں اور پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ کے کیا احکام ہیں۔

آجکل کے معاشرے میں بعض نوجوان بچوں اور بچیوں پر دنیاوی تعلیم کی وجہ سے یہ اثر ہے کہ مستقل دینی ماحول میں رہنا، ہر وقت اللہ رسول کی باتیں سننا، اِس قسم کی یکسانیت ہے جس سے کبھی کبھی اُن کو باہر آنا چاہئے اور یہ Fun ہے، یہ ایک تفریح ہے۔ یہ تفریح ہے جو اُن کی تھکاوٹ کو دُور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ خیالات عام ہوتے جا رہے ہیں۔ اِس بات سے کوئی انکار نہیں کہ دماغی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے تفریح ہونی چاہئے لیکن اگر کوئی تفریح اللہ تعالیٰ کے واضح حکموں کے خلاف ہے تو وہ تفریح نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے آگ میں گرنے کے مترادف ہے یا سانپ کے منہ میں اُنگلی دینے کے برابر ہے یا زہر کا پیالہ پینے والی بات ہے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان تبھی مضبوط ہوتا ہے جب یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ بعض بُرائیاں اِس لئے پیدا ہو جاتی ہیں کہ بُرائی کرنے والا سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے کوئی دیکھ نہیں رہا اور اُس وقت انسان یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (سورۃ ال عمران 157) کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تم عمل کرتے ہو اُسے دیکھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر ایمان یہی ہے کہ انسان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ہو۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اگر پردہ کا حکم دیا ہے تو پردہ کا یہ حکم صرف جلسہ پر آنے کے لئے نہیں دیا۔ یا جماعتی فنکشنز پر مسجد آنے کے لئے نہیں دیا۔ یا میرے سے ملاقات کے وقت کے لئے صرف یہ حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مومنوں کی بیویوں کو یہ حکم دیا ہے، جیسا کہ فرماتا ہے وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ (الاحزاب:60) اور مومنوں کی بیویاں جب گھر سے باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کو اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔ یہ مومنوں کی بیویوں کی پہچان ہے۔ اور مومنوں کی بیویاں بھی مومن ہی ہوتی ہیں۔ شادی کے احکام میں بھی یہی حکم ہے کہ تم مومن عورتوں سے شادی کرو یا مومن عورتوں کو یہ حکم ہے کہ تم مومن مردوں سے شادی کرو۔ پس یہ پردہ کسی خاص موقع کے لئے نہیں ہے بلکہ گھروں سے باہر نکلتے ہوئے ہر اُس عورت کے لئے فرض ہے جو اپنے آپ کو مومن کہتی ہے اور بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل سمجھتی ہے۔ اور اِس میں اُن مَردوں کے لئے بھی حکم ہے جو اپنی بیویوں کے پردے اِس لئے اُتروا دیتے ہیں کہ ہمیں باہر سوسائٹی میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ بڑا Backward ہے، اپنی بیویوں کو پکّا پردہ کرواتا ہے۔ یہاں یورپ میں پردہ کے خلاف وقتاً فوقتاً اُبال اُٹھتا رہتا ہے اور فرانس اِس میں پیش پیش ہوتا ہے۔ وہیں سے عام طور پر یہ تحریکیں شروع ہوتی ہیں۔ اور پھر ردّعمل کے طور پر مسلمانوں کی طرف سے پردہ برداروں کا ایک جلوس نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پردہ کے اِن جلوسوں میں اکثر مُنہ لپیٹے ہوئے وہ لوگ ہوتے ہیں اور پردہ کرنے والوں کی اُن میں ایسی تعداد ہوتی ہے جو آپ کو بازار میں اکثر ننگے مُنہ پھرتی نظر آئیں گی بلکہ لباس بھی قابلِ شرم ہوں گے۔ یہ اِس لئے ہے کہ اُن کی کوئی رہنمائی نہیں ہے۔ ایک وقتی جوش اور اُبال ہے جو ردّعمل کے طور پر ظاہر ہوتا ہے اور جو پردے پر پابندی کا ردّعمل ہے۔ لیکن ایک احمدی عورت اور ایک احمدی نوجوان لڑکی جو پردہ کی عمر کو پہنچ چکی ہے، اُسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پردہ اُس کے ایمان کا حصّہ ہے۔ اُن احکامات میں سے ہے جن کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی احمدی بچیاں اِس حقیقت کو سمجھتی ہیں۔

گزشتہ دنوں پردہ کے خلاف فرانس میں جو رَو چلی تھی اُس پر ایک احمدی نوجوان بچی جو وقفِ نو بھی ہے اور جرنلزم میں ماسٹرز کر رہی ہے، اُس نے اخبار کو خط لکھا کہ ایک طرف تو یورپ فرد کی آزادی اور مذہبی آزادی کا نعرہ لگاتا ہے اور دوسری طرف پردہ جو ہمارے مذہب کے احکامات میں سے ایک حکم ہے اُس پر تم پابندی لگاتے ہو جبکہ ہم جو پردہ کرنے والی خواتین ہیں اُسے خوشی سے قبول کرتے ہوئے اپنے خدا کے حکم کے مطابق اُس پر عمل کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تمہارا جو مذہبی آزادی دینے کا دعویٰ ہے صرف ایک اعلان ہے اور اِس سے زیادہ اِس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ آج کل مسلمانوں میں سے اکثریت ایسی ہے جو پردہ نہیں کرتی اور اب تو ان کے لباس بھی اتنے ننگے ہو گئے ہیں کہ ٹی وی وغیرہ پر بعض دفعہ جو پروگرام آ رہے ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر شرم آتی ہے اور پھر یہ مسلمان کہلانے والی ہیں۔ اور خشکی اور تری میں فساد سے یہی مُراد ہے کہ نہ دین باقی رہا نہ اسلام باقی رہا لیکن پھر بھی مسلمان کہلانے والی ہیں۔

لیکن ایک احمدی عورت جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اُسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے احمدیت صرف اپنے ماں باپ کی عزّت کی وجہ سے قبول نہیں کرنی یا صرف اِس لئے اپنے آپ پر احمدیت کا لیبل چسپاں نہیں کرنا کہ ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہونے کی مجھے سعادت ملی ہے اور اِس کے علاوہ میرا کوئی اور راستہ نہیں کہ میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کروں کیونکہ میرے گھر والے احمدی ہیں، میرا خاندان احمدی ہے۔ اِس لئے ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ ایک احمدی عورت کو احمدیت کی تعلیم کا پتہ ہونا چاہئے۔ ایمان کی مضبوطی کا پتہ ہونا چاہئے۔ ایک احمدی کی عزّت اِس بات میں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کے بعد اپنے ایمان میں اتنی مضبوطی پیدا کریں کہ دنیا کی کوئی خواہش اُسے اُس کے ایمان سے ہٹا نہ سکے، اُس کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے۔

احمدی ماؤں کا بھی یہ کام ہے کہ اپنے بچوں کی اِس رنگ میں تربیت کریں کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اُس کو راضی کرنے کے لئے ہر کوشش اُس کی اوّلین ترجیح ہو۔ اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک احمدی مائیں بھی اپنے آپ کو ایمان کے اعلیٰ معیار تک لے جانے کی کوشش نہیں کریں گی۔ ماؤں کے قدموں میں جو جنّت رکھی گئی ہے وہ اس لئے ہے کہ جہاں اُن کا اپنا ایمان اور خشیّت اللہ بلندیوں پر ہو وہاں اُن کی نیک تربیت سے اُن کے بچوں کے ایمان بھی ترقی پذیر ہوں ورنہ ہر ماں تو جنّت کی خوشخبریاں دینے والی نہیں ہے۔ پس ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو یاد کریں کہ میں ایمانوں کو مضبوط کرنے آیا ہوں۔

پردہ کی ایک مثال مَیں نے یہاں کے ماحول کے بچیوں کی ذات پر اثر انداز ہونے کی وجہ سے دی ہے۔ اِس کے علاوہ بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ یہاں سے میری مُراد صرف انگلستان کی احمدی عورتیں اور نوجوان لڑکیاں نہیں ہیں بلکہ یورپ میں بسنے والی بھی ہیں اور امریکہ، کینیڈا وغیرہ میں بسنے والی بھی ہیں اور افریقہ میں بسنے والی بھی ہیں اور ایشیا میں بسنے والی بھی ہیں اور جو بھی مغرب کے ماحول سے یا غلط قسم کے ماحول سے، آزادی کے ماحول سے متأثر ہو کر قرآن کریم کی واضح تعلیم اور واضح حکموں کی خلاف ورزی کرتی ہیں وہ اپنے ایمانوں میں کمزوری دکھا رہی ہیں۔ بلکہ اب تو مجھے پاکستان سے بھی شکایات آتی ہیں کہ بعض شہروں میں نوجوان لڑکیوں کے لباس قطعاً ایسے نہیں کہ وہ احمدی کہلا سکیں۔ جہاں اکثریت اللہ کے فضل سے شرعی احکامات کی پابندی کرنے والی ہے وہاں کئی پرانے اور اچھے احمدی خاندانوں کی لڑکیاں اپنے حجابوں سے نہ صرف باہر آ رہی ہیں بلکہ بعض اوقات اُن کے لباس بھی قابلِ اعتراض ہوتے ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA کے ذریعہ تمام دنیا میں براہِ راست پیغام پہنچ جاتا ہے اس لئے مَیں جب بھی کسی بڑے فنکشن میں بات کرتا ہوں تو تمام دنیا کے احمدیوں کو ذہن میں رکھ کر کرتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مُنہ سے یہ کہہ دینا کہ ایمان کے جو تمام رکن ہیں ہم اُن پر ایمان رکھتے ہیں، اس لئے کوئی نہیں جو ہمیں مومن کہنے سے روک سکے، یہ بڑی غلط سوچ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شیطان ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے پہلے حملہ کرتا ہے اور پھر بڑی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بعض نوجوان بچے بچیاں یہ سمجھتے ہیں کہ بعض حرکات مثلاً لڑکے لڑکی کا جو نامحرم بھی ہیں اکیلے بازاروں میں گھومنا، لڑکے لڑکیوں کے گروپ کا ناچ گانے کی محفلیں لگانا وغیرہ اور اِس طرح کی بہت سی جو اَور برائیاں ہیں یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ اِس پہ زیادہ زور نہیں دینا چاہئے۔ اِن کو برائیاں سمجھ کر پھر یہ خیال کرنا کہ احمدی معاشرہ اِن باتوں کو ناپسند کرتا ہے، یہ بھی ان کی سوچ ہے کیونکہ جماعت اِن معاملات میں زیادہ سخت ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ سب غیر اخلاقی باتیں ہیں اور دین اسلام اِس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اگر ان کی کوئی ایسی سوچ ہوتی ہے کہ کیونکہ احمدی معاشرہ ناپسند کرتا ہے اِس لئے کرتے جاؤ۔ اور اگر کوئی احمدی اُنہیں نہیں دیکھ رہا جسے ہماری یہ باتیں ناپسند ہیں یا پھر کوئی عہدیدار نہیں دیکھ رہا جس سے خطرہ ہو کہ شکایت پہنچ جائے گی یا کوئی بھی ایسا شخص جس سے یہ خطرہ ہو کہ شکایت لگا دے گا، وہ نہیں دیکھ رہا تو جو مرضی کرو، جس طرح دل چاہے کرو۔ یہاں مغربی معاشرے کا اثر ہے کہ جو برائی اپنی مرضی سے کی جائے جس سے دوسرے کا نقصان نہ ہوتا ہو تو وہ چاہے جتنی بھی اخلاق سوز ہو اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اگر خدا تعالیٰ پر یقین ہے، جس کے ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے، تو کبھی یہ سوچ نہیں ہو سکتی۔ اور جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو بھی تم عمل کرتے ہو اُسے مَیں دیکھ رہا ہوں۔

اگر ہر کام کرنے سے پہلے، چاہے آپ اُسے چھوٹا ہی سمجھ رہی ہوں، یہ خیال دل میں لے آئیں کہ جو میں کرنے جا رہی ہوں اسے خدا دیکھ رہا ہے۔ ایک طرف میرا احمدی ہونے کا دعویٰ ہے اور دوسری طرف جس کو احمدی معاشرہ یا اسلامی معاشرہ برا سمجھتا ہے وہ مَیں کر رہی ہوں تو یقیناً اسلام میں ایسی حرکتیں منع ہی ہیں تبھی برا سمجھا جاتا ہے۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو دنیا کے لہو و لعب سے بیزاری ہوگی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر252

مکرم اسامہ الخطیب صاحب(2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم اسامہ الخطیب صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کا پہلا حصہ پیش کیا تھا۔ ان کے والد صاحب کے ذریعہ ان کا ایم ٹی اے سے تعارف ہوا اور مزید سمجھنے کیلئے انہوں نے خود ایم ٹی اے دیکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے سفر کے کچھ اور واقعات کا ذکر کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

نیا اور حقیقی اسلام

ایم ٹی اے کے حوالے سے میرے والد صاحب نے جو باتیں مجھے بتائی تھیں وہ عقل ومنطق سے سو فیصد مطابقت رکھتی تھیں۔ میرا اس چینل کو دیکھنے سے ایک مقصد تو ایسی باتیں کرنے والوں کو دیکھنا اور ان کی باتوں کو خود سننا تھا، دوسرا مقصد یہ تھا کہ اگر کہیں کوئی شک وشبہ کی بات ہوئی تو مَیں اپنے والد صاحب کو اس سے دور رکھنے کی کوشش کروں گا۔

پھر جب میں نے پہلی مرتبہ یہ چینل دیکھا تو اس وقت اس پر پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا۔ اس کو دیکھتے ہی میرے سارے ارادے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ میں نے اس وقت ایم ٹی اے پر ایسے چہرے دیکھے جن پر ایک بے نظیر اعتماد دلربا نور بن کر چمک رہا تھا۔ ان کی باتیں عجیب تھیں۔ حالانکہ ان کا کلام میرے سنے سنائے عقائد کے یکسر خلاف تھا لیکن عقلی اور نقلی ثبوت کے ساتھ ان کی طرف سے ایسی حق بات پیش کی جارہی تھی جس کا انکار کرنا میرے لئے بہر حال ناممکن تھا۔ مَیں نے مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب اور ہانی طاہر صاحب کو دیکھا کہ عیسائیوں کے ساتھ بحث میں جیسے وہ عقل کو ایک نہایت خوبصورت سونے کی پلیٹ میں سجا کر پیش کررہے ہوں۔ میں اس پروگرام کے شرکاء کے چہروں کا بغور مطالعہ کرتا رہا۔ میں ان میں سے مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کی بات زیادہ سننا چاہتا تھا، کیونکہ ایک تو وہ مصری تھے اور مصری لہجہ میں بات کررہے تھے جس سے مجھے اپنائیت کا احساس ہوتا تھا۔ دوسرے اس لئے کہ وہ بڑی عمر کے تھے۔ مَیں ان کی باتیں سنتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ یہ شخص آج تک کہاں چھپا رہا؟ اگر یہ مصر میں تھا تو اس کے عقل ومنطق سے معمور کلام کی بازگشت ہمارے کانوں تک کیوں نہ پہنچ سکی؟ دیگر چینلز کے برعکس ایم ٹی اے کے اس پروگرام کے شرکاء کی عمروں میں بھی باہم بہت فرق تھا۔ ان کا تعلق بھی مختلف ملکوں سے تھا لیکن اس کے باوجود ان کا بات کرنے کا طریق، پروگرام کے میزبان کی حددرجہ اطاعت نے نیز ایک دوسرے کی بات کی تائید کرنے کے انداز نے تو میرا دل موہ لیا۔ ان کو اس حالت میں دیکھ کر مجھے احساس ہوگیا تھا کہ یہ لوگ سچے ہیں اور یہ ضرور کسی عظیم الشان پیغام کے داعی ہیں۔ وہ پیغام کیا تھا؟ اس کے بارہ میں سوچنے اور اس تک پہنچنے سے پہلے مَیں ایک بات کا قائل ہو چکا تھا کہ مختلف مشکل مسائل کی جو تشریحات یہ پیش کررہے ہیں وہی حق ہے۔ بلاشبہ میرے لئے یہ ایک نیا اسلام تھا۔ نیا اس لئے کہ آج تک ہم جس اسلام کو جانتے تھے وہ مختلف مشکل مسائل کے بارہ میں جوابات سے عاجز تھا جبکہ میں اس یقین پر قائم تھا کہ اسلام تو ہر بات کا شافی جواب دیتا ہے۔ اگر اسلام حجت وبرہان سے غالب ہے تو اس میں ہر مسئلے کا اطمینان بخش حل ہونا چاہئے۔ لیکن مجھے ایسا اسلام کہیں نہ مل سکا تھا۔ تاہم اس چینل پر پیش کئے جانے والا اسلام ہی وہ حقیقی اسلام تھا جس کی مجھے تلاش تھی۔

محتاط موقف

پروگرام الحوار المباشر کے مشاہدہ کے دوران میں نے ٹی وی اسکرین پر جماعت کی عربی ویب سائٹ کا ایڈریس بھی دیکھا۔ میں نے فوراً نوٹ کرکے یہ ویب سائٹ کھول لی۔ پہلے صفحہ پر ہی مجھے ایک شخص کی تصویر دکھائی دی جس کے نیچے لکھا ہوا تھا: الإمام المہدی والمسیح الموعود علیہ السلام! مجھے یہ پڑھ کر زیادہ حیرانی اس لئے نہیں ہوئی کیونکہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جب ویب سائٹ میرے سامنے ہے اور اس پر کافی مواد موجود ہے تو پھر مجھے جلد بازی کی کیا ضرورت ہے؟ مجھے یہ مواد پڑھنے کے بعد ہی کوئی تبصرہ کرنا چاہئے۔ تاہم ایک بات تو میرے دل میں راسخ ہوچکی تھی کہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ ایک طرف تو ایم ٹی اے پر آنے والے اجلے اور روشن چہروں والے یہ لوگ معقول اور قاطع دلائل کے ساتھ اسلام کا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء کا دفاع کررہے ہوں اور دوسری طرف کسی جھوٹے خدا کی عبادت کررہے ہوں۔ اس لئے مجھے پکا یقین تھا کہ ان لوگوں سے مجھے کوئی نہ کوئی مفید چیز ہی ملے گی۔

عقل کے چراغ روشن ہوگئے

میں نہایت بے صبری کے ساتھ ویب سائٹ پر موجود مواد پڑھنے لگا۔ اس مطالعہ کے دوران کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ جو بھی سوال میرے ذہن میں آتا اس وقت مجھے اسی ویب سائٹ پر اس کا جواب مل جاتا، اور وہ ایسا شافی ہوتا کہ روح تک سیرابی کا سامان ہوجاتا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے آن کی آن میں اس ویب سائٹ کے ساتھ میرا کچھ ایسا تعلق پیدا ہوگیا تھا کہ وہ میرے دل ودماغ میں پیدا ہونے والے ہر سوال کا خود بخود ہی جواب دے رہی تھی۔ الغرض اس ویب سائٹ پر سوال وجواب، تفسیر کبیر، اور دیگر موضوعات پر مواد کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ جیسے میری عقل کے چراغ روشن ہوگئے ہیں۔

تحقیق کا سفر

اب تو میرا دن رات یہی ایک ہی کام تھا یعنی ویب سائٹ پر موجود مواد کا بغور مطالعہ۔ میں قاہرہ سے دور ایک تجارتی شہر میں کام کرتا تھا جہاں بروقت پہنچنے کے لئے میں صبح پانچ بجے گھر سے نکلتا اور شام آٹھ یا نو بجے واپس لوٹتا تھا۔ باوجود اس کے کہ اس وقت میری نئی نئی شادی ہوئی تھی لیکن میری یہ حالت تھی کہ گھر واپس لوٹتے ہی ویب سائٹ کھول لیتا اور کھانا کھانے کے دوران بھی یا ویب سائٹ پر کچھ پڑھ رہا ہوتا تھا یا ایم ٹی اے کا کوئی پروگرام دیکھ رہا ہوتا تھا۔ یہ سلسلہ رات کو سونے تک جاری رہتا۔ تقریباً تین سے چار ماہ تک میری یہی روٹین رہی۔ میں جماعت کی ویب سائٹ سے مختلف آیات کی تفسیر پڑھتا پھر اس کا دیگر تفاسیر کے ساتھ موازنہ کرتا۔ اسی طرح تفسیر کبیر میں مذکور مختلف انسائیکلو پیڈیاز کے حوالے سے بعض واقعات اور تاریخی امور کو اصل انسائیکلو پیڈیاز سے تلاش کرکے ان کی صحت کے بارہ میں توثیق کرتا۔ اسی طرح تفسیر کبیر میں مذکور بعض الفاظ کی لغوی تحقیق کی توثیق کرنے کے لئے بھی میں بسا اوقات مختلف کتبِ لغت سے تلاش کرکے تسلی کرتا۔

اس کے ساتھ ساتھ میں نے کہا کہ مجھے جماعت کے مخالفین کے دلائل بھی پڑھ کے دیکھنا چاہئے۔ جب ان کی ویب سائٹس دیکھیں تو وہاں جھوٹ، افتراء، گالی گلوچ اور بے دلیل کلام کے علاوہ کچھ نہ پایا اور دراصل یہی مولویوں کا طریق تھا جس سے میں قبل ازیں واقف تھا اور ان کی اسی روش کی وجہ سے میں ان کی باتوں کے بارہ میں بہت محتاط رویہ رکھتا تھا اور ان کے فتاویٰ میں سے صرف اسی بات پر عمل کرتا تھا جو میں اپنی عقل کے مطابق قابلِ عمل اور درست سمجھتا تھا۔

واقعہ کسوف وخسوف کی تصدیق

کسوف وخسوف کا واقعہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے۔ جب مجھے جماعت کی ویب سائٹ سے اس واقعہ کی تواریخ کا علم ہوا تو میں نے کہا کہ مجھے اس کی بھی تصدیق کرنی چاہئے۔ لہٰذا میں نے اس کے لئے NASA کی ویب سائٹ کھولی جہاں دوران تحقیق مجھے NASA Sky Calender کے نام سے ایک ایسا صفحہ ملا جہاں ایسے واقعات کے بارہ میں تفصیل دی ہوئی تھی۔ اور جب میں نے یہاں سے کسوف وخسوف کے واقعہ کی تواریخ کو چیک کیا تو مجھے پتہ چلا کہ جماعت کا دعویٰ سو فیصد درست ہے۔ یہ جان کر بے اختیار میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ شاید خدا تعالیٰ نے غیر مسلم اقوام کو NASA بنانے کی اس لئے توفیق عطا فرمائی تا کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات محفوظ رہیں اور لوگوں پر اتمام حجت ہوتا رہے۔

سورۃ الدخان

انہی ایامِ تحقیق کے دوران ایک روز جبکہ مَیں کام پر جارہا تھا جبکہ جماعت کی ویب سائٹ سے پڑھے ہوئے اور ایم ٹی اے سے سنے ہوئے بعض موضوعات میرے ذہن میں گردش کررہے تھے۔ ان پر غور کرتے ہوئے اچانک میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ قربِ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک خروجِ دخان بھی تو ہے اور قرآن کریم میں ایک سورۃ الدخان بھی ہے۔ ہو نہ ہو اس میں ہمارے موجودہ زمانے کے بارہ میں ضرور کچھ خبریں بیان ہوئی ہوں گی۔ میں بفضلہٖ تعالیٰ قرآن کریم کا ایک جیبی نسخہ اپنے پاس رکھتا تھا لہٰذا میں نے فوراً قرآن کریم نکال کر اس میں سے سورۃ الدخان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے میں زندگی میں پہلی بار اس سورت کا مطالعہ کررہا ہوں۔ کیونکہ یہ سورت اس زمانے کے بارہ میں تمام اہم امور کی نشاندہی کررہی تھی اور درحقیقت دنیا میں پھیلنے والے دخان کا ذکر رہی تھی جو ایک عذاب کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہونا تھا۔ اس عذاب کو دور کرنے کے لئے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارے پاس ایک روشن دلائل والا رسول آچکا تھا، پھر بھی تم نے اس سے اعراض کیا اور کہا کہ یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا بلکہ پاگل سا انسان ہے۔

اس قرآنی بیان کو پڑھ کر میں سوچنے لگا کہ آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے بارہ میں بھی تو یہی بات کی جارہی ہے۔ نیز مجھے یہ آیت بھی یاد آئی کہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) یعنی ہم ہرگز عذاب نہیں دیتے یہاں تک کہ کوئی رسول بھیج دیں (اور حجت تمام کردیں)۔ کیا اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے چودہ سو سال بعد آپ کی پیروی نہ کرنے کی وجہ سے اس دخان سے لوگوں کو عذاب دے رہا ہے یا حقیقت میں اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ان میں ایک رسول آچکا ہے جس کی تکذیب کرکے وہ عذاب کا شکار ہورہے ہیں۔

خروجِ دخان

قرآن کریم کی سورۃ الدخان میں بھی اور احادیث میں بھی خروج دخان کا ذکر ہے۔ اس کے بارہ میں بے شمار اٹکل پچو مارے گئے ہیں اور نہ جانے کیا کیا حکایتیں رقم کی گئی ہیں۔ بالآخر اس زمانے کے حکم وعدل نے آکر دیگر اشراطِ ساعت کے ساتھ خروج دخان کی بھی نہایت عارفانہ تشریح فرمائی ہے جو نذرِ قارئین کی جاتی ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جگہ دخان سے مراد قحط عظیم وشدید ہے جو سات برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں پڑا یہاں تک کہ لوگوں نے مُردے اور ہڈیاں کھائی تھیں جیسا کہ ابن مسعود کی حدیث میں مفصّل اس کا بیان ہے۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے بھی جو ہمارا زمانہ ہے اس دخان مبین کا وعدہ تھا اس طرح پر کہ قبل از ظہور مسیح نہایت درجہ کی شدّت سے اس کا ظہور ہوگا۔ اب سمجھنا چاہیے کہ یہ آخری زمانہ کا قحط جسمانی اور روحانی دونوں طور سے وقوع میں آیا۔ جسمانی طور سے اس طرح کہ اگر اب سے پچاس برس گزشتہ پر نظر ڈالی جاوے تو معلوم ہوگا کہ جیسے اب غلّہ اور ہریک چیز کا نرخ عام طور پر ہمیشہ کم رہتا ہے اس کی نظیر پہلے زمانوں میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ کبھی خواب وخیال کی طرح چند روز گرانی غلّہ ہوتی تھی اور پھر وہ دن گزر جاتے تھے لیکن اب تو یہ گرانی لازم غیر منفک کی طرح ہے اور قحط کی شدّت اندر ہی اندر ایک عالم کو تباہ کررہی ہے۔ اور روحانی طور پر صداقت اور امانت اور دیانت کا قحط ہوگیا ہے اور مکر اور فریب اور علوم وفنون مظلمہ دخان کی طرح دنیا میں پھیل گئی ہیں اور روز بروز ترقی پر ہیں۔ اس زمانہ کے مفاسد کی صورت پہلے زمانوں کے مفاسد سے بالکل مختلف ہے۔ پہلے زمانوں میں اکثر نادانی اور اُمّیت رہزن تھی۔ اس زمانہ میں تحصیل علوم رہزن ہورہی ہے۔ ہمارے زمانہ کی نئی روشنی جس کو دوسرے لفظوں میں دخان سے موسوم کرنا چاہیے عجیب طور پر ایمان اور دیانت اور اندرونی سادگی کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ سوفسطائی تقریروں کے غبار نے صداقت کے آفتاب کو چھپا دیا ہے اور فلسفی مغالطات نے سادہ لوحوں کو طرح طرح کے شبہات میں ڈال دیا ہے۔ خیالات باطلہ کی تعظیم کی جاتی ہے اور حقیقی صداقتیں اکثر لوگوں کی نظر میں کچھ حقیر سی معلوم ہوتی ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ عقل کے رہزدوں کو عقل سے درست کرے اور فلسفہ کے سرگشتوں کو آسمانی فلسفہ کے زور سے راہ پر لاوے۔ سو یہ کامل درجہ کا دخان مبین ہے جو اس زمانہ میں ظاہر ہوا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376)

(باقی آئندہ)

سیرۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا محسن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط10)

مساوات

چھٹا احسان رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ نے قومی امتیازات کو مٹا کر انسانی مساوات کو قائم کیا ہے۔آپ سے پہلے ہر قوم اپنے آپ کو اعلیٰ قرار دیتی تھی۔عرب تحقیر کے طور پر کہتے کہ عجمی جاہل ہیں ان کی ہمارے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے۔عجمی عربوں کے متعلق کہتے تھے کہ عرب وحشی ہیں۔ رومی کہتے تھے کہ ہم سب سے اعلیٰ ہیں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ لِلْعَرَبِیِّ فَضْلٌ عَلٰی عَجَمِیٍّ اِلَّا بِالتَّقْوٰی (نورالیقین فی سیرۃ سید المرسلین جلد1 صفحہ192 مطبوعہ بیروت2004ء) اے عربو! یادرکھو! تم کو دوسروں پر کوئی فضیلت نہیں دی گئی۔تم بھی ویسے ہی ہو جیسے اَور ہیں۔سوائے اس صورت کے کہ تم خدا کے خوف میں دوسروں سے بڑھ جاؤ۔اور یہ فضیلت نسل کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ تقویٰ کی وجہ سے ہوگی۔

اگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کسی غیر قوم کے لوگوں کو یہ تعلیم دیتے کہ تمہیں دوسروں پر کوئی فضیلت نہیں ہے تو کہا جا سکتا کہ اپنی قوم کو بڑھانے کے لیے ایسا کہہ رہے ہیں۔مثلاً اگر کوئی شخص چوہڑوں اور چماروں میں سے کھڑا ہو کر کہے۔کہ اے پنڈتو اور برہمنو! تم کو کسی اور قوم پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تعلیم مساوات قائم کرنے کے لیے نہیں بلکہ اپنی عزت قائم کرنے کے لیے ہے۔لیکن اگر کوئی سیّد کھڑا ہو کر سیدوں کو کہے کہ تمہیں دوسروں پر انسان ہونے کے لحاظ سے کوئی فضیلت نہیں ہے تو کہا جائے گا کہ وہ اپنی قوم کو ایک سچی تعلیم دے کر ان پر احسان کر رہا ہے۔رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو دیکھو۔آپ نے ایسے ہی الفاظ میں نصیحت کی ہے جو آپ کی قوم کے درجہ کو گراتے ہیں نہ یہ کہ اَوروں کے درجہ کو گرا کے اپنی قوم کا درجہ بڑھاتے ہیں۔ پس آپ کی تعلیم حقیقی مساوات کی تعلیم تھی۔آپ یہ نہیں فرماتے کہ اے عجمیو! تم رومیوں یا عربوں سے بڑے نہیں ہو۔ بلکہ اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ تم دوسروں پر فضیلت کا دعویٰ نہ کیا کرو۔پس آپ کی تعلیم مساوات کی تعلیم کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی اور بنی نوع انسان پر ایک عظیم الشان احسان تھا۔

اِسی ضمن میں آپ نے خدا تعالیٰ سے حکم پا کر کہا: یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ (الحجرات:14) تُو کہہ دے کہ قومیں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں جس طرح دو مقابل کی ٹیمیں ہوتی ہیں۔ قومی مساوات کے ساتھ ساتھ آپ نے تمدنی درجہ میں بھی سب کو برابر کردیا۔اور فرمایا سوائے ایسی قوموں کے جن کو حرام وحلال کا پتہ نہیں ہے باقیوں سے مل کر تم کھا پی سکتے ہو۔یعنی جو صاف ستھرے لوگ ہوں یا جن کے ہاں کوئی معیار حلال و حرام کے لیے مقرر ہواُن سے کھانا پینا منع نہیں ہے۔

احکامِ انصاف میں مساوات

اسی طرح احکامِ انصاف میں برابری رکھ کر آپ نے مساوات کو قائم کیا۔خواہ کسی سے لڑائی ہو تو بھی اس کے متعلق انصاف کو قائم رکھا جائے گا۔مثلاً کسی مسلمان کی کسی یہودی سے لڑائی ہو تو اس لڑائی میں مسلمان کو کوئی ترجیح نہ دی جائے گی۔ نہ معاملات میں اپنی قوم کو ترجیح دی جائے گی۔ جیسے مثلاً یہودیوں میں حکم ہے کہ یہودی سے سُود نہ لو۔مگر غیر سے لے لو۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے سب بندے برابر ہیں نہ کسی مسلمان سے سُود لو نہ کسی اَور سے۔ اگر سُود ظلم ہے تو ایک یہودی سے لینا ایسا ہی بُرا ہے جیسا کہ مسلمانوں سے۔

مساوات کا ایک بے نظیر سبق

اسی طرح آپ نے فرمایا ہے۔اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا (بخاری کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبہ ......الخ) اے مسلمان! تُو اپنے بھائی کی مدد کر۔خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یہ سن کر صحابہؓ حیران رہ گئے کہ مظلوم کی تو مدد کی جاسکتی ہے ظالم کی کیا مدد کی جائے۔اور انہوں نے کہا مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ میں آگیا؟ مگر ظالم کی کس طرح مدد کی جائے؟ آپ نے فرمایا ظالم کی مدد اِس طرح کرو کہ اُسے ظلم سے روک دو۔

یہ واقعہ نہ صرف اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ نے انصاف اور مساوات کو قائم کیا ہے اور معاملات میں سب انسانوں کو برابر کیا ہے، یہ تعلیم نہیں دی کہ ہر حالت میں اپنے بھائی کا ساتھ دو بلکہ یہ تعلیم دی ہے کہ اگر بھائی ظلم کرے تو یہ خیال کر کے کہ اس کا مقابل غیر ہے بھائی کی مدد نہ کرو بلکہ ایسے وقت میں بھائی کی مدد یہی ہے کہ اُس کا ہاتھ ظلم سے روکو کہ خدا کی نظر میں سب برابر ہیں۔ بلکہ اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی نہایت مقدس اور پاک تھی۔اگر نَعُوْذُ بِاللّٰہِ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ظالم ہوتے اور دوسروں کو نقصان پہنچانا جائز سمجھتے تو جب آپ نے یہ فرمایا تھا۔اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم۔تو اُس وقت مسلمان حیران کیوں رہ جاتے۔اگر انہیں ظلم کی تعلیم دی جاتی تھی تو اُن کے حیران رہ جانے کا کوئی موقع نہ تھا۔وہ تو ایسی تعلیم کے سننے کے عادی تھے۔ لیکن وہ حیران ہوئے۔اور یہ ثبوت ہے اِس بات کا کہ انہیں روزانہ یہی تعلیم ملتی تھی کہ ظلم نہیں کرنا چاہیے۔اور یہی وجہ تھی کہ جب انہیں یہ کہا گیا کہ اپنے ظالم بھائی کی مدد کر۔ تو اس تعلیم کو عام تعلیم کے خلاف پا کر وہ گھبرا گئے اور اِس کی تشریح طلب کی جو ایسی بے نظیر تھی کہ اس نے اخلاقِ فاضلہ کے لئے نئے دروازے کھول دیئے۔

عہد کا احترام

اِسی مساوات کی مثال کے طور پر آپ کا وہ طریق عمل پیش کیا جاسکتا ہے جو آپ معاہدات کی پابندی میں کرتے تھے۔ایک دفعہ آپ لڑائی کے لیے جا رہے تھے۔ لڑائی کے وقت سب جانتے ہیں کہ ایک ایک آدمی کس قدر قیمتی ہوتا ہے۔ اُس وقت رستہ میں دو آدمی آپ کو ملے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔کس طرح آئے ہو؟ انہوں نے کہا اسلام لانے کے لیے آئے ہیں۔ ہم مکہ سے آئے ہیں مگر وہاں کہہ آئے ہیں کہ ہم مسلمانوں کی مدد کے لیے نہیں جارہے۔آپ نے فرمایا یہ کہہ کر آئے ہو تو ہمارے ساتھ جنگ میں شریک نہ ہو۔ جب ان سے تم کہہ آئے ہو کہ ہم مسلمانوں کی مدد کو نہیں جارہے تو اب ہمارے ساتھ ملنے سے وعدہ خلافی ہوجائے گی۔ پس اس سے بچو۔ یہ کیسا اعلیٰ سبق مساوات کا ہے۔

ہرچہ برخود مپسندی بر دیگراں مپسند

ایک خالی مقولہ ہے جس پر لوگ عمل نہیں کرتے۔ ہاں زور بہت دیتے ہیں۔مگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ایسے بے نظیر طور پر عمل کیا ہے کہ اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔

ذرا غور کرو ایک ہزار دشمن کے مقابلہ کے لیے آپ جا رہے ہیں اور صرف تین سَو آدمی آپ کے ساتھ ہیں۔ اُس وقت آپ کو دو آدمی ملتے ہیں جو تجربہ کار سپاہی ہونے کی وجہ سے آپ کے لیے نہایت کارآمد ہیں۔مگر آپ انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیتے ہیں تا کہ اُن کا عہد قائم رہے۔ اِس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ عہد خواہ اپنے سے ہو یا غیر سے کِس طرح آپ اس کی پابندی کراتے تھے۔حتّٰی کہ جو دشمن جنگ کر رہا ہو اُس کے عہد کو بھی پورا کراتے تھے۔

تمدنی اور شرعی مساوات کے علاوہ آپ نے روحانی مساوات بھی قائم کی ہے۔ چنانچہ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہر ایک قوم کے لئے روحانی بادشاہت پانے کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب دنیا کے لیے بھیجا ہے۔کوئی ادنیٰ ہو یا اعلیٰ خدا تعالیٰ کے لیے سب برابر ہیں۔ پس وہ اس کے دین میں شامل ہو سکتے ہیں اور اعلیٰ روحانی انعامات پاسکتے ہیں۔

قیامِ امن کے سامان

ساتواں احسان آپ کا یہ ہے کہ آپ نے دنیا میں امن قائم کرنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔جس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل چند اُمور پیش کئے جاتے ہیں۔

ہر قوم کے بزرگوں کا ادب

(ا) بہت سی لڑائیاں اس سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے مذہب کو جھوٹا سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ سوائے ہمارے خدا تعالیٰ کو اور کوئی عزیز نہیں ہوا۔ باقی لوگ ازل سے خدا کے دروازے سے دھتکارے ہوئے ہیں۔ اب یہ خیال فطرت کے بالکل مخالف ہے۔خواہ کوئی کسی قوم کا ہو یا کسی ملک کا ہو وہ خدا تعالیٰ پر اپنا ایسا ہی حق سمجھتا ہے جیسا کہ دوسرا۔پس اس قوم کے خیال سن کر جذبۂ حقارت بھڑک اٹھتا ہے اور جھگڑا اور فساد پیدا ہوجاتا ہے۔آپ نے اس جھگڑے کو یہ اعلان کر کے کہ اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر:25) بالکل بند کردیا۔یعنی کوئی قوم بھی ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کے نبی نہ گزرے ہوں۔اس اعلان کے ذریعہ سے سب اقوام کے نبیوں کے تقدس کو قبول کرلیا گیا ہے۔ اور وہ منافرت جو دائرہ ہدایت کے محدود کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے اِس اعلان کو مدنظر رکھنے والے کے دل میں سے دُور ہوجاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سب مذاہب کی اصل، سچائی ہے۔ پس باوجود اختلاف کے مجھے ان سے اتحاد ہے۔سب مذاہب خدا کے قائم کیے ہوئے اور اُسی کے جاری کیے ہوئے ہیں۔ پس ان سے بُغض اور ان کا قطعی انکار خود خدا کے فضل کا انکار ہے۔

اب غور کرو آپ نے یہ کیسا امن قائم کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ایک ہندو جب ہم سے پوچھتا ہے کہ تم رام چندر جی کو کیسا سمجھتے ہو؟۔تو ہم کہتے ہیں کہ ہم انہیں خدا تعالیٰ کا بزرگ سمجھتے ہیں۔ یہ بات سُن کر ایک ہندو ہم سے کس طرح ناراض ہوسکتا ہے۔ اِسی طرح ہم جہاں جائیں ہمیں اس بات کی فکر نہ ہوگی کہ دوسروں کے بزرگوں میں کیڑے نکالیں۔اگر کوئی بتائے کہ امریکہ یا افریقہ کے فلاں علاقہ میں خدا کا کوئی برگزیدہ گزرا ہے۔تو ہم کہیں گے ٹھیک ہے۔قرآن نے اس کا علم پہلے ہی دے دیا تھا کہ ہر قوم میں ہادی گزرے ہیں۔ پس رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس تعلیم کے ذریعہ سے قیامِ امن کا ایک دروازہ کھول دیا ہے۔

کسی کی قابلِ عزت چیز کو بُرا نہ کہو

(ب) دوسری وجہ لڑائی جھگڑوں کی یہ ہوتی ہے کہ انسان کسی قوم کے بزرگوں کو تو بُرا بھلا نہیں کہتا لیکن اس کے اُصولوں کو بُرا کہتا ہے۔رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس فعل سے بھی روکا ہے۔ آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ وَلَا تَسُبُّوْا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَھُمْ ثُمَّ إِلَی رَبِّھِم مَّرْجِعُھُمْ فَیُنَبِّئُھُم بِمَا کَانُوا یَعْمَلُونَ (الانعام:109) فرمایا وہ چیزیں جنہیں دوسرے مذاہب والے عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے بُت وغیرہ ان کو بھی گالیاں مت دو۔گو تمہارے نزدیک وہ چیزیں درست نہ ہوں۔لیکن پھر تمہارا حق نہیں ہے کہ انہیں سخت الفاظ سے یاد کرو۔کیونکہ اس طرح ان لوگوں کے دل دُکھیں گے اور پھر لڑائی اور فساد پیدا ہوگا۔اور وہ بھی بغیر سوچے تمہارے اُصول کو بُرا بھلا کہیں گے اور خدا تعالیٰ کو ضد میں آکر گالیاں دیں گے۔

یہ کتنی اعلیٰ تعلیم ہے جو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ دوسرے مذاہب کے جو بزرگ سچے تھے ان کے متعلق تو فرمایا کہ انہیں مان لو۔اور جو چیزیں سچی نہ تھیں ان کے متعلق کہہ دیا کہ انہیں بُرا بھلا نہ کہو۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں مَیں امریکہ اورکینیڈا کے دورے پر تھا۔ وہاں مختلف پروگرام غیروں کے ساتھ بھی ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور اتنے وسیع پیمانے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیغام پہنچا کہ وہاں مقامی جماعت کے انتظام کرنے والوں کو خود بھی اس کا تصور نہیں تھا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے فضل کا ہے نہ کسی کی کوشش۔ جس کا اظہار پھر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ سے محتاط اندازے کے مطابق بیس ملین سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ یا دو کروڑ لوگوں سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ اور اتنی بڑی تعداد میں پیغام پہنچانا اور پھر لوگوں کی آوازیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور جماعت کے حق میں اُٹھانا۔ یہ انسانی کوشش سے یقیناً نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جب بھی ہم پر فضل ہوتا ہے۔ اُس کا بیان اور اظہار ہم اس حکم (اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ) کے مطابق کرتے ہیں اور کرنا چاہئے، لیکن عاجزی اور انکسار کے ساتھ، نہ کہ اپنی کسی بڑائی کو بیان کرتے ہوئے۔

امریکہ اور کینیڈا کے دورہ کے دوران ٹی وی، ریڈیو، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی غیر معمولی تشہیر۔

اس دورہ کے دوران متعدد اہم سیاسی وسماجی شخصیات اور دانشوروں تک امن عالم کے قیام کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات پہنچانے اور ان کے حیرت انگیز اثرات اور مہمانوں کے تأثرات کا روح پرور بیان۔

لوگوں کی جو یہ توجہ ہے اور یہ مختلف جو تبصرے ہیں، یہ اس بات کی تصدیق ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ آوازیں اُس علاقے سے اب اُٹھتی چلی جائیں گی اور اسلام کے حق میں بہت شدت سے گونجیں گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31؍مئی 2013ء بمطابق 31؍ہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:12) اور تُو اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرتا رہ۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دنیاوی بھی ہیں اور دینی بھی اور روحانی بھی۔ دنیاوی نعمتیں تو ہر ایک کو بلا تخصیص عطا ہوتی ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں، خدا تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہر نعمت کا منبع سمجھنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دنیاوی نعمتوں کا بھی شکر ادا کرتے ہیں۔ اُس کا اظہار جہاں اپنی ذات پر کرتے ہیں وہاں دنیا کو بھی بتاتے ہیں کہ یہ نعمت محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملی ہے۔ لیکن ان دنیاوی نعمتوں کے علاوہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا، دینی اور روحانی نعمتیں ہیں۔ اور ایک مسلمان اور حقیقی مسلمان اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام جو یقیناً ہم احمدی ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بھی حاصل کرنے والے بنے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور انعام کو بیان کرنا اور اس کا اظہار ایک احمدی پر فرض ہے۔ جس کا ایک طریق تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنا ہے۔ اور دوسرے دنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے اور تبلیغ کرنا ہے کہ یہ نعمت، یہ نور جو ہمیں ملا ہے، آؤ اور اس سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل کے یا فضلوں کے وارث بنو کہ یہیں نورِ خدا ہے۔ یہیں تمہاری بقا ہے۔ یہیں دنیا کی بقا ہے۔ یہیں تمہیں اور دنیا کو دنیا و عاقبت سنوارنے کے سامان مہیا ہیں۔ اور پھر اس پیغام کو پہنچانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو دروازے کھلتے ہیں، ہماری تھوڑی سی کوششوں کو جو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام پہنچانے کا جو ذریعہ بنتے ہیں، اس پر ہماری توقعات سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے کئی گنا بڑھ کر جو فضل ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ایک اَور پیار اور اُس کی نعمت کا اظہار ہے جو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر کرنے اور اُس کی شکرگزاری کے اظہار کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنتے چلے جانے کے لئے اس مضمون کے حقیقی ادراک کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بھیجا تو اپنی خاص تائیدات سے بھی نوازا۔ اپنے نشانات سے بھی نوازا جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں، جس کے نظارے ہم دیکھتے چلے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آپ کے ساتھ یہ تائیدات اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا کہ تم میری نعمتوں کا احاطہ نہیں کرسکو گے، اُن کو گن نہیں سکو گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ (تذکرہ صفحہ 75 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) کہ اگر تُو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی آپ کو الہاماً فرمایا کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث (تذکرہ صفحہ 82 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا ذکر کرتا چلا جا۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’یہ عاجز بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث۔ اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم ورحیم نے محض فضل وکرم سے اِن تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافرہ دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا۔ بلکہ یہ تمام نشان دیئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدائے تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کرے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا جائے گا۔‘‘
(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 339)

پھر فرمایا: ’’عجز و نیاز اور انکسار......ضروری شرط عبودیت کی ہے۔‘‘ (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا صحیح بندہ اور عبد بننا ہے تو پھر عجز اور انکسار بھی ہونا چاہئے۔ یہ ضروری شرط ہے) فرمایا: ’’لیکن بحکم آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ نعماءِ الٰہی کا اظہار بھی ازبس ضروری ہے۔‘‘ (مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 66 مکتوب نمبر 42 بنام حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ کا جب بھی ہم پر فضل ہوتا ہے۔ اُس کا بیان اور اظہار ہم اس حکم کے مطابق کرتے ہیں اور کرنا چاہئے لیکن عاجزی اور انکسار کے ساتھ، نہ کہ اپنی کسی بڑائی کو بیان کرتے ہوئے۔

گزشتہ دنوں مَیں امریکہ اور کینیڈا کے دورے پر تھا۔ وہاں مختلف پروگرام غیروں کے ساتھ بھی ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا صحیح پیغام پہنچانے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور اتنے وسیع پیمانے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیغام پہنچا کہ وہاں مقامی جماعت کے انتظام کرنے والوں کو خود بھی اس کا تصور نہیں تھا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے فضل ہے نہ کسی کی کوشش۔ جس کا اظہار پھر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بناتا ہے۔ اس حوالے سے مَیں

دورے کے مختلف حالات آج بیان کروں گا۔

میرے دورہ سے اس مرتبہ امریکہ وکینیڈا کے west cost میں جماعت کا تعارف ہوا۔ چونکہ یہاں پہلے میں نہیں گیا تھا۔ میں امریکہ میں Los Angeles گیا ہوں۔ یہ ہسپانوی لوگوں کا علاقہ ہے۔ اس علاقے اور اس شہر کا مختصر ذکر میں وہاں اپنے ایک خطبہ میں کر چکا ہوں اور وہ ذکر تو ہو چکا ہے کہ کیسا علاقہ ہے اور جماعت نے وہاں کیا کچھ کام کرنے ہیں۔ غیروں کے ساتھ جو رابطہ ہوا اور اسلام کی جو حقیقی تصویر وہاں کے لوگوں تک پہنچی، اُس کا مختصر ذکر کروں گا۔

وہاں ایک ہوٹل میں جماعت نے ایک reception بھی رکھی ہوئی تھی جس میں مختلف طبقات کے لوگ خاصی تعداد میں شامل تھے۔ انتظامیہ کا خیال تھا کہ دنیا دار لوگ ہیں شاید زیادہ نہ آئیں۔ کیونکہ اندازہ یہ ہوتا ہے کہ اتنے ہم دعوت نامے دیں گے تو اتنے لوگ آئیں گے۔ لیکن آخری دن تک آنے والوں کی اطلاع آتی رہی اور اتنے زیادہ لوگوں کی اطلاع تھی اور جو response تھی وہ اتنی زیادہ تھی کہ انتظامیہ بھی پریشان ہوتی رہی۔ اور پھر انہوں نے اُس ہال میں بیٹھنے کے لئے جو انتظام کیا ہوا تھا اُس میں کچھ مزید اضافہ کرنا پڑا۔ اور آخر میرا خیال ہے کہ شاید بعض کو جو بعض دوستوں نے کہا تھا کہ اچھا اپنے کسی دوست کو لے آئیں، اُن کو پھر معذرت بھی کرنی پڑی۔ اور یہ لوگ ایسے نہیں تھے جو عام لوگ تھے بلکہ بڑا پڑھا لکھا طبقہ تھا اور معاشرہ میں جانا جانے والا اچھا طبقہ تھا۔

اس فنکشن میں مَیں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کی مختصر وضاحت کی اور اس حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت کے لئے محبت و شفقت اور آپ کے اُسوہ کے بعض پہلو بیان کئے۔ اور یہ بتایا کہ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ اور یہ اُسوہ ہمارے لئے بھی نمونہ ہے تو پھر عام مسلمانوں کا شدت پسندی کا یا دہشتگردی کا جو تصور قائم ہے، کس طرح ہوسکتا ہے کہ پھر وہ مسلمان ہوں۔ بہرحال اس تعلیم کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے ماحول پر ایک خاص اثر تھا۔ ہر ایک نے اظہار کیا کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے تو یقیناً اس کا پرچار ہونا چاہئے، اس کو پھیلنا چاہئے۔ اس کی آجکل کی دنیا کو ضرورت ہے۔ اور یہ اُن لوگوں کا صرف ظاہری دکھاوا نہیں تھا۔ میرے پاس آ کر بار بار بعضوں نے اظہار کیا۔ پھر بعض نے ایم ٹی اے پر بھی اپنے خیالات کا اظہار ریکارڈ کروایا۔ اُن میں سے چند ایک باتیں مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ گیارہ مئی کو یہ فنکشن ہوا تھا اور اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگ تھے جن کی تعداد دو سو اکاون (251) تھی۔ اور ان کو جب اسلام کی امن کی، باہمی محبت کی، احترام کی اور دنیا میں انصاف کرنے کی تعلیم کے بارے میں بتایا گیا جیسا کہ مَیں نے کہا، یہ پیغام اُن کو بڑا پسند آیا اور انہوں نے سراہا۔

اس تقریب میں یو ایس کانگریس کے پانچ ممبران تھے۔ میڈیا سے تعلق رکھنے والے، اچھے میڈیا سے تعلق رکھنے والے چودہ (14) تھے۔ کچھ اور پڑھے لکھے مختلف مہمان کافی تعداد میں تھے۔ سترہ (17) جو تھے وہ مختلف شعبوں کے سرکاری افسران تھے۔ ملٹری کے آفیسرز تھے۔ سینتیس (37) یونیورسٹیوں کے پروفیسرز تھے۔ این جی اوز کے لوگ کافی تعداد میں تھے۔ تیرہ (13) ڈپلومیٹس تھے۔ اور چھتیس سینتیس (37-36) کے قریب مختلف پروفیشن کے لوگ تھے۔ انتیس (29) مختلف مذاہب کے لیڈر تھے۔ پھر اسی طرح مختلف پڑھا لکھا طبقہ تھا تھنک ٹینک (Think Tank) کے لوگ تھے۔ پولیس فورسز اور آرمڈ فورسز کے لوگ تھے۔ تو یہ ایک اچھا خاصہ طبقہ تھا جن تک یہ پیغام پہنچا۔

ایک شامل ہونے والی Barbara Goldberg ہیں اُن کا اظہار اس طرح ہوا۔ یہ کہتی ہیں: آپ نے مجھے اور میری فیملی کو استقبالیہ میں مدعو کیا۔ مَیں گہرے محبت کے جذبات سے آپ کی شکرگزار ہوں۔ اس پروگرام میں شمولیت میری زندگی میں ایک تحرک اور بیداری کا موجب ہوئی ہے۔ اس طرح ہماری ملاقات ایک ایسی کمیونٹی سے ہوئی ہے جو ہمارے ہی درمیان تھی مگر ہم اس سے واقف نہ تھے۔

پھر ایک نے میرا ذکر کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں جو نقطۂ نظر پیش کیا کہ ’’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ اور دوسروں کے لئے کھلے دل سے قبولیت کے جذبات اور ایک خدا اور ہم سب کا ایک خدا اور ہر لفظ جو اُن کے ہونٹوں سے نکل رہا تھا، سچ تھا۔ اُن کا عالمی امن کا پیغام اور دنیا کو نیوکلیئر جنگ سے بھی متنبہ کرنا ایک ایسی بات ہے جو عالمی لیڈروں کے سننے اور توجہ دینے کے لئے بہت اہم ہے‘‘۔ یقیناً اسلام کی جو تعلیم ہے وہ سچ اور روشن ہے جو غیروں کو بھی چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

پھر ایک شہر کے میئر تھے، انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے پیغام سننے کا موقعہ فراہم کیا جو ہماری دنیا کے لئے پُرامن تعلقات اور برداشت کے رویے اپنانے پر مشتمل تھا۔ فنکشن میں حضرت (میرا حوالہ دیا) کے سٹیٹ اور چرچ کے علیحدگی کے نقطہ نظر کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا بھر میں جن جگہوں پر مذہبی عقائد کی بنا

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

***Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921**

پر لوگوں کی مخالفت کی جاتی ہے اُنہیں اُس کا تحفظ دیا جائے اور عالمی امن کی بنیاد رکھی جائے۔ (یہ عیسائی ہیں اور یہ کہتے ہیں) یہ عالمی امن اور برداشت کا پیغام درحقیقت سچے اسلام کی تعلیمات کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ ہم اپنی نوجوان نسل کو ان تعلیمات کے ذریعہ ایک بہتر مستقبل تعمیر کرنے کا موقع دے سکتے ہیں‘‘۔

کہاں وہ ملک امریکہ جہاں اسلام کے خلاف بولا جاتا ہے اور کہاں اسلام کی تعلیم کو سراہا جا رہا ہے۔

پھر Los Angeles کے شیرف تھے جو وہاں اس علاقے میں بڑے مشہور ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دورہ Los Angeles کے دوران تمام مذاہب کے پانچ سو افراد کو محبت، امن اور انصاف قائم کرنے کا پیغام دیا ہے اُن لوگوں میں ممبران کانگریس، افسران سٹی کونسل، پبلک سیفٹی کے ادارے، اعلیٰ افسران اور پروفیسر صاحبان شامل تھے۔ مرزا مسرور احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تعلیمات کے مطابق محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں پر زور دیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جانے والی یہ دعوت ان کے اعزاز میں تھی۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ عالمی امن کو قائم کرنا ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔

یہی ملک ہے جیسا کہ مَیں نے کہا: جس میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط رنگ میں بہت کچھ کہا جاتا ہے اور یہی ملک ہے جس میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت بیان کی گئی تو سوائے تعریف اور اس تعلیم کے ہر ایک کے لئے ضروری ہونے کے اظہار کے یہ اور کوئی اظہار نہیں کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کی خوبصورتی کو اپنے عمل سے دنیا میں قائم کریں۔

پھر سابق گورنر کیلیفورنیا کہتے ہیں کہ یہ پیغام امن، محبت اور باہمی عزت و احترام کا پیغام، غیر معمولی تھا۔ ہم خدا اور اُس کی مخلوق کی محبت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہم ایک خدا سے دعا کرنے والے ہیں اور وہ ہم سب کو دیکھتا ہے۔

پھر Los Angeles کونسل کے ایک ممبر (میرا حوالہ دے کر) کہتے ہیں کہ انہوں نے محبت اور احترام کا درس دیا اور سمجھایا کہ کس طرح لوگوں کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے اور آپس میں اتحاد پیدا کیا جاسکتا ہے۔ ان کا امن و آشتی کا پیغام ہر ایک کے لئے متاثر کن تھا اور ہر ایک نے بہت توجہ سے سنا اور اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج Los Angeles میں سنا گیا۔

پھر امریکن کانگریس کے ایک ممبر Dana Rohrabaker نے کہا کہ: جو پیغام آپ نے دیا وہ ہمارے ذہنوں نے قبول کیا۔ یہ میری آپ سے پہلی ملاقات ہے۔ مَیں آپ کے حالاتِ حاضرہ اور دیگر اہم امور سے متعلق معلومات اور عقلی اپروچ (approach) سے بہت متاثر ہوں۔ آپ کا تجزیہ حالاتِ حاضرہ پر حقیقت کے بہت قریب تھا۔ آپ کے منطقی اور پُر اثر بیان کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ اور یہ پیغام بڑا پُرکشش ہے اور سننے کے لائق ہے اور پھر تمام مذاہب کے لئے قابل قبول ہے۔

اسی طرح یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ایک شعبہ کی ڈین (Dean) Rachel Moran ہیں یہ خاتون ہیں۔ کہتی ہیں کہ میرے لئے اس میں شامل ہونا بڑا باعث عزت تھا اور جس کا مقصد امن اور آشتی کو فروغ دینا تھا۔ پھر کہتی ہیں کہ اس میں جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے جو پیغام ہمیں ملا وہ روحانیت اور آئیڈل ازم (Idealism) کا ایک حسین امتزاج تھا۔ جو ہمیں مصائب زدہ دنیا جو جھگڑوں اور فساد سے بھری ہوئی ہے کو امن اور سلامتی سے بھرنے کے لئے ایک اہم درس ہے۔ ہمیں یہ اہم سبق ملا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم سب مل کر بھائی چارے کو فروغ دیں۔ آج اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ ہم ایک ایسے فنکشن میں موجود ہیں جو اتنا اہم پیغام دے رہا ہے جس سے ہمارے مسائل اور جھگڑے اور نفرتیں ختم ہوسکتی ہیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

مصر کے کونسلیٹ محمد سمیر صاحب جو وہاں آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ: مَیں بہت تقاریر اور ایڈریسز سنتا رہا ہوں۔ گلوبل پیس کے بارے میں اس طرح کا ایڈریس مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا اور یہ خطاب سیدھا میرے دل پر اترا ہے اور مَیں اس سے متاثر ہوا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام حاضرین کی بھی یہی رائے ہوگی۔ یہ پیغام لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے لوگوں تک پہنچنا چاہئے اور میں خود یہ آگے پہنچاؤں گا۔

پھر ایک صاحبہ پروفیسر ہیں وہ بھی یہ کہتی ہیں کہ امنِ عالم کے قیام اور انسانیت سے محبت والے حصوں نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ نے انسانیت کے لئے ایک ایسی شمع روشن کی ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے۔

پھر امریکہ کی مشہور مسلم تنظیم "Muslim Public Affairs Council" ہے، اس کی ڈائریکٹر صاحبہ تھیں، وہ کہتی ہیں کہ: اس تقریب میں شمولیت سے بحیثیت مسلمان مجھ میں حرارت پیدا ہوئی ہے۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔ اس پروگرام پر جو ہفتے کے روز منعقد ہوا، ایک نئے جذبے اور جوش کے ساتھ تر و تازہ ہو کر اس مجلس سے اُٹھی ہوں۔ پھر کہتی ہیں کہ خطاب بڑا فصیح اور مؤثر تھا اور وقت کی ضرورت تھا۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ انہوں نے (یعنی میرا حوالہ دے رہی ہیں کہ) خدا کے رسول کے خلاف کئے جانے والے سارے اعتراضات کو نہایت خوبی سے ایڈریس کیا۔ متعدد مقررین اس موضوع سے اپنا دامن کترا کر چلے جاتے ہیں اور کوئی معقول جواب نہیں دیتے۔ مگر انہوں نے نہایت مدلّل طور پر اُن تمام اعتراضات کا براہ راست جواب دیا اور وہ بھی ایسی تقریب میں جہاں بڑی تعداد میں بہت اعلیٰ حیثیت کے معززین بیٹھے ہوئے تھے۔

پھر ایک مہمان نے کہا کہ: امن کے قیام کے بارے میں ایسا ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔ یہ سیدھا ہمارے دلوں تک پہنچا ہے۔

پھر Bernardino County کے Sheriff نے اظہار کیا کہ: یہ خطاب وقت کی ضرورت تھی اور اس پر چل کر ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔

پھر ایک وکیل ہیں، بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں، کہتے ہیں کہ بڑا اچھا پروگرام تھا جنگوں کے بارے میں اسلامی تعلیم نے بہت متاثر کیا غیر مسلموں کے ساتھ انتہائی مشکلات میں مفاہمت کا عمل احمدی ہی بجا لا سکتے ہیں۔

پھر وہاں کے ایک ممتاز ڈاکٹر ہیں وہ کہتے ہیں کہ: میں جماعت کو زیادہ نہیں جانتا تھا لیکن اس خطاب کے ہر حرف اور ہر لفظ پر میں نے غور کیا ہے اور اسے سچا پایا ہے۔ یہ الفاظ کہ دنیا تیسری جنگِ عظیم کے لئے کمر بستہ ہے، بالکل درست ہیں۔ یہ انتباہ دنیا کے تمام لیڈرز کو کیا جانا چاہئے۔

پھر ایک عیسائی پادری Jan Chase نے کہا کہ: یہ ایڈریس قابلِ ستائش تھا۔ آپ نے دہشت گردی کی مذمت کی اور برملا سب کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم بیان کی۔

پھر ایک مہمان دوست Dr. Fred ہیں، انہوں نے کہا کہ مذہب کی جو تصویر آپ نے پیش کی ہے اس کے متعلق میرا علم بہت کم تھا۔ مذہب کے متعلق آپ کے الفاظ میری سوچ کی عکاسی کر رہے تھے۔ ’’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا پیغام بہت زبردست تھا۔ ایک دوسرے کو اس طرح قبول کرنا کہ صرف ایک خدا ہے جو اُس کا خدا ہے وہی میرا خدا ہے۔ یہ پیغام امن کی ضمانت ہے۔ پھر کہتے ہیں۔ قیامِ امن کے لئے ان کوششوں اور ایٹمی جنگ کے انتباہ پر دنیا کے حکمرانوں کو کان دھرنے چاہئیں۔

پھر ایک اور شہر کے میئر ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت کم تجربہ تھا۔ آپ کے چرچ اور حکومت کو الگ الگ رکھنے کے پیغام کو بہت سراہتا ہوں۔ ہمیں اس ملک میں بہت سے حقوق حاصل ہیں لیکن ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے عقائد کی وجہ سے ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ: میں نے اپنی ساری زندگی تعلیم حاصل کرنے میں گزاری ہے۔ اس لحاظ سے مجھ پر ایک نئے پہلو کا انکشاف ہوا ہے کہ کس طرح اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا میں امن اور برداشت پھیلانے میں مدد ہو سکتی ہیں۔ مجھے آپ کی اس بات سے اتفاق ہے کہ امن اُس وقت تک حاصل نہیں کیا جا سکتا جب تک جابرانہ نقطۂ نظر اور ظلم کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میں اس دنیا کو بہتر جگہ بنانے کی خاطر اپنی زندگی آپ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزاروں گا۔

اگر غیروں پر یہ اثر ہے تو ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام ہیں، ہماری بھی کتنی ذمہ داری ہے کہ اس اہم پیغام کو دنیا تک پہنچائیں اور اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

پھر ایک کانگریس مَین Dana Rohrabacher جو کہ ریپبلکن ہیں اور یہ بھی وہاں شامل تھے، کیلیفورنیا سے ان کا تعلق ہے، عام طور پر اسلام کے خلاف نظریات رکھتے ہیں اور ایک مہینہ پہلے جو بوسٹن میراتھن پر حملہ ہوا تھا، اُس کے بعد موصوف نے بیان دیا تھا کہ اسلام بچوں کو مارنے کی ترغیب دیتا ہے اور آجکل کے معاشرے کے لئے اسلام ایک خطرہ بن چکا ہے۔ یہ ان کا بیان تھا۔ پھر پاکستان کے حوالے سے بھی ان کا بیان تھا کہ وہاں کے سیاسی معاملات میں کیا کرنا چاہئے اور فلاں فلاں کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔

بہرحال یہ خطاب سننے کے بعد انہوں نے جو ریمارکس دیئے وہ یہ تھے کہ آج کا جو خطاب ہے یہ سننے کے بعد مَیں یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمارے دلوں کی آواز ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا محبت اور ایک دوسرے کے لئے برداشت کرنے اور ایک دوسرے کو قبول کرنے کا پیغام نہایت اہم ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑے رکھے گا۔ کہتے ہیں یہ میری ان سے (یعنی میرے سے) پہلی ملاقات تھی اور میں ان کی حالاتِ حاضرہ کے متعلق قابلِ فکر اور حکیمانہ سوچ سے متاثر ہوا ہوں۔ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے اس پیغام کو قبول کر سکتا ہے جو امن کا پیغام ہے اور سننے کے قابل ہے۔ اور نہایت متانت کے ساتھ یہ امن کا پیغام ہمیں ملا۔ پھر بعد میں انہوں نے ہمارے جو وہاں امریکہ کے سیکرٹری خارجہ ہیں اُن کو خط میں لکھا ہے جو انہوں نے بھجوایا۔ لکھتے ہیں کہ مرزا مسرور احمد کے جنوبی کیلیفورنیا کے دورے میں انہوں نے وہ مقصد حاصل کیا ہے جس نے یہاں نیکی، پیار، نرمی کے ایسے بیج کی فصل لوگوں کے دلوں میں لگائی ہے جسے سالوں تک وہ کاٹتے رہیں گے اور فیض پاتے رہیں گے۔

تو یہ جو اسلام کے خلاف تھا، اب وہ یہ بیان دے رہا ہے کہ یہ جو باتیں کر گئے ہیں، ہمارے لوگ اب سالوں تک اس فصل سے فائدہ اُٹھائیں گے، اس کی فصل کاٹیں گے۔ اس طرح اُن کے اسلام کے بارے میں جو شدت پسندی کے خیالات تھے وہ بدلے۔

پھر کیلیفورنیا سٹیٹ کے سابق گورنر کا بھی اظہار ہے۔ یہ میرے ساتھ بیٹھے باتیں کرتے رہے اور ایم ٹی اے کے بارے میں بھی ان کو مَیں نے بتایا کہ جماعت کا کیا مقصد ہے، کس طرح تبلیغ کرتی ہے، کس طرح ایم ٹی اے چلتا ہے۔ تو ان کو بڑی دلچسپی تھی۔ پھر انہوں نے فریکوئینسی بھی لی کہ مَیں ضرور اب یہ دیکھوں گا، سنوں گا۔

Los Angeles میں دو بڑے اخباروں ’’Los Angeles Times‘‘ اور ’’Wall Street Journal‘‘ نے میرے انٹرویو بھی لئے تھے۔ اور وہاں بھی اسلام کے حوالے سے ہی زیادہ باتیں ہوتی رہیں۔ پھر پہلا سوال اُس نے مجھے یہ کیا تھا کہ آپ اسلام کے پُرامن پیغام کو کیسے پھیلا سکتے ہیں جبکہ بعض مسلمانوں کے تشدد اور دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام کا بہت بُرا تاثر پیدا ہوا ہے۔ آپ اس تأثر کو دور کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اس پر مَیں نے اُن کو جواب دیا تھا کہ حقیقی اسلام تو امن کا پیغام ہے۔ اسلام کے معنی امن اور سلامتی ہیں۔ اور یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آخری زمانے میں مسیح موعود اور امام مہدی نے آنا ہے اور وہ آ گیا جس کو ہم مانتے ہیں۔ اور اس نے صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات سے منور کرنا ہے۔ اسلام کی امن اور آشتی کی تعلیم سے دنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ چنانچہ اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام تشریف لائے اور آپ نے اُن پیشگوئیوں کے مطابق سچی تعلیم کو دنیا کو بتایا اور ہم آگے بتا رہے ہیں۔ پھر میں نے اُن کو یہ بھی بتایا کہ جنگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسلام میں جنگیں کیوں لڑی گئیں؟ یہ میں نے تقریر میں بھی ذکر کیا تھا لیکن یہ انٹرویو اُس سے پہلے تھا کہ مسلمانوں نے کبھی پہلے حملہ نہیں کیا بلکہ مسلمانوں پر مظالم کئے گئے تو تبھی حملے ہوئے اور وہ حملے جواب میں تھے۔ اور اب کیونکہ مسلمانوں کے خلاف ایسی کوئی خاص مذہبی جنگ نہیں لڑی جا رہی اس لئے اس وقت جب تک کہ ایسا موقع نہ ہو اس قسم کا تلوار کا جہاد جو ہے وہ منع ہے۔ اور یہ مسلمان جہادی تنظیمیں اس حوالے سے جو بھی کام کر رہی ہیں وہ غلط کر رہی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین سے کبھی بھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ انہوں نے ظلم کیا ہو۔

پھر عربوں کے بارے میں سوال کیا کہ کیا تحریکات جاری ہیں۔ عرب ممالک کی کیا صورتحال ہے؟ تو اس بارے میں بھی مَیں نے اُن کو بتایا کہ پہلے جو عرب حکومتیں ہٹائی گئیں تھیں یا جن کو ہٹائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے ان کو مغربی طاقتیں ہی سپورٹ (support) کرتی تھیں۔ اب عرب ممالک کی ان تحریکات میں بھی جو مخالفین ہیں یا Rebells ہیں ان کو بھی مغربی طاقتیں سپورٹ کر رہی ہیں۔ اس کے پیچھے کیا نظریات ہیں، کیا سوچ ہے یہ تو وہ بہتر جانتے ہیں اور اس بارے میں میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن میرے نزدیک بظاہر یہ لگتا ہے کہ مغربی طاقتیں اسلام اور عربوں کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں۔ اسی طرح میں نے مصر کی مثال دی کہ وہاں کیا تھا اور اب کیا ہو رہا ہے؟ لیبیا میں کیا ہو رہا ہے؟ شکر ہے کہ انہوں نے یہ باتیں کچھ حد تک اسی طرح بیان کیں لیکن عام طور پر پریس والے لکھا نہیں کرتے۔ پھر مَیں نے ان کو یہ بھی کہا کہ اگر مغربی طاقتوں نے جمہوریت قائم کرنی ہے تو پھر انصاف سے جسے جمہوریت کہتے ہیں، اُس کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

پھر شام کے حوالے سے بھی انہوں نے بات کی کہ وہاں لڑائیاں ہو رہی ہیں، یہ کیا ہے؟ اُن کو بھی میں نے بتایا کہ پہلے یہ شیعوں اور سنّیوں کا مسئلہ تھا۔ اب اس میں اور بہت ساری باغی تحریکیں شامل ہو گئی ہیں۔ اور ان کے آپس میں بھی تضادات ہیں اور وہاں اب صرف آپس کی مقامی سیاست یا جنگ نہیں رہی بلکہ یہ مغربی ملکوں کے مفادات کا مسئلہ بن چکا ہے۔ اور دوسرے دونوں فریق بد دیانت ہیں اور دونوں کو مغربی ممالک سپورٹ کر رہے ہیں۔ ان کو میں نے بتایا کہ دنیا اب ایک گلوبل ویلیج ہے۔ ہر ایک دوسرے کے حالات سے متاثر ہوتا ہے۔ روس شام کی حکومت کی مدد کر رہا ہے۔ دوسری طرف باقی جو مغربی طاقتیں ہیں باغیوں کی مدد کر رہی ہیں۔ بہرحال دونوں کے مفاد میں یہ ہے کہ جنگ بند ہو اور دونوں اب اس کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ تو بہرحال اس بات کو بھی انہوں نے اپنی خبر میں لگایا۔

پھر مجھے کہتی ہیں کہ آپ کا پیغام امن کا ہے، یہ پھیل کیوں نہیں رہا؟ اُس کو میں نے بتایا کہ ہمارا پیغام تو پھیل رہا ہے اور آہستہ آہستہ دنیا اس کو قبول کر رہی ہے۔ اگر موجودہ نسلیں دین کو قبول نہیں کریں گی تو آئندہ نسلیں قبول کر لیں گی۔ ہم تو ہمت سے اس پیغام کو پہنچاتے چلے جا رہے ہیں اور ہم نے ہمت نہیں ہارنی۔ اور اس کو میں نے کہا اگر ہم آپ لوگوں کے دل نہ جیت سکے تو آپ کی اولادوں کے دل انشاء اللہ تعالیٰ ضرور جیتیں گے۔

پھر مذہب کے بارہ میں باتیں ہوئیں۔ اُن کو میں نے یہ بھی بتایا کہ ہر مذہب خدا کی طرف سے تھا۔ خدا کی طرف سے انبیاء آئے۔ سچی تعلیمات لے کر آئے۔ تمام نبیوں پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اُن کی تعلیمات بدل گئیں اور یہی حال مسلمانوں کا بھی ہوا کہ باوجود اس کے کہ قرآنِ کریم تو اپنی اصل حالت میں موجود رہا لیکن قرآنِ کریم پر عمل چھوڑ دیا۔ اس کو بھول گئے۔ اور اسی وجہ سے پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔

پھر دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے ایک حوالے سے انہوں نے بات کی کہ اس کی وجہ سے جو امریکن عوام ہیں وہ خاص طور پر اسلام سے متنفر ہو رہے ہیں اور اسلام کے خلاف کافی نفرت ہے۔ تو اُن کو مَیں نے بتایا کہ ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے بہرحال ایک وقت چاہئے۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ اگر یہ نسل نہیں تو اگلی نسل تک ضرور اسلام کی حقیقی تصویر پہنچ جائے گی اور وہ اس کو قبول کریں گے۔ عمومی طور پر یہ بھی مَیں نے اُنہیں کہا کہ لوگ مذہب سے بیزار ہیں اور لاتعلق ہیں۔ چاہے وہ عیسائیت ہے یا کوئی اور مذہب ہے بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتے اور دہریہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ایک وقت آئے گا کہ جب وہ پھر ردّعمل کے طور پر خدا پر یقین کریں گے اور مذہب کی طرف واپس آئیں گے۔ اور جب وہ مذہب کی طرف واپس آئیں گے تو اُس وقت ہم احمدی مسلمان ہیں جو اس خلا کو پُر کرنے والے ہوں گے۔ تو اُسی وقت ان کے سامنے سچی تعلیمات آئیں گی۔ بہرحال یہ ساری باتیں وہ ریکارڈ بھی کرتی رہیں اور نوٹ بھی کرتی رہیں اور پھر بعد میں انہوں نے بڑا اچھا لکھا بھی۔

اسی طرح Wall Street Journal ہے۔ وہ دنیا کا مشہور اخبار ہے اور بڑے اونچے طبقے میں زیادہ پڑھا جاتا ہے بلکہ امریکہ سے باہر بھی بڑے وسیع علاقے میں خاص طور پر چین وغیرہ میں بھی جاتا ہے۔ اس کی بڑی سرکولیشن ہے۔ تو یہاں بھی انہوں نے اسی طرح کے سوال کئے تھے۔ کچھ تو مشترک سوال تھے۔ اُن کے جواب دینے کی تو ضرورت نہیں۔ ایک انہوں نے مجھے یہ کہا کہ آپ کیلیفورنیا کیوں آئے ہیں؟ میں نے اس سے کہا کہ ساری دنیا ہماری ہے اور ہم نے ہر جگہ جانا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ باقی یہاں ہماری جماعت بھی ہے مَیں اُن کو بھی ملنے آیا ہوں۔

پھران لوگوں کے دماغوں میں یہ ہوتا ہے کہ شاید ہم بھی سیاسی لیڈروں کی طرح یا جس طرح کہ لوگ عام طور پر امریکہ بھیک مانگنے جاتے ہیں، یا کچھ لینے جاتے ہیں، مدد کے لئے جاتے ہیں، مَیں بھی اسی لئے آیا ہوں۔ کہتے ہیں یہاں امریکہ کے سیاسی لیڈروں سے آپ ملیں گے تو آپ ان سے کیا چاہتے ہیں، آپ کا ایجنڈا کیا ہے؟ اِس پر میں نے اُسے کہا کہ مَیں ان سے اپنے لئے نہ کچھ لینے آیا ہوں نہ اپنی جماعت کے لئے کچھ لینے آیا ہوں۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو اور ایسے پروگرام بنیں، ایسے اقدام کئے جائیں جو عالمی امن قائم کرنے میں ممد ہوں اور دنیا کو تیسری جنگِ عظیم سے بچاسکیں۔ اور اگر یہ حالات کنٹرول نہ ہوئے تو تیسری جنگِ عظیم کنارے پر کھڑی ہے۔

پھر جو آجکل ڈرون اٹیکس (Drone attacks) ہو رہے ہیں اس کے حوالے سے بھی انہوں نے بات کی۔ اس پر میں نے بتایا کہ معصوموں کو قتل کیا جا رہا ہے اور اس کی وجہ سے مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ ان ملکوں میں جہاں جہاں حملے ہوتے ہیں، مغرب کے خلاف مخالفت بڑھتی ہے۔ اسلام کی تعلیم تو یہ نہیں ہے کہ معصوموں کو قتل کیا جائے لیکن تم لوگ ان حملوں سے معصوموں کو بھی قتل کر رہے ہو اور اسی وجہ سے مخالفت بڑھ رہی ہے۔

بہرحال امریکہ میں یہ Wall Street Journal اور Los Angeles Times اور Chicago Times اور دوسرے بہت سارے اخبار تھے، جن کے ذریعہ سے میڈیا میں بہت کوریج ہوئی ہے اور ایک اندازے کے مطابق پرنٹ میڈیا کے ذریعہ سے ساڑھے پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ اور کم ازکم پانچ ملین لوگوں تک آن لائن کے ذریعے سے اور ڈیڑھ ملین لوگوں تک ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ سے پیغام پہنچا۔ اور یہ کبھی ہماری کوشش سے نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ وہ ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ نے چلائی ہے۔ یہ وہ اظہار ہے جو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اظہار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی ایک ہلکی سی جھلک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تمہاری نیت نیک ہو، کوشش کرو تو پھر مَیں اس کے سامان بھی پیدا کرتا ہوں۔ پس اب یہ اُن جماعتوں کا بھی کام ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو آگے بڑھائیں۔

پھر اس کے بعد مسجد بیت الرحمٰن وینکوور Vancouver کا افتتاح ہوا تھا۔ وہاں بھی غیروں کو مسجد کے افتتاح میں بلایا ہوا تھا۔ اس کو بھی میڈیا نے کافی کوریج دی ہے اور مجموعی طور پر امریکہ میں اس سے بارہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا جو ویسے کبھی بھی ممکن نہیں تھا۔ اور کینیڈا میں مسجد کے حوالے سے اور جو میرے مختلف انٹرویو ہوئے ہیں، اُس سے تقریباً ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ سی بی سی (CBC) اُن کا ایک چینل ہے۔ جس طرح یہاں بی بی سی ہے اسی طرح کا نیشنل چینل ہے۔ اُس نے مسجد کی خبر دی اور اندازہ ہے کہ اس کے ذریعہ تقریباً دس لاکھ لوگوں تک، پھر سی ٹی وی (CTV) اُن کا ایک نیوز چینل ہے، اُس کے ذریعے سے بائیس لاکھ لوگوں تک، پھر گلوبل ٹی وی ہے اُس کے ذریعہ سے چھ لاکھ لوگوں تک، اور پھر ریڈیو کینیڈا (CBC۔ فرانسیسی زبان کا) ہے۔ اس کی چار لاکھ سے زیادہ کوریج ہوئی۔ بہرحال مجموعی طور پر جیسا کہ مَیں نے کہا، ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک مسجد کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور اخبارات کے ذریعہ سے بھی پیغامات پہنچے۔ گیارہ مختلف اخبارات نے خبریں دیں جس میں تقریباً ساڑھے سات لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ریڈیو کے ذریعہ سے گیارہ لاکھ لوگوں تک، پھر Ethnic میڈیا جو ہے، اس کے بھی ریڈیو سٹیشنز ہیں ان کے ذریعہ سے تقریباً چھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ تو یہ مختلف ریڈیو چینل تھے۔ پھر وہاں سکھ پرانے آباد ہیں۔ ان میں ایک سکھ دوست من میت بھلر صاحب سیاستدان ہیں اور وہاں البرٹا صوبہ کے منسٹر ہیں۔ وہ مسجد کے افتتاح پر آئے ہوئے تھے۔ کہتے تھے کہ میں نے کچھ دنوں تک جنیوا میں ایک تقریر کرنی ہے جو امن کے متعلق تھی۔ جس کا متن مَیں نے پہلے سے تیار کیا ہوا ہے۔ جب انہوں نے وہاں میری تقریر سنی تو کہتے ہیں کہ اب یہ متن میں دوبارہ تیار کروں گا اور اُن باتوں کو شامل کروں گا جو آپ نے بیان کی ہیں اور مَیں ان سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں۔

پھر اسی طرح وہاں ایک ریڈیو شیرِ پنجاب ہے، اُس کے رونڈر (Ravinder) سنگھ صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس نقطہ نظر میں مَیں نے کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں پایا۔ تقریر میں بہت زیادہ جرأت دیکھنے کو ملی۔

پھر ایک Christian Beckter صاحب ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک بات جو مجھے بہت پسند آئی کہ وہاں جب میں نے یہ فقرہ بولا تھا کہ جب ہم کسی مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو ہم مذہبی آزادی کے ایک نئے باب کو رقم کر رہے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ کے خطاب سے ثابت ہو گیا کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں۔ احمدی انسانیت کی اقدار پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

پھر سی بی سی کی نمائندہ صحافی نے میرا کہا کہ انہوں نے میرے تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دیا ہے۔ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی اور پھر اُس نے شام کو اپنی خبروں میں بھی اُس کو بیان کیا، خبروں میں دیا۔

ہندوستان کے ایک جرنلسٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سارا خطاب مَیں من وعن اپنی اخبار میں چھاپوں گا۔ اس میں حیرت انگیز پیغام ہے۔

ایک بزنس مَین کہتے ہیں کہ آج مجھے علم ہوا ہے کہ امن صرف عیسائیت کا ہی حصہ نہیں بلکہ امن تو ہر مذہب کا حصہ ہے۔ میں نے جو بات آج سیکھی ہے وہ لازماً اپنے بچوں کو سکھاؤں گا۔

پھر مراکش کے ایک مسلمان کہتے ہیں کہ آپ امن کے پیغام کو فروغ دے رہے ہیں۔ امید ہے میڈیا کے ذریعہ اسلام کے متعلق شدت پسندی کے بجائے امن کا پیغام پھیلے گا۔ مَیں خود بھی مسلمان ہوں لیکن آج اس خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سی نئی باتیں سیکھی ہیں۔

مسجد کا جو افتتاحی خطاب تھا وہ لائیو ہی آیا تھا۔ ایک مہمان جو مسلمان نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ خطاب نہایت پُرفکر تھا۔ اس خطاب میں وسیع پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ ایک عام آدمی کے ڈر کو آپ نے اپنے خطاب میں مخاطب کیا اور خطاب انتہائی واضح تھا اور اس میں قابلِ تحسین دُور اندیشی تھی۔

ایک صاحب نے کہا آپ کا توحید کا پیغام تمام دنیا کے لئے اپنے اندر اہم معنی رکھتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اس خبر کو پہنچانے میں بھی مختلف میڈیا نے کردار ادا کیا۔ کیلگری میں جو ہوا، اُس کو بھی CBC نے، سی ٹی وی نے، اومنی ٹی وی نے دیا۔ اور اس طرح تقریباً ساڑھے آٹھ ملین، پچاسی لاکھ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ یعنی کل مجموعی طور پر یہ دیکھیں تو تقریباً دو کروڑ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔ اور اس حساب سے امریکہ کی آبادی کے لحاظ سے چار فیصد سے زیادہ آبادی کو، بلکہ اُس صوبے ویسٹ کوسٹ کے لحاظ سے تو میرا خیال ہے پچیس سے تیس فیصد تک لوگوں کو پیغام پہنچا اور کینیڈا کی کل آبادی کے لحاظ سے پچیس فیصد آبادی کو پیغام پہنچا جو کسی بھی ذریعہ سے پہنچنا ممکن نہیں تھا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

پھر کینیڈا میں ہی اس نے ایک سوال یہ کیا تھا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ تو کیا آج مسلمانوں کی طرف سے امن ظاہر ہو رہا ہے؟ اُس کو مَیں نے یہ کہا کہ قرآنِ کریم کی تعلیم تو یہی ہے۔ اگر کوئی لیڈر، حاکم یا عوام اس کا اظہار نہیں کر رہے یا مسلمان ملکوں میں یہ نہیں ہو رہا اور اُن کو حقوق نہیں دیئے جا رہے تو یہ اُن کا قصور ہے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ پھر بار بار یہی حوالہ تھا کہ جو واقعات ہوئے ہیں مثلاً کینیڈا میں ٹرین کا واقعہ، بوسٹن بم بلاسٹ کا واقعہ، لندن کا واقعہ، تو اُس کو میں نے بتایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ سے دور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ نہیں ہے کہ یہ کرو، بلکہ ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے دوری کی وجہ سے یہ کچھ ہے اور اگر یہ صحیح تعلیم پر عمل کریں تو امن قائم ہو جائے۔ اور اسی حوالے سے مَیں نے ان کو یہ بھی کہا کہ اسلام کے اندر اسلام کے نام پر چند ایک انتہا پسند گروپ ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں جو واقعہ ہوا ہے، اس کو میں نے کہا کہ وہاں برطانیہ کی مسلم کونسل ہے، مسلمانوں کی ایک بڑی تنظیم ہے، اُس نے بڑی قوت کے ساتھ اور زوردار طریقے سے اس واقعہ کی مذمت کی ہے کہ یہ غیر اسلامی عمل ہے۔ اور یہ بڑا اچھا کام ہے جو انہوں نے کیا اور بڑا اچھا بیان ہے جو مسلم کونسل نے دیا۔

پھر اسی طرح (یہ سوال تھا) کہ آپ دنیا میں دہشتگردی کو روکنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اُس کو بتایا مَیں نے کہ ہم تو مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے وہاں کے مختلف ممالک میں مختلف لوگوں کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔ اور طاقت تو ہمارے پاس کوئی ہے نہیں کہ ہم طاقت کے زور سے اس ظلم کو کچھ روک سکیں۔ ہاں اسلام کی سچی تعلیم ہے، جس کو ہم پھیلا رہے ہیں اور پھیلاتے چلے جائیں گے۔

تو پھر اس نے کہا کہ یہ مشہور ہے کہ مسجدوں سے تشدد پھیلتا ہے۔ اُس کو مَیں نے کہا مَیں باقی کا تو نہیں کہتا۔ یہ ہماری جماعت احمدیہ کی جو مساجد ہیں، یہاں سے ہمیشہ امن اور محبت اور پیار کا پیغام ہی بھیجا گیا ہے، اور اسی کے لئے ہم کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر جماعت احمدیہ میں مجرموں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ نہیں ہے۔ اور اگر ایک آدھ کوئی ایسا ہو تو جماعت اُس پر ایکشن لیتی ہے اور فوراً اُس کو جماعت سے نکال دیتی ہے۔

بیس پچیس منٹ کا انٹرویو تھا۔ یہ سی بی سی کی وہ جرنلسٹ عورت بار بار پھیر کے ایسے سوال کر رہی تھی کہ کسی طرح میں اُس کے قابو آجاؤں کہ اسلام کی تعلیم امن کی تعلیم نہیں ہے اور ہم کوئی اور بات کر رہے ہیں۔ آخر مَیں نے اُسے کہا کہ تم مختلف زاویوں سے ایک ہی سوال کرتی چلی جا رہی ہو۔ میرا جواب وہی رہے گا۔ تو ہنس پڑی۔ بعد میں کہنے لگی۔ ہمارے آدمیوں کو اس نے کہا کہ یہ میری سٹریٹجی (strategy) سمجھ گئے تھے۔ میں یہی چاہتی تھی کہ کسی طرح اسلام کے خلاف کوئی بات نکلواؤں۔ بہرحال اسلام کی جو سچی تعلیم ہے وہ تو ظاہر ہے خود ہی نکلتی ہے، کوئی بناوٹ تو ہمارے اندر ہے نہیں۔ پھر کہتی ہے تمہارا یہ پیغام پھیلے گا کس طرح؟ اُس کو مَیں نے یہی کہا کہ ہم پیغام پہنچا رہے ہیں اور پہنچاتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمت نہیں ہاریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکیلے تھے جب آپ نے دعویٰ کیا۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو قریباً پانچ لاکھ کے قریب احمدی تھے۔ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک سو پچیس سال گزرے ہیں تو اب ہم کروڑوں میں ہیں۔ اور مسلمان بھی ہمارے اندر شامل ہو رہے ہیں، عیسائی بھی شامل ہو رہے ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ بھی شامل ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلیں اس کو قبول کریں گی اور تب یہ صحیح امن دنیا میں قائم ہوگا اور صحیح اسلام دنیا میں پھیلے گا۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ سے محتاط اندازے کے مطابق بیس ملین سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ یا دو کروڑ لوگوں سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔ اور اتنی بڑی تعداد میں پیغام پہنچانا اور پھر لوگوں کی آوازیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور جماعت کے حق میں اُٹھانا۔ جیسا کہ میں نے بعض مثالیں بھی دی ہیں۔ یہ انسانی کوشش سے یقیناً نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی رؤیا کا میں نے Los Angeles کے خطبے میں ذکر کیا تھا۔ وہاں میں نے شاید بیان کیا تھا کہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، اصل میں لوگ نہیں بلکہ انہوں نے میدان ہی دیکھے تھے اور خالی زمین میں سے اسلام اور احمدیت کے حق میں آوازیں آتی دیکھی تھیں۔ تو یہ آوازیں جو اُٹھ رہی ہیں یقیناً اس کا ایک پہلو اس طرح بھی ہے۔ پس یہ جو لوگوں کی توجہ ہے اور یہ جو مختلف تبصرے ہیں، یہ اس بات کی تصدیق ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ آوازیں اُس علاقے سے اب اُٹھتی چلی جائیں گی اور اسلام کے حق میں بہت شدت سے گونجیں گی۔

مَیں کہتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص توارد ہے کہ ایک مہینہ پہلے مَیں سپین کے دورے پر گیا۔ وہاں سپین میں بڑے وسیع پیانے پر جماعت کا تعارف ہوا۔ وہ ملک جو ایک زمانے میں اسلام کے تحت تھا، اب عیسائی ہے اور دوبارہ اسلام کا وہاں تعارف ہو رہا ہے۔ اور امریکہ کے علاقے میں بھی ایک مہینہ کے بعد میں اُس علاقے میں گیا جہاں بہت بڑی تعداد میں سپینش لوگ آباد ہیں۔

پس اس کام کو سنبھالنا اب ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دونوں طرف کے سپینش میں، مشرق کے سپینش میں بھی اور مغرب کے سپینش میں بھی احمدیت کا اور حقیقی اسلام کا جو پیغام پہنچایا ہے اس کو ہم پوری کوشش سے جاری رکھیں اور ان لوگوں کو اسلام کے جھنڈے تلے لے کر آئیں۔ امریکہ میں تو خاص طور پر جیسا کہ مَیں نے وہاں بھی جمعہ پر کچھ کہا تھا کہ وہاں کے سپینش لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بہت بڑی تعداد ہے، سپینش سے دس گنا زیادہ تو ہماری طرف توجہ کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ایک ارشاد ایک شوریٰ کے موقع پر تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مغرب سے سورج نکلنے میں امریکہ کا بھی بہت تعلق ہے۔ پھر ایک جگہ امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی خاص مہم کا بھی آپ نے ذکر فرمایا۔ (ماخوذ از خطابات شوریٰ از سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ مجلس مشاورت 1924ء جلد سوم صفحہ 108)

پس ہمیں خاص طور پر امریکہ میں تبلیغی پروگرام بنانے چاہئیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تبلیغ کرتے ہوئے اپنی تربیت کو، نئے آنے والے کی تربیت کو بھولنا نہیں چاہئے۔ یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ اور یہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اپنے اعمال کے ذریعہ سے بھی ہم اظہار کریں۔ اسی طرح کینیڈا میں بھی اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ مَیں نے کہا ایک چوتھائی آبادی تک اسلام کا تعارف، احمدیت کا تعارف کروایا اور وہاں بھی ان کو تبلیغ کے میدان کو وسعت دے کر اس کام کو سنبھالنا چاہئے۔ اور یہ اپنی تربیت سے، تبلیغ سے، شکرگزاری کے جذبات سے اور عبادت کے معیار حاصل کرنے سے حاصل ہو گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ امریکہ کی اور کینیڈا کی ہر دو جماعتوں کو اور باقی دنیا کو بھی احسن رنگ میں یہ کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ نئے تعارف اور راستے جو کھلے ہیں ان میں دونوں ملکوں میں نوجوانوں کو یا نسبتاً جوانوں کو زیادہ کام کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ پس آئندہ نسل کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دونوں جگہ پر سیکرٹریانِ خارجہ جوان ہیں اور اُن کی ٹیم بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام کرنے والی ہے۔ ان دونوں نے اپنے رابطوں کے ذریعوں سے بڑے وسیع کام کئے ہیں اور یہ جو رستے کھولے ہیں، اب تبلیغ اور تربیت کے شعبوں کا کام ہے کہ ان سے آگے فائدہ اُٹھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور عاجزی میں پہلے سے زیادہ بڑھائے۔ یہ نہ ہو کہ ایک کام کر کے اپنے آپ پر کسی قسم کا فخر کرنے لگ جائیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی عاجزی اُن میں پیدا ہو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے، انکساری اور عجز جو ہے، وہ بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ

از صفحہ 2

اور نیک اعمال بجالانے کی طرف رغبت پیدا ہو گی۔

ایک طرف تو آج کل کے نام نہاد روشن معاشرے میں رہنے والے نوجوان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے اندر سچائی ہے اور ہم حق بات کہنے سے نہیں جھجکتے اور دوسری طرف جو اپنا عہد بیعت ہے اسے نہیں نبھاتے تو یہ کیسی سچائی ہے؟ ایک اعلان جو ہر نوجوان لڑکی اور نوجوان لڑکا اور مرد اور عورت یہ کر رہے ہوتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا لیکن جب معاشرے کے لہو و لعب، کھیل کود کا معاملہ آجائے تو دین کی تعلیم بھول جاتے ہیں۔ ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ پر جو بیہودہ اور لغو فلمیں اور پروگرامز دکھائے جاتے ہیں، یہ بعض نوجوان بچے بچیاں بڑے شوق سے دیکھتے ہیں بلکہ بعض گھروں میں پورا گھرانہ ان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی اور بچے بھی بلکہ نابالغ بچے بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اسے برائی نہیں سمجھا جاتا۔ جن گھروں میں بھی رشتوں کے بعد لڑکے لڑکی میں رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، اور پھر جن کے گھر اور جن کے رشتے رنجشوں کی وجہ سے ٹوٹتے ہیں ان کا میں نے جائزہ لیا ہے کہ ٹی وی کے بیہودہ چینلز کی آزادی، انٹرنیٹ اور لڑکے لڑکیوں کا آپس کا میل جول اور دوستیاں اس کی وجہ بنتی ہیں۔ کیونکہ ان چیزوں کے بعد پھر ایسی عادتیں پڑ جاتی ہیں کہ شرافت کی زندگی گزاری ہی نہیں جا سکتی اور جو بھی شریف ماحول کا لڑکی یا لڑکا شادی ہو کر ایسے ماحول میں آتا ہے وہ کچھ عرصہ بعد ہی اس رشتے کو توڑ دیتا ہے۔

پس غور کریں، سوچیں کہ ایک طرف احمدی ہونے کا دعویٰ ہے، اُس شخص کی بیعت میں آنے کا دعویٰ ہے جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ مَیں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ لوگوں کو اعمالِ صالحہ پر چلانے کے لئے بھیجا گیا ہوں تو پھر اپنے عمل اُس سے بالکل اُلٹ کرنا یہ تو عجیب بات ہے۔

آج مَیں یہ باتیں خاص طور پر خواتین کے سامنے، لجنہ کے سامنے اِس لئے بیان کر رہا ہوں کہ یہ عورتوں کی ذمہ داری ہے۔ اُن ماؤں کی ذمہ داری ہے جن کی گود میں بچے پل رہے ہیں کہ بچپن سے ہی بچوں کے کانوں میں اچھائی اور برائی کی تمیز ڈالیں۔ بچپن سے ہی بچوں کو یہ بتائیں کہ ہم احمدی ہیں۔ اور کیوں احمدی ہیں؟ ہمارے میں اور دوسرے میں کیا فرق ہے؟

جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا اُن کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہم نے دنیا کو خدا کے حضور جُھکنے والا بنانا ہے یا ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لانا ہے۔ لیکن یہ دعویٰ ہمارا ہے کہ ہم نے یہ کام کرنے ہیں۔ اسی طرح جو نوجوان بچیاں میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں اُن کی اپنی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کے لہو و لعب اور کھیل کود میں اور غلاظتوں میں نہ ڈالیں اور اِن سے بچا کر رکھیں کیونکہ آئندہ قوم کی تربیت کی ذمہ داری بھی آپ پر پڑنے والی ہے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے۔ اگر آپ لوگ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے اور اپنی نسلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گی تو اُس تقدیر کا حصہ بن کر دنیا و آخرت میں جنتوں کی وارث بنیں گی ورنہ اَور لوگ اس حق کو ادا کرنے کے لئے آگے آجائیں گے۔ اِس ضمن میں مَیں ماں باپ کو بھی یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں اور پہلے بھی کئی مرتبہ اِس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ ماں باپ جس طرح بچپن میں اپنے بچوں سے پیار محبت کا اور دوستانہ تعلق رکھتے ہیں، بڑے ہونے تک یہ تعلق قائم رکھیں۔ لڑکیاں ماؤں کے زیادہ قریب ہوتی ہیں۔ اُنہیں ہر بات ماں سے کرنی چاہئے کیونکہ وہ کر سکتی ہیں۔ ماؤں کو ان کے اندر اتنا اعتماد پیدا کرنا چاہئے کہ وہ آپ سے ہر بات کریں۔

بے شک ماں باپ کا کام اپنے لڑکے لڑکیوں کی نگرانی کرنا اور تربیت کرنا ہے لیکن لڑکیوں کی تربیت زیادہ کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پھر آئندہ نسلوں کی زیادہ بہتر تربیت ہوتی ہے۔ گو اِس سے بعض نوجوان بچیوں نے یہ غلط تأثر لیا ہے اور میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ لڑکیاں اس بات سے شاکی ہیں کہ ماں باپ ہمارے پر زیادہ نظر رکھتے ہیں اور لڑکوں کو کچھ نہیں کہتے۔ اگر ماں باپ اپنے گھروں میں یہ تأثر پیدا کرتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔ جماعت کی آئندہ ترقی کے لئے لڑکوں کی تربیت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی لڑکیوں کی۔ اور لڑکوں کی تربیت میں بعض معاملات میں خاص طور پر ماں باپ دونوں کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور یہ بہت ضروری ہے۔ لڑکوں کی تربیت کی اہمیت کے پیش نظر ہی حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی اس کے مخاطب ہیں۔ اگر باپ گھروں میں دینی باتیں کرتے رہیں تو بچوں کی دین کی طرف توجہ رہتی ہے۔ کئی مائیں مجھے شکایت کرتی ہیں کہ ہمارا بچہ چودہ پندرہ سال تک تو ٹھیک رہتا ہے اُس کے بعد مسجد آنے میں بھی کمی ہوتی ہے اور دوسری جماعتی مصروفیات میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ یہاں باپوں کا بھی کام ہے کہ باہر کی نگرانی کریں لیکن پیار سے اور خود ماں باپ کے نمونے ایسے ہوں کہ بچے سمجھیں کہ حقیقی زندگی یہی ہے جو ہمارے ماں باپ گزار رہے ہیں۔

اور ان بچیوں کو بھی مَیں کہتا ہوں جن کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ ہمارے ماں باپ لڑکوں پر اتنی سختی نہیں کرتے جتنی ہمارے پر کرتے ہیں یا اُتنی نظر نہیں رکھتے جتنی ہمارے پر رکھتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ ہمیشہ یہ سوچا کریں کہ ماں باپ میرا بُرا سوچ رہے ہیں یا اچھا؟ اور جب آپ اِس سوچ کے ساتھ ماں باپ کی باتوں کو سُنیں گی تو سوائے استثنائی صورت کے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ اکثر بچے یہی کہیں گے کہ ہمارے ماں باپ ہماری بہتری کا ہی سوچ رہے ہیں اور محبت کے اُس جذبے کی وجہ سے سوچ رہے ہیں جو اُن کے دل میں ہمارے لئے ہے۔

یہاں میں ایک بات اَور واضح کرنا چاہتا ہوں اور اکثر مَیں ایسے نوجوانوں کو جو اپنی اسلامی اقدار بھول جاتے ہیں اور خاص طور پر پاکستانی جو اپنی اچھی معاشرتی روایات بھی بھول جاتے ہیں، یہ کہا کرتا ہوں کہ اپنے اندر اعتماد پیدا کرو کہ اسلامی تعلیم ہی سب سے اعلیٰ تعلیم ہے۔ یہی تعلیم تھی جس کو مسلمانوں نے جب تک اپنائے رکھا علم میں بھی ترقی کرتے رہے اور اخلاق میں بھی ترقی کرتے رہے۔ دنیا میں حکومتیں بھی اُن کے ہاتھ میں رہیں اور دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں ان سے خوفزدہ بھی رہیں۔ اور جب یہ سب کچھ جاتا رہا تو نہ علم رہا، نہ دین رہا، نہ دنیا رہی۔ اور یہ سب اِس لئے ہوا کہ اِسلامی اخلاق اور قدروں کو بھول گئے۔ عورت اور شراب کی برائیوں میں مبتلا ہو گئے۔ خود غرضی اُن میں پیدا ہو گئی۔ دھوکہ اور دو عملی ان میں پیدا ہو گئی۔ عورتیں اپنا تقدّس بھول گئیں۔ مرد اپنی ذمہ داریاں بھول گئے اور یہ تو اب اللہ تعالیٰ کا مسیح و مہدی کے زمانے کے ساتھ وعدہ ہے کہ ان کی اصلاح ہو گی اور اِس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ مسیح موعود کے بعد خلافت کا نظام جاری رہے گا اور جب خلافت کا نظام جاری ہے تو پھر قبلے بھی درست رہیں گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں، عملِ صالح کرنے والوں، نمازوں کا قیام کرنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ خلافت کا نظام اُن میں جاری رکھے گا۔ لیکن ایسے لوگ جو اسلامی اقدار کو چھوڑ کر کسی احساسِ کمتری کی وجہ سے نام نہاد ترقی یافتہ دنیا کے غلط کاموں کی پیروی کرتے ہیں وہ نہ دین کے رہیں گے نہ، دنیا کے۔

کئی مرد، عورتیں میرے پاس آتے ہیں جن کو کچھ سال گزرنے کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم نے دنیا کی آزادی کو سب کچھ سمجھ کر اُسے اپنایا اور نقصان اُٹھایا۔ اور اب احساس ہوا کہ ہم غلط تھے اور ہمارے بڑے ہمیں سمجھانے والے صحیح تھے۔ پس بجائے اِس کے کہ بعد میں احساس ہو، بہتر یہی ہے کہ ابھی سے خدا تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اُس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں جس نے پندرہ سو سال پہلے بھی خشکی اور تری کے فساد کو دور کیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آخرین میں بھی اِس خشکی اور تری کے فساد کو دُور کیا اور کر رہی ہے۔

احمدیت کی تاریخ بھی ایسے کئی واقعات سے بھری پڑی ہے کہ رشوت خور اور شرابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے کے بعد پانچ وقت کے نمازی، نوافل ادا کرنے والے اور ہمیشہ عملِ صالح کی تلاش میں رہنے والے بن گئے اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ان نیکیوں پر قدم مارنے والی ہے۔ پس مَیں جب اس بارے میں توجہ دلاتا ہوں یا مجھ سے پہلے جو خلفاء نے توجہ دلائی تو اِس لئے کہ جماعت کی طرف منسوب ہونے والا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو نیکیوں میں ترقی کی بجائے برائیوں میں بڑھ رہا ہو۔ اگر مَیں بعض باتوں کی طرف سختی سے توجہ دلاتا ہوں یا بعض پر سختی کرتا ہوں تو کسی غصے یا غضبنا کی کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے یہ میرے فرائض میں داخل کیا ہے کہ ہمدردی کے جذبہ کے تحت ہر اُس شخص کو جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، سانپ کے منہ میں جانے سے روکوں، دلی درد کے ساتھ اِس کی کوشش کروں۔ اب جبکہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پا لیا ہے تو بار بار اُن راستوں کی طرف چلنے کی یاددہانی کرواؤں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر اپنے عہدِ بیعت کا پاس کرتے ہوئے چلنے کی کوشش کرو تا کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایک عام احمدی سے اِس شرط پر بیعت لی ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا۔ ہمدردی کا یہ تقاضا ہے کہ ہر احمدی دوسرے سے ہمدردی کرے تو میرا تو سب سے زیادہ یہ فرض بنتا ہے۔ اِس لئے میں تلقین بھی کرتا ہوں اور اِس کے لئے میں دُعا بھی کرتا ہوں کہ ہر احمدی عورت، مرد، بچہ، جوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات پر پورا اُترنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’حقیقی جماعت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہوسکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے اُن میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔...... اپنی خواہشات اور ارادوں، آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جاویں۔......‘‘

فرمایا کہ: ’’یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور اُن کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے‘‘ (کوئی فرق ہی نہیں ہے) ’’تو پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اِن کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے اور اُن کو‘‘ (جو غیر ہیں) ’’ذلّت دے اور عذاب میں گرفتار کرے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔‘‘ (سورۃالمائدۃ:28) (یقیناً اللہ متقیوں کو ہی قبول کرتا ہے۔ انہی کی قربانیاں قبول کی جاتی ہیں۔ انہی کی دُعائیں قبول کی جاتی ہیں)۔

فرمایا: ’’متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کردیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشاتِ نفسانی کو اور دنیا و مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔‘‘ فرمایا: ’’ایمان کا پتہ مقابلہ کے وقت لگتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 454-455۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ایمان کے معیار کیا ہیں؟ کیا دنیا کے رسم و رواج ہمارے ایمان پر حاوی تو نہیں ہو رہے؟ کیا دنیا کے کھیل کود اور جو تمام تفریحیں ہیں اور جس کو ہم Fun سمجھتے ہیں ہمارے ایمان پر اثر انداز تو نہیں ہو رہیں؟ کیا ہمارے دعوے اور منہ کے الفاظ ہمارے عمل سے مختلف تو نہیں؟۔ ہم جو دُنیاوی تعلیم سے اپنے آپ کو آراستہ سمجھتے ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم صحیح کو صحیح کہنے والی اور غلط کو غلط کہنے والی ہیں اور اِس کو کہنے سے نہیں جھجکتیں، کیا حقیقت میں ہم اس پر عمل کرنے والی بھی ہیں؟ پس جب اپنے جائزے لینے کی عادت پڑے گی تو اصلاح کی طرف بھی توجہ ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اُسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر بُرا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ بُرے نمونے سے اَوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 455 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس آپؑ کا یہ خطاب جماعت کے ہر فرد مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور بچے کے لئے ہے۔ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ صرف مرد ہی اس کے مخاطب ہیں۔ پاک معاشرے کے قیام کے لئے عورت کو مَردوں سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران ہے کیونکہ وہ قوم کی نئی نسل کی تربیت گاہ ہے، کیونکہ وہ جماعت کی امانت جو بچوں کی شکل میں اُن کے پاس ہے اُس کی امین ہے۔ پس مَیں عورتوں سے کہوں گا کہ اپنے گھروں کی نگرانی کا حق ادا کریں۔ نئی نسل کی تربیت کا حق ادا کریں۔ جماعت کی امانت کا امین ہونے کا حق ادا کریں اور یہ حق تبھی ادا ہو سکتے ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے عہدِ بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والی بنیں گی۔ جب آپؑ کی بیعت کے مقصد کو سمجھنے والی بنیں گی۔

اِسی طرح مَیں نوجوان بچیوں سے بھی کہتا ہوں جو پندرہ سال سے اوپر پہنچ کر اِس معاشرے کے زیر اثر جس میں ہر جگہ فساد ہے اپنی اِنفرادیت کو بھول جاتی ہیں، اپنے مقام کو بھول جاتی ہیں، اپنے تقدّس کو بھول جاتی ہیں کہ اپنے تقدّس اور اپنے مقام کو سمجھیں۔ واقفاتِ نَو بچیوں نے تو دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہوا ہے اُن کے نمونے تو اعلیٰ ہونے ہی چاہئیں۔ جو بچیاں وقفِ نو میں شامل نہیں ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ اُن کو جماعت نظر انداز کرتی ہے۔ جماعت کی ہر بچی کا ایک تقدس ہے اِسے قائم رکھنا آپ کا فرض ہے۔

پس ہر احمدی بچی کا ایک مقام ہے اُس مقام کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے۔ بہت سی بچیاں جو اس بات کو سمجھتی ہیں اُن کے پاک نمونوں کی وجہ سے مسلمانوں میں سے بھی اور غیر مسلموں میں سے بھی اُن کی ہم عمر بچیاں اُن سے تعلق کی وجہ سے جماعت سے تعلق رکھتی ہیں اور اُس کے نتیجے میں پھر آخرکار وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جاتی ہیں۔

پس اِس حقیقت کو سمجھیں کہ یہی چیز آپ کو خدا کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس دنیا کی خواہشات کے پیچھے دوڑنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اِس تعلق میں مضبوطی پیدا کرتی چلی جائیں۔ اپنے نیک نصیب ہونے اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے دُعائیں بھی کریں اور بہت دُعائیں کریں۔ جب اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق جوڑیں گی تو اللہ تعالیٰ قبولیت بھی فرماتا ہے تاکہ آپ کی گودوں میں پلنے والی آئندہ نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی ہوں اور یہی تربیت اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہے جو بچوں کے لئے بھی جنت کے دروازے کھلنے کا باعث بنے گی اور ماؤں کے لئے بھی جنت کے دروازے کھلنے کا باعث بنے گی۔

اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور اعمالِ صالحہ بجالاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جنتوں کی وارث بنتی چلی جائیں۔ آمین۔

اب دعا کرلیں۔

SEVEN VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker
2. Bangla Speaker
3. Persian Speaker
4. Arabic Speaker
5. Urdu Speakers (3 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
Urdu speaker	Research, edit preaching literature	London SW19
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following:
Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first three and fifth vacancies with understanding of Indonesian, Bangla, Arabic or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:
Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)

Closing Date: 15 July 2013

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2013ء

احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے۔بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔

——— (امریکہ کی ویسٹ کوسٹ سے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح کی ایم ٹی اے کے ذریعہ Live ٹرانسمشن)

ہماری مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ہم صبر کرتے ہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہیں۔آج نہیں تو کل انشاء اللہ ہم ان کے دل جیت جائیں گے۔

——— (Beverly Hills کے ہوٹل Montage میں پریس کانفرنس)

امریکی کانگریس کے ممبران، کیلیفورنیا کے مختلف علاقوں کے سرکردہ حکام، سٹیٹ سینٹ اور اسمبلی کے نمائندگان و دیگر اہم شخصیات کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

ہوٹل Montage میں منعقدہ تقریب استقبالیہ میں مختلف معزز مہمانوں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ اور جماعت کی امن عالم کے لئے مساعی پر زبردست خراج تحسین۔لاس اینجلیز سٹی کونسل کی طرف سے لاس اینجلیز شہر کی Golden Key کا تحفہ۔کیلیفورنیا کے گورنر کی طرف سے خیر مقدمی Proclamation۔

- مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے چند انتہا پسند افراد کی جانب سے کئے جانے والے بُرے اعمال کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
- مسلمان ممالک اور بعض مسلمان گروپس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے غیر مسلم افراد ہیں جو کہ امن قائم کرنے کے نام پر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کی وجہ سے معصوم لوگ، خواتین اور بچے مر رہے ہیں۔
- امن حاصل کرنا ہے تو اس کی راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی ظلم و زیادتی ہو اسے عدل و انصاف کے ذریعے ختم کیا جائے۔

——— (حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تقریب استقبالیہ میں بصیرت افروز خطاب)

- خلیفہ کا پیغام بڑا ہر دلعزیز ہے اور ہر ایک کے لئے پُرکشش ہے۔
- ’’جماعت احمدیہ‘‘ انسانیت کے لئے ایک ایسی روشن شمع ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے۔
- اتنے کم الفاظ میں امن کے قیام کے بارہ میں اتنا پاورفل (Powerfull) ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔یہ سیدھا ہمارے دلوں تک پہنچا ہے۔

——— (حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانوں کے تأثرات)

✵......تقریب بیعت۔ ✵......انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ✵......تقریب آمین۔

(لاس اینجلیز امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

10؍مئی بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

امریکہ کی ویسٹ کوسٹ سے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کی ایم ٹی اے کے ذریعہ Live ٹرانسمشن

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔آج کا یہ دن اس لحاظ سے بھی ایک تاریخی دن ہے کہ امریکہ کے مغربی علاقہ (West Coast) میں آباد ریاست کیلیفورنیا کی سب سے بڑی جماعت لاس اینجلیز کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ سے MTA پر Live کوریج ہوئی تھی۔

نماز جمعہ میں جماعت لاس اینجلیز کے علاوہ امریکہ کی قریباً تمام دوسری جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے اور طویل سفر کر کے شامل ہوئے۔شامل ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو تین سے ساڑھے تین ہزار میل کا سفر طے کر کے آئی تھی۔نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دو ہزار یکصد سے زائد تھی۔

خطبہ جمعہ

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو بجے مسجد بیت الحمید تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیت نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔ اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ ہمارے مخالفین چاہے جتنا مرضی شور مچاتے رہیں کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم اگر کہیں مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے مل سکتی ہے۔اُس امام الزمان سے مل سکتی ہے، اُس مسیح موعود اور مہدی معہود سے مل سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مقرر فرمایا ہے۔یا جس کے ذریعہ سے اسلام کا احیائے نَو ہونا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دو دن پہلے لاس اینجلیز ٹائم کی نمائندہ آئی تھیں، انہوں نے سوال کیا کہ تم تو معمولی تعداد میں ہو، امریکہ میں اتنے لوگ جانتے بھی نہیں، تو کس طرح یہ امن کا پیغام جس کا تم دعویٰ کرتے ہو کہ حقیقی اسلام کا پیغام ہے، ملک میں پھیلا سکتے ہو۔تو میں نے اُنہیں یہی کہا تھا کہ امریکہ کا سوال نہیں، امریکہ میں بھی اور تمام دنیا میں بھی ہم ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے یا تمہاری نسلوں کے دل جیت کر اسلام کی آغوش میں لائیں گے۔میرا خیال تھا کہ اس پر شاید وہ کسی اور رنگ میں کچھ نہ لکھ دیں لیکن آج ابھی جمعہ پر آنے سے پہلے میں نے جب یہ رپورٹ پڑھی، انٹرویو پڑھا ہے، اُس میں انہوں نے تقریباً صحیح رنگ میں ہی ساری باتیں بیان کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا میں خدائے واحد کی

حکومت قائم کرنے آئے تھے۔ دنیا کو شرک سے پاک کرنے آئے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سوتم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘

حضور انور نے فرمایا: پس دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تو تبلیغ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا ہے۔ تیسرے دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو، ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک گروہ یہاں بھی ایسا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر ایسے احسن رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور اُن کے لئے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ بعض ایسے لوگ مجھے ملے ہیں جو چھوٹی موٹی دکانداری کرتے ہیں، سٹال لگاتے ہیں لیکن اس سٹال کے ساتھ بھی انہوں نے تبلیغ جاری رکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے سٹالوں کو بھی تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ پہلے اُن کو شکوہ تھا کہ لٹریچر نہیں ملتا۔ اب کہتے ہیں کہ اس علاقے کے لئے سپینش زبان میں لٹریچر تو ہمیں مل جاتا ہے لیکن اس میدان میں وسعت آنے سے جو لٹریچر کے ذریعہ سے آ رہی ہے، اب اُن کا مطالبہ یہ ہے اور اس کے لئے اُن کے دل میں تڑپ ہے اور لگن ہے کہ ہمیں جلد از جلد سپینش بولنے اور دینی علم رکھنے والے مبلغین بھی چاہئیں۔ جماعت اپنے وسائل کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کر رہی ہے کہ مبلغ دے لیکن اگر اتنی ڈیمانڈ ہے تو جماعتوں کو بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دینی علم سیکھنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں جانے کے لئے پیش کریں تا کہ یہاں کے مقامی ماحول اور زبان کے لحاظ سے اُن کو پیغام پہنچانے والے مہیا ہوسکیں۔

حضور انور نے فرمایا: مشنری انچارج صاحب سے بھی اس بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے کہ یہاں کے لئے سکیم بنائیں۔ امیر صاحب کو بھی کہا ہے۔ لیکن اگر ذیلی تنظیمیں بھی جماعتی نظام کے ساتھ مل کر ایک کوشش کریں اور وقفِ عارضی کی سکیمیں بنائیں اور جن علاقوں میں میدان سازگار ہیں وہاں زیادہ کام کریں تو ایک دفعہ کم از کم اس علاقے کے ہسپانوی لوگوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا تعارف ہو جائے گا اور ہمیں یہ کروانا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے کھول دیئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ نہ صرف امریکہ میں بلکہ ساؤتھ امریکہ کے ملکوں میں گوئٹے مالا کے ہمارے احمدی ہیں، یہاں آئے ہوئے ہیں، بڑے پُرجوش داعی الی اللہ ہیں۔ کہنے لگے کہ ہمیں مبلغین دیں اور لٹریچر دیں جو مقامی سپینش زبان کے مطابق ہو۔ تو جب میں نے اُنہیں کہا کہ سپین پر توجہ ہے، وہاں کا لٹریچر فی الحال استعمال کریں تو کہنے لگے کہ آپ کو وہاں کی فکر ہے جہاں صرف چالیس ملین لوگ آباد ہیں اور یہاں چار سو ملین سپینش بولنے والے ہیں ان کی آپ کو فکر نہیں ہے۔ تو یہ ہیں وہ حقیقی مددگار اور داعینِ الی اللہ جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے۔

پس اب لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر زمینیں بھی ہموار کرتی چلی جا رہی ہے۔ مجھے اپنی اس سوچ کو کہ یہاں احمدیت کے لئے میدان وسیع ہے اُس وقت بھی مزید تقویت ملی جب ہمارے مبلغ اظہر حنیف صاحب کا ایک خط یہاں آنے سے کچھ دن پہلے میرے سامنے آیا جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا کے بارے میں لکھا تھا، جس کو انہوں نے غالباً اپنے کسی خطبے میں بیان کیا تھا۔ اِس وقت وہ خط تو میرے سامنے نہیں ہے لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے رؤیا یہ تھی۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو احمدیوں کا ہے اور وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ لگا کہ وہ علاقہ ایسا ہے جیسا لاس اینجلس کا علاقہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ہم کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اس کوشش میں لگ جائے، حقیقی انقلاب اُس وقت آتا ہے، یا جلد اُس کے آثار شروع ہوتے ہیں جب لوگ بھی اُس کے لئے کوشش کریں۔ تو یہ تو یقیناً الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے لیکن اگر ہم اس وعدے کے پورا ہونے کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی سوچوں کا دھارا اُس کے مطابق کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ بعض لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں اور اُن کی سوچ صرف اپنی کم ہمتی کی وجہ سے ہے کہ یہ دنیادار لوگ ہیں، ان کو دین سے کوئی غرض نہیں۔ یہاں تو دنیا کی سب سے بڑی فلم انڈسٹری ہے۔ یہاں تو دنیا کی ہاؤہُو بہت ہے۔ ٹھیک ہے یہ سب کچھ ہے لیکن ایک بہت بڑا طبقہ ہمارا انتظار بھی کر رہا ہے۔ اور جتنا میں سوچتا ہوں میرے دل میں یہ گڑھتا جا رہا ہے کہ بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 31 مئی 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی جو MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوئی۔ نومبائع دوستوں نے حضور انور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھا اور یوں یہاں کی ساری جماعت نے اپنے پیارے آقا کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ جماعت کے اس سینٹر میں باسکٹ بال کورٹ موجود ہے۔ یہاں مجلس خدام الاحمدیہ لاس اینجلیز کی دو ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال کا میچ ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت گراؤنڈ میں تشریف لے آئے اور کچھ وقت کے لئے اپنے خدام کے درمیان رونق افروز رہے اور میچ کا آخری حصہ دیکھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں زیتون کا پودا لگایا۔

مسجد بیت الحمید میں بچوں کی ایک تعلیمی کلاس باقاعدگی سے ہوتی ہے۔ ان بچوں نے اور منتظمین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 43 فیملیز کے 162 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز شکاگو، میامی، Dallas، فلاڈلفیا، Denver، Tulsa، Sacramento، Merced، Oakland SFO اور Seattle سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ جو فیملیز Sacramento، Merced اور Oakland سے آئی تھیں انہوں نے چار سو میل کا سفر طے کیا۔ Denver سے آنے والوں نے پانچصد میل اور Tulsa کی جماعت سے سفر کرنے والوں نے سات صد میل کا فاصلہ طے کیا۔

فلاڈلفیا سے ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز نے دو ہزار آٹھ سو میل کا سفر طے کیا۔ سیاٹل سے آنے والوں نے ایک ہزار دو سو میل اور Dallas سے آنے والی فیملیز نے ایک ہزار چار سو میل سفر طے کیا۔ جب کہ شکاگو سے آنے والوں نے دو ہزار میل اور میامی (Miami) سے آنے والے احباب نے تین ہزار میل کا سفر طے کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الحمید تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 22 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں نے آمین کی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی:

عزیزم ارمان مرزا، ریحان محمود خان، زین علی، توحید جنجوعہ، اعظم محمود، Maazin زبیر، حمود رانا، سعود خان، میکائیل احمد، منیب احمد، دانیال سید احمد، داؤد احمد خان۔

عزیزہ طوبیٰ ملک، Eman Fasih، Alicia رشیدی، عزیزہ Areeba، Neha چوہدری، امۃ النور احمد، ماریہ رحمان، رافعہ احمد، ثمر رانا، مناہل سیّدہ احمد۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے بچیاں لاس اینجلیز جماعت کے علاوہ Silicon Valley، North Housten اور Alabama کی جماعتوں سے آئے تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی دائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

11 مئی بروز ہفتہ 2013ء (حصّہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

قائم شدہ
1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 20 3609 4712

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جون 2012ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے مشرقی علاقوں کا دورہ فرمایا تھا اور کیپیٹل ہل بھی تشریف لے گئے تھے تو وہاں پروگرام کے بعد لاس اینجلیز (کیلیفورنیا سٹیٹ) سے تعلق رکھنے والے ممبرانِ کانگریس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعوت دی تھی کہ اب آپ ہمارے ہاں لاس اینجلیز بھی تشریف لائیں۔

چنانچہ اب جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاس اینجلیز تشریف لائے ہیں تو جماعت امریکہ کی طرف سے لاس اینجلیز شہر کے ایک معروف علاقہ Beverly Hills کے ایک ہوٹل Montage میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا اور اس پروگرام کا نام Global Peace Lunch Reception in Honor of His Holiness Mirza Masroor Ahmad رکھا گیا تھا۔ جس میں یہ تمام ممبران کانگریس اور دیگر اعلیٰ حکومتی عہدیدار شامل ہوئے جس کا ذکر قدرے تفصیل سے آگے ہوگا۔

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس پروگرام میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی دو گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔ ایک پولیس کی گاڑی حضور انور کی کار (Car) کے آگے تھی اور دوسری پیچھے تھی۔

لاس اینجلیز شہر بہت وسیع وعریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ مسجد بیت الحمید سے اس ہوٹل کا فاصلہ قریباً 45 میل ہے۔

گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔ پولیس نے حفاظتی انتظام کے تحت ہوٹل سے ملحقہ سڑک تمام ٹریفک کے لئے بند کی ہوئی تھی۔ ہوٹل انتظامیہ نے Entrance کو بھی Seal کیا ہوا تھا۔

Beverly Hills میں پریس کانفرنس

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا اور پرنٹ (Print) اور الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) کے 14 نمائندے اس پریس کانفرنس میں موجود تھے۔

گیارہ بج کر 25 منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

❁......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خلاف مختلف ممالک میں پرسیکیوشن (Persecution) ہو رہی ہے۔ آپ ہر جگہ ہر فورم پر اسلام کا امن کا پیغام اور اسلام کی تعلیم پہنچا رہے ہیں کیا آپ کی زندگی کو خطرہ نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میرا کام اسلام کی تعلیم اور امن کا پیغام پہنچانا ہے جو حقیقی پیغام ہے۔ مجھے اس سے غرض نہیں کہ میری زندگی محفوظ ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ پاکستان اور بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں کی زندگی خطرے میں ہے۔ **چاہے ہم پیغام پہنچائیں یا نہ پہنچائیں۔ ہماری زندگیوں کو تو ہر وقت خطرہ ہے۔** ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم دنیا کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم سے روشناس کروا رہے ہیں۔

❁......ایک انڈونیشین جرنلسٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کے حوالہ سے سوال کیا کہ اس میں ذکر ہے کہ مسیحؑ زندہ رہے اور کشمیر کی طرف سفر کیا اور پھر وہاں وفات پائی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ:

ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے بچائے گئے۔ پھر آپ نے اپنے گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر کی طرف ہجرت کی اور وہاں زندگی گزاری اور ایک سو بیس سال کی عمر پا کر وفات پائی اور کشمیر میں دفن ہوئے۔ وہاں اب بھی آپؑ کی قبر موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بات صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ دوسرے محققین نے بھی اس کی تصدیق کی ہے اور اپنی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ مسیحؑ نے کشمیر کی طرف ہجرت کی تھی اور پھر وفات پائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ: مسیحؑ کی آمد ثانی کے بارہ میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جس شخص کا ظہور ہوگا وہ مسیح بھی ہوگا اور مہدی بھی ہوگا۔ ہر مذہب کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں کوئی آئے

گا۔ ہر مذہب کسی نہ کسی آنے والے کا انتظار کر رہا ہے تو آنے والا ایک ہی ہے جو مسیح و مہدی کے علاوہ کرشن بھی ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بہت سارے لوگ نہیں آئیں گے بلکہ آنے والا ایک ہی ہوگا اور یہ وہی وجود ہوگا جس کا دوسرے سب مذاہب بھی انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام مہدی تو آسکتا ہے لیکن وہ نبی نہ ہوگا۔ ہم کہتے ہیں کہ امام مہدیؑ کا سٹیٹس (Status) نبی کا ہوگا لیکن وہ ظلّی اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔ نئی شریعت کے ساتھ نہیں آئے گا۔ یہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق ہے اور یہی وہ بڑی وجہ ہے اور ایشو (Issue) جس کی وجہ سے ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ لیکن دوسروں کی طرف سے اس ظلم کے باوجود ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں اور ہم مسلسل پیغام پہنچا رہے ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

❁......ایک اخباری نمائندہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں آپ کو ووٹ کے حق سے محروم کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ:

1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ جب کہ کسی کے مذہب کے بارہ میں کسی حکومت کا حق نہیں کہ وہ اس کے مذہب کا فیصلہ کرلے۔ 1977ء میں ضیاء الحق کی حکومت آگئی۔ مارشل لاء لگا۔ 1984ء میں ضیاء حکومت نے ہمارے خلاف بڑے سخت قوانین پاس کئے کہ ہم کسی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنا مسلمان ہونا ظاہر بھی نہیں کر سکتے۔ بطور مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل بھی نہیں کر سکتے، مسلمانوں کی طرح اپنی مسجد کو ''مسجد'' نہیں کہہ سکتے، اذان نہیں دے سکتے، کلمہ نہیں پڑھ سکتے اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے اور بھی بہت سے قوانین بنائے۔

حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے جو آپ کی مرضی ہے آپ ہمیں سمجھیں لیکن مجھے بھی یہ حق ہے کہ جو اپنے آپ کو سمجھتا ہوں وہ کہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اب ووٹ دینے کے حق سے احمدیوں کو محروم کیا گیا ہے ووٹ دینے کے لئے جو فارم پُر کرنا پڑتا ہے اس میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہر ایک کو ایک سٹیٹمنٹ (Statement) دینی پڑتی ہے اور احمدی ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ تو اس پر وہ کہتے ہیں چونکہ آپ نے اپنے بانی جماعت کے خلاف سٹیٹمنٹ نہیں دی اس لئے آپ غیر مسلم ہیں۔ آپ کو بطور مسلمان ووٹ کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور پاکستان کے شہری ہیں اور بحیثیت شہری ہمارا حق ہے کہ ہم ووٹ دیں ووٹ کا حق بلا تمیز مذہب ہر ایک کو برابر ملنا چاہیے۔ ہم کبھی بھی غیر مسلم کی حیثیت سے ووٹ نہیں دیں گے۔ جب تک یہ قانون ختم نہ ہو، ہم اپنا حق استعمال نہیں کر سکتے یا ایک ایسی لسٹ بنے جس میں سب برابر ہوں اور بلا تمیز مذہب ہر شہری کا نام اس لسٹ میں درج ہو اور ووٹ دینے کے لحاظ سے سب برابر ہوں۔

❁......ایک جرنلسٹ نے دہشتگردی کے حوالہ سے سوال کیا کہ دہشتگردی کے بارہ میں آپ کا کیا ردّعمل ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ:

ابھی میں نے جو ایڈریس کرنا ہے اس میں اس سوال کا جواب آجائے گا۔

❁......جماعت کی مخالفت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہماری مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپؑ کی مخالفت شروع ہوئی۔ مخالفین نے عدالتوں میں آپؑ کے خلاف مقدمات رجسٹرڈ کروائے اور تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جماعت احمدیہ کی 125 سال کی تاریخ ہے اور ہمیشہ جماعت کی مخالفت رہی ہے قادیان پنجاب میں بانی جماعت احمدیہ اکیلے تھے۔ آپ نے دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور آپ اپنی زندگی میں ہی نصف ملین ہو گئے۔ ہندوستان کے مسلمان جماعت میں شامل ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر آپؑ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ شروع ہوئی۔ اور مسلسل مخالفین کا سامنا رہا۔ پھر 1947ء میں پاکستان بنا۔ یہاں بھی مخالفت جاری رہی۔ 1974ء میں ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ 1984ء میں ہمارے خلاف مزید سخت قوانین بنائے گئے جو اب تک نافذ ہیں اور سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ لیکن ان سب چیزوں کے باوجود ہم پاکستان میں مسلسل بڑھ رہے ہیں اور جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ ہم صبر کرتے ہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہیں۔ آج نہیں تو کل انشاء اللہ ہم ان کے دل جیت جائیں گے۔ ردّعمل دکھانے سے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دل جیت لئے جائیں اور معاشرہ میں امن قائم ہو۔

❁......ایک نمائندہ نے کہا کہ اس کا تعلق ان NGO'S سے ہے جو ریفیوجیز (Refugees) کے بارہ میں کام کرتی ہے اور مدد کرتی ہیں۔ ہم آپ کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر آپ متاثرین اور اسائیلم سیکرز کی مدد کر رہے ہیں تو آپ کو علم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ بہت سے احمدی پاکستان سے ہجرت کر کے مختلف ممالک میں گئے ہیں اور وہاں اسائیلم کے لئے اپلائی کیا ہے۔ ان میں سے جن ریفیوجیز کے کیسز پاس ہو چکے ہیں ان میں سے بعض امریکہ، کینیڈا اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آئے ہیں۔ اس کا بھی آپ کو علم ہوگا۔ سینکڑوں کی تعداد میں ابھی ان ممالک میں بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ مدد کرنا چاہتے ہیں تو ان کی مدد کریں جو وہاں اپنے کیسز کے سلسلہ میں انتظار میں ہیں۔

❁......سیریا میں اس وقت جو موجودہ حالات ہیں۔ اس بارہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا: سیریا میں جو کچھ ہو رہا ہے اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حکومت اور باغی دونوں غلط کر رہے ہیں اور دونوں اسلام کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دو سال قبل میں نے اپنے ایک خطبہ میں سیریا کے حالات اور وہاں ہونے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کے حوالہ سے سمجھایا تھا اور وارننگ (Warning) بھی دی تھی کہ جس طرف یہ جا رہے ہیں اس کے نتیجہ میں بہت سخت حالات آنے والے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے اور اب ایسے سخت تکلیف دہ حالات ہیں کہ کنٹرول سے باہر ہو رہے ہیں۔

❁......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ کو مخاطب کر کے فرمایا: کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی بھی اٹھے اور دوسرے کو کافر کہہ دے۔ یہ سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ ہم پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ ہم دل سے کوئی اور کلمہ پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک جنگ میں ایک صحابی نے مخالف فوج کے ایک ایسے سپاہی کو قتل کر دیا جس نے قتل ہونے سے پہلے کلمہ طیبہ ''لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ'' پڑھ لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی سے پوچھا کہ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا تو پھر تو نے اس کو کیوں قتل کیا۔ اس پر صحابی نے جواب دیا کہ اس نے قتل ہونے کے خوف سے، اپنی موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپؐ نے فرمایا: ''ھَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَہ'' کیا تُو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے دل سے کلمہ نہیں پڑھا بلکہ موت کے خوف کی وجہ سے پڑھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ تھا تو آج ان مسلمانوں کو کیسے علم ہوگیا کہ زبان پر کچھ اور ہے اور دل میں کچھ اور ہے۔

یہ پریس کانفرنس 11 بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔

جب پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم سے باہر تشریف لائے تو ریاست کیلیفورنیا کے Lieutenant Governor جناب Gavin Newsom صاحب اور لاس اینجلیز کاؤنٹی کے پولیس انچارج Lee Baca باہر کھڑے حضور انور کا انتظار کر رہے تھے۔ ان دونوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ پولیس انچارج Lee Baca صاحب قبل ازیں حضور انور کی آمد پر ایئرپورٹ پر آکر حضور انور کو خوش آمدید کہہ چکے تھے۔

بعض خاص مہمانوں کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اگلے پروگرام کے مطابق Muse Room لے جایا گیا جہاں اعلیٰ حکّام اور دیگر خاص مہمان حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

Muse Room ہوٹل میں ایک Board Room ہے جہاں حال ہی میں امریکی نائب صدر نے

بھی میٹنگ کی تھی۔ یہاں پر امریکی کانگریس کے ممبران، کیلیفورنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے اعلیٰ حکّام، پولیس کے چیف، کونسل کے ممبران، سٹیٹ سینٹ اینڈ اسمبلی (State Senate and Assembly) کے نمائندگان اور لاس اینجلیز کے آئندہ ہونے والے میئر کے انتخاب کے دو اہم انتخابی امیدوار شامل تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Muse Room میں داخل ہوئے تو یہ سب حکّام حضور انور کے اعزاز میں کھڑے ہو گئے۔

حضور انور نے سب سے پہلے Karen Bass Congresswoman اور Gloria Mc Leod Congresswoman سے گفتگو فرمائی۔ یہ دونوں کافی دیر سے حضور انور کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ کیلیفورنیا سٹیٹ کے لاکھوں شہریوں کی امریکن کانگریس میں نمائندگی کرتی ہیں۔ ان دونوں نے حضور انور سے کیلیفورنیا میں عوام کو درپیش مسائل معیشت، زراعت، جرائم اور بعض دیگر موضوعات پر گفتگو کی۔

❁……Gloria McLeod صاحبہ جس حلقہ سے کانگریس کی ممبر ہیں ہماری مسجد بیت الحمید اور مرکزی سینٹر اسی حلقہ میں ہے۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے اراکین اس علاقہ میں بہت مثبت کردار ادا کر رہے ہیں اور وہ انہیں اپنا دوست سمجھتی ہیں انہوں نے اپنی اور اپنے حلقہ کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں ایک Certificate of Recognition پیش کیا۔

❁……اس کے بعد Congresswoman Judy Chu نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی سعادت پائی۔ موصوفہ نے حضور انور کا کیلیفورنیا میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ Judy Chu صاحبہ وہ پہلی چینی خاتون ہیں جو امریکی کانگریس کی ممبر ہیں۔ انہوں نے نفسیات میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اور امریکی کانگریس کے ایوان زیریں کے پارلیمانی گروپ برائے ایشیا (Asian Caucus) کی سربراہ ہیں۔ Judy Chu صاحبہ گزشتہ سال کیپیٹل ہل میں حضور انور کے خطاب کے موقع پر بھی شامل تھیں۔ حضور انور سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ حضور انور سے دوبارہ ملنے پر اپنے آپ کو خوش قسمت تصوّر کرتی ہیں اور حضور انور کا خطاب سننے کے لئے بیتاب ہیں۔

John Perez جو ''کیلیفورنیا سٹیٹ اسمبلی'' کے سپیکر ہیں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک Resolution پیش کیا گیا جس میں حضور انور کو کیلیفورنیا سٹیٹ میں آمد پر خوش آمدید کہا گیا تھا۔

❁……امریکی کانگریس کے ایک اہم رکن Brad Sherman جو گزشتہ سال Capitol Hill کی Reception میں شریک تھے۔ انہوں نے بھی آج کے اس پروگرام میں شرکت کے لئے لاس اینجلیز آنا تھا لیکن شدید خواہش کے باوجود بعض امور مملکت کی انجام دہی کے لئے صدر اوبامہ کے کہنے پر دارالحکومت واشنگٹن رُک گئے تھے۔ انہوں نے اپنے چیف آف سٹاف Matt Domino کے ہاتھ اپنا ایک ذاتی خط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام بھیجا جس میں اپنے نہ آسکنے کی معذرت کی تھی اور لکھا تھا کہ نہ آنے پر شرمندہ ہوں۔

❁……پروفیسر Jim Sonne جو کہ Stanford Law School میں پڑھاتے ہیں اور ڈائریکٹر برائے مذہبی امور بھی ہیں اور قانونی حلقوں میں ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کیلیفورنیا خوش آمدید کہا۔

❁……MS. Yolanda Parker صاحبہ جو حکومتی پارٹی کی انتہائی اعلیٰ عہدیدار ہیں۔ انہوں نے بھی حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کیلیفورنیا آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔

❁……Muse Room میں چار خواتین ممبران کانگریس موجود تھیں Karen Bass, Gloria Moleod, Judy Chu اور Julia Brownley حاضرین میں کسی نے کہا کہ اس علاقہ کی تمام لیڈران یا ان کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو سراہا اور حاضرین کو بتایا کہ اسلام حقوق نسواں کا بہت بڑا حامی ہے اور جماعت احمدیہ ان کی ترقی کے لئے اور خواتین کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کوشاں ہے۔

Eric Garcetti جو لاس اینجلیز سٹی کونسل میں ہیں اور آئندہ میئر کے انتخاب میں مضبوط امیدوار تصوّر کئے جاتے ہیں اپنے والد Gill Garcetti صاحب (جو کیلیفورنیا میں ایک اہم سیاسی اور سماجی شخصیت سمجھے جاتے ہیں) کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

لاس اینجلیز ہسپانوی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''فرشتوں کا شہر'' ہے۔ Eric Garcetti نے حضور انور کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ''آج فرشتوں کے شہر میں ایک فرشتہ آیا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ حضور انور کی تشریف آوری سے ہمارے شہر لاس اینجلیز کی عزّت افزائی ہوئی ہے موصوف نے حضور انور سے آئندہ الیکشن میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی اور کہا کہ حضور انور ایک Inspiring لیڈر ہیں اور حضور انور اسلام کا محبت، امن اور سلامتی پر مشتمل جو پیغام لے کر لاس اینجلیز آئے ہیں۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور اس پیغام کو سراہتے ہیں۔

Muse Room میں اس پروگرام کے اختتام سے کچھ پہلے لاس اینجلیز شہر کے پولیس چیف Charles Beck اپنی مکمل وردی میں حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور خوش آمدید کہا۔

اس پروگرام کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Montage ہوٹل میں واقع "Marquessa Ballroom" میں تشریف لے آئے جہاں تین صد بچاس سے زائد معزز مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے چشم براہ تھے۔ جونہی حضور انور ہال میں داخل ہوئے تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

گزشتہ سال امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں ہونے والے Capitol Hill کے پروگرام کے بعد آج امریکہ کی مغربی سرزمین پر بھی احمدیت کے حق میں ایک تاریخ ساز دن طلوع ہوا۔ آج کیلیفورنیا سٹیٹ کے شہر لاس اینجلیز میں دنیا کے مختلف 17 ممالک اور اقوام کے حکومتی حکام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے چشمہ سے سیراب ہو رہے تھے اور امریکہ کے اس مغربی حصّہ (West Coast) میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کی اشاعت کا اور اسلام کی احیائے نو کا ایک ایسا راستہ کھل رہا تھا جس کے بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک روز قبل اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ ''ایک بہت بڑا طبقہ ہمارا انتظار بھی کر رہا ہے اور جتنا میں سوچتا ہوں میرے دل میں یہ گڑھتا جا رہا ہے کہ بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔''

آج امریکہ کی سرزمین پر جماعت احمدیہ کے لئے ایک بار پھر فتوحات کے لئے باب کھل رہے تھے اور جماعت ترقیات کے ایک اور نئے دور میں داخل ہو رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تقدیر احمدیت کے غلبہ کے لئے نئے میدان عطا فرما رہی تھی۔

آج کے اس پروگرام میں امریکن کانگریس کے ممبران بھی شامل تھے، فوجی حکام بھی شامل تھے اور Think Tanks کے حکام بھی تھے۔ گورنمنٹ آفسز کے نمائندے بھی تھے اور ان کے علاوہ 13 کی تعداد میں ڈپلومیٹ اور کونسلیٹ بھی تھے۔

Law Enforcement کے 20 کی تعداد میں حکومتی افسران تھے۔ 14 کی تعداد میں الیکٹرانک اور میڈیا کے نمائندے تھے اور 37 کی تعداد میں یونیورسٹیوں اور کالجز کے پروفیسرز اور محکمہ تعلیم سے وابستہ لوگ تھے۔ مختلف NGO'S کے نمائندوں کی تعداد 26 تھی اور 29 کی تعداد میں مختلف مذاہب کے نمائندے اور سرکردہ افراد تھے اس کے علاوہ ڈاکٹرز، وکلاء، انجینیئرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی تعداد 70 سے زائد تھی۔ آج مجموعی طور پر اس تقریب میں اڑھائی صد سے زائد اعلیٰ حکام اور دیگر افسران اور مہمان شامل ہوئے۔

استقبالیہ تقریب

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر یو ایس اے نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امجد خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے اس تقریب کا اختصار سے تعارف کروایا۔

بعد ازاں بعض اہم حضرات نے اپنے ایڈریس پیش کئے۔

معزز مہمانوں کے خیر مقدمی ایڈریسز

❁……سب سے قبل Lieutenant Governor جناب Gavin Newsom نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے خلافت سے پہلے غانا میں جو وقت گزارا تھا وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضور انسانیت کی ترقی کے لئے خواہاں ہیں اور اس کی ترقی کے لئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ گورنر Newsom نے ہال میں موجود کیلیفورنیا سٹیٹ کنٹرول John Chiang کو سٹیج پر بلایا اور دونوں نے حضور انور کی خدمت میں California کے گورنر Jerry Brown کی طرف سے Proclamation دی۔ جس میں گورنر براؤن نے حضور انور کا کیلیفورنیا میں خیر مقدم کیا۔

❁……اس کے بعد لاس اینجلیز کاؤنٹی کے پولیس چیف Lee Baca نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے انسانیت اور امن کے قیام کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انتھک کوششوں کی تعریف کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم مجدّد اور امن کا شہزادہ قرار دیا۔

❁……Sheriff Baca کے ایڈریس کے بعد لاس اینجلیز سٹی کونسل کے ممبر Dennis Zine نے کونسل کے صدر اور انتخابی امیدوار Eric Garcetti کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں لاس اینجلیز شہر کی Golden Key پیش کی۔ یہ چابی پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ Golden Key کرّہ ارض پر سب سے زیادہ معزز

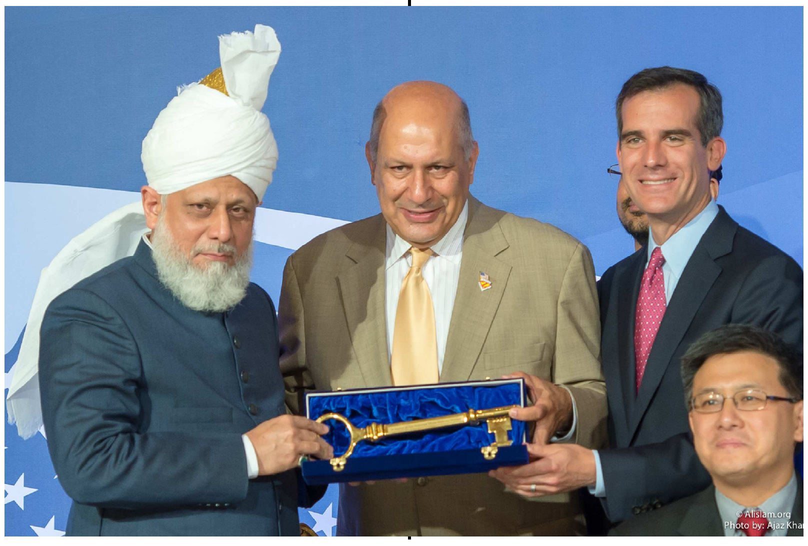

افراد کے لئے مخصوص ہے۔ حضور انور سے قبل یہ Golden Key لاس اینجلیز کونسل کی طرف سے سربراہان مملکت اور نوبل پرائز جیتنے والوں کو دی جا چکی ہے۔ Eric Garcetti نے کہا کہ ان کے بارہ سالہ دورِ صدارت میں یہ اعزاز صرف چار معززین کو اب تک پیش کیا گیا ہے۔

❁......اس کے بعد Matt Dabaneh صاحب جو کانگریس میں Sher Man کے چیف آف سٹاف اور نمائندہ ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں House Resolution 709 جو کہ 112ویں Congressional Session میں پاس کی گئی تھی، کی Official کاپی پیش کی۔ یہ ریزولیوشن 21 ممبران کانگریس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ دورہ امریکہ کے دوران پاس کروائی تھی۔ جس میں حضور انور کی قیام امن کی کوششوں کو سراہا تھا۔

❁......اس کے بعد خاتون رکن کانگریس Judy Chu نے اپنے مختصر ریمارکس میں کہا کہ وہ آج اس تقریب میں اس لئے شامل ہوئی ہیں کیونکہ حضور انور دہشتگردی، تشدّد اور جنگ کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔

❁......بعد ازاں ایک اور رکن کانگریس Julia Brownley نے حضور انور کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ حضور! آج دنیائے مذاہب کے عظیم ترین لیڈر ہیں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب یو ایس اے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختصار سے تعارف کروایا۔

بعد ازاں ایک بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو سارا ہال کھڑا ہو گیا اور مہمان دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

❁......❁......❁

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع استقبالیہ لاس اینجلیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے اس تقریب کو رونق بخشی۔

میں ان تمام معزز مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو سراہا۔ اور میں ان تمام مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خیر سگالی کے طور پر مجھے تحائف دیئے۔ بالخصوص اس شہر کی چابی دینے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ اس **اسلامی اور مذہبی تنظیم** کے متعلق اچھے خیالات رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندازِ فکر و عمل میں بردباری پائی جاتی ہے۔ اور آپ کے اندر اسلام کو جاننے کی شدید خواہش موجود ہے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں ایک ایسے اہم مسئلہ کی طرف آتا ہوں جس کو آج کی دنیا کے تناظر میں سمجھنا اور اس کے متعلق بات چیت کرنا اشد ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں مغرب اور غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق پائے جانیوالے خوف وہراس کی وجوہات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس خوف وہراس کے پیچھے بعض نام نہاد مسلمانوں یا بعض نام نہاد مسلمان گروہوں کے اعمال بھی ہیں۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کے ان دہشت گردانہ اور شدت پسندانہ اعمال کا اسلام کی تعلیمات کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کا بنیادی مطلب 'امن'، 'سکون' اور 'ہر قسم کے شر اور برائی سے بچانا' ہے۔ درحقیقت قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے کہ یہی وہ تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ کے ہر نبی نے دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

'اسلام' مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اسکی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ ان تعلیمات میں سب سے بنیادی تعلیم یہی ہے کہ مسلمان صرف حقوق اللہ ہی ادا نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی لازمی ادا کریں۔ یہ بھی اتنا ہی اہم ہے۔

قرآن کریم نے گزشتہ انبیاء کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ تمام انبیاء کرام نے ہر دو حقوق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بنی نوع انسان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ تمام مذاہب کی طرف سے بنی نوع انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تحریض کرنے پر ان کی تعریف بیان فرما رہا ہو اور دوسری طرف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن پر یہ عظیم الشان کتاب نازل کی گئی کو حکم دے رہا ہو کہ دنیا میں امن اور سکون قائم نہ کیا جائے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمانوں کو دنیا کے امن وسکون کو تباہ و برباد کرنے کا حکم دیا جاتا؟ --- یقیناً کوئی عقلمند شخص اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حقیقی عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ اسلام کو سنی سنائی باتوں پر غلط مفروضے قائم کرتے ہوئے تعصب کی نگاہ سے نہ جانچا جائے بلکہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اسلام اور اس کے بانی پر تنقید کرنے سے پہلے اس مذہب کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کرے اور اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی اہلیت پیدا کرے۔ کسی بھی مسئلہ کے متعلق درست فیصلہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب کوئی شخص اس کے متعلق گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرے اور سچائی کو جاننے کیلئے محنت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی بھی عقیدہ کی سچائی یا اصلیت کو اس کے ماننے والوں اور اس کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والوں کے ذریعہ جانچا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جو اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیمات کو ماننے اور اس کو پھیلانے کی دعویدار ہے۔

یہ سن کر آپ کے ذہن میں سوال اُٹھے گا کہ احمدی مسلمان کیونکر دعویٰ کرسکتے ہیں کہ وہی اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ ہیں جبکہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اور مسلمانوں کے مذہبی علماء احمدیوں کو مسلمان مانتے ہی نہیں؟

اس سوال کے جواب میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ قرآن کریم نے واضح طور پر بتلا دیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور اس کا دہشت گردی اور شدت پسندی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ تمام گزشتہ مذاہب کی طرح اسلام پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا جب مسلمان تباہ حال ہو جائیں گے۔ مسلمان علماء غلط عقائد اور نظریات پھیلائیں گے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ بازی اور اختلافات کی کثرت ہو جائے گی۔ قرآن کریم اپنی اصل صورت میں موجود ہوگا لیکن اس کی غلط تاویلیں اور تفسیریں کی جائیں گی جو مسلمانوں کو اس کی حقیقی تعلیمات سے دور لے جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیش گوئی کے مطابق جب حالات اتنے زیادہ خراب ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور امام مہدی کی صورت میں ایک شخص کو بھیجے گا جو اسلام کی تجدید کرے گا۔ وہ قرآن کے حقیقی معانی سے آگاہ کرے گا اور دنیا کے سامنے اسلام کا وہ حقیقی چہرہ رکھے گا جس پر چودہ سو سال قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین عمل پیرا تھے۔ مسیح موعود دنیا کو پیار محبت اور امن کے ساتھ مل جل کر رہنے کی طرف رہنمائی کرے گا۔ اور دنیا میں باہمی افہام وتفہیم اور صلح وآشتی کی روح پھونکے گا۔ مسیح موعود یہ سب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن اسوہ اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کے مطابق کرے گا۔ مزید برآں مسیح موعود ہر قسم کی مذہب کے نام پر کی جانے والی جنگوں کو ختم کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنا تھا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ اسلام کی حقیقی اور درخشاں تعلیمات کو دنیائے عالم میں پھیلانے کیلئے روشنی کی کرن بن کر آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند تعارفی کلمات کے بعد اب میں اسلام کے پُرکشش اور پُرامن اوصاف کی چند مثالیں اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کسی بھی مخصوص مثال دینے سے پہلے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ شخص جس نے قرآنی تعلیمات پر ہر ممکن حد تک عمل کیا ہے وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے فرمایا تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کی تعلیمات ہی ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے تو اس پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق نمایاں طور پر واضح ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقت کی قید کی وجہ سے میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ قرآن کریم کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر پاؤں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اتنے کم وقت میں قرآن کریم کی تعلیمات کے کسی ایک پہلو کا احاطہ کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی میں اسلامی تعلیمات کے ایک پہلو کو مختصر طور پر بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ افسوس ہے کہ یہ پہلو دورِ جدید میں غلط طور پر سمجھا گیا ہے جس نے مسلم دنیا میں ایک واضح خوف پیدا کر دیا ہے۔ میرا اشارہ دنیا میں قیامِ امن کیلئے قرآنِ کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا اور اس کی پہلی سورۃ کی پہلی آیت میں امن کا پیغام دیا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن یعنی تمام تعریفیں خدا تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس آیت کا مطلب ہے کہ خدا جس کی عبادت مسلمان کرتے ہیں وہ واحد خدا ہے جو بلا کسی امتیاز کے ہر ایک چیز کو سہارا دیتا ہے اور اس کو پالتا ہے۔ وہ اپنی مخلوق کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالفاظ دیگر وہی خدا عیسائیوں کا ہے، وہی خدا یہودیوں کا ہے، وہی خدا ہندوؤں کا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہی خدا ان لوگوں کو بھی پالتا ہے جو اس کی موجودگی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ جب بھی میں اس خاص نقطہ پر غور کرتا ہوں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ میرا اُس ایک خدا پر یقین ہے جو ساری قوموں، نسلوں اور مذاہب کا رب ہے۔ اس وجہ سے میرے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ میں کسی قوم، نسل یا مذہب کیلئے اپنے دل میں نفرت پیدا کر پاؤں۔ اسی تناظر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ میری تمام تر ہمدردیاں اور دعائیں بوسٹن میں ہونے والے حالیہ حملہ کے شکار لوگوں کے ساتھ ہیں۔ ہم اس حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک مسلمان کو اس کے خدا کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ وہ پانچ وقت نمازیں ادا کرے اور نماز کی ہر رکعت میں قرآن کریم کی پہلی سورۃ **'سورۃ الفاتحہ'** کی تلاوت کرے۔ اس طرح ہر مسلمان کیلئے کم از کم روزانہ بتیس مرتبہ اس دعا کا کہ **''وہ تمام جہانوں کا رب ہے''** اعادہ کرنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام دنیا اسی خدا کی مخلوق ہے اور وہ اپنی مخلوق سے بے انتہا پیار کرتا ہے۔ ہمارا **'وہ تمام جہانوں کا رب ہے'** کو پڑھنے اور پھر اس دعا کا دن بھر بار بار اعادہ کرنے کی یہی وجہ ہے کہ ہمیں تمام قوموں اور لوگوں کی خوبصورتی کا احساس ہو اور اس خوبصورتی کو تسلیم کرنے والے بنیں کیونکہ یہ سب خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ جب کسی چیز کی خوبی اور خوبصورتی کو تسلیم کر لیا جائے تو اس کیلئے اپنے دل میں نفرت یا حقارت رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کیلئے پیار اور محبت ہی چھلکتا ہے۔

اگر اس نقطہ کو سمجھ لیا جائے تو پھر کسی بھی سچے مسلمان کے دل میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ دشمنی، نفرت یا بغض رکھے۔ اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں خدا تعالیٰ کے الفاظ کی کمال بصیرت حاصل تھی الحمد للہ کا ورد نہ صرف فرض نماز میں کرتے بلکہ ان گنت نفل نمازوں میں بھی کرتے۔

ہر ایک شخص سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سب کیلئے محبت سے بھرا ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہر قسم کے بغض یا نفرت سے پاک تھا۔ آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق کیلئے محبت تھی بالخصوص بنی نوع انسان کیلئے کیونکہ بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کی اشرف المخلوقات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انسانوں کو اچھے برے میں امتیاز کرنے کی صلاحیت سے نوازا گیا ہے۔ اسی لئے اچھائی کیلئے اجر اور برائی کیلئے سزا

مقرر کی گئی ہے۔خدا تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں لوگوں کیلئے بے انتہا محبت رکھی تھی اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کی حالت دیکھ کر شدید دکھ اور غم ہوتا۔آپ کو اس امر کی شدید پریشانی ہوتی کہ کہیں ایسے لوگ جو اپنے غلط اعمال کی وجہ سے شدید خطرہ میں مبتلا ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا عذاب نہ نازل ہوجائے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم راتوں پر راتیں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے گزار دیتے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو بھول چکے ہیں انہیں سیدھا راستہ نصیب ہوجائے۔ وہ اس بوجھ کو اتنی شدت کیساتھ محسوس کرتے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ شاید رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کیلئے اپنے غم کی کیفیت کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس وجہ سے بے انتہا غمگین رہتے اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ انسانیت کو تباہی سے بچایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بہت بڑی ناانصافی ہے کہ آج کے دور میں بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کردار کو یہ کہتے ہوئے داغدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم وستم اور ناانصافی کی تعلیمات دیں۔آج جب ہم بطور احمدیہ مسلم جماعت دنیا میں 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ جو کہ دنیا میں امن کے قیام کا ایک ذریعہ ہے بلند کرتے ہیں تو ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کے مطابق ہی ایسا کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں انسانیت کی خدمت کرنے اور حقوق العباد ادا کرنے کی اس قدر شدید خواہش تھی کہ آپ ساری زندگی اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہے۔حتیٰ کہ نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری اور انتہائی مشکل کام تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی بھی شخص خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم آپ کو انسانیت کی خدمت کیلئے بلائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لازماً اس انسانیت کی خدمت کرنے کی کوشش میں شامل ہوں گے۔تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھا کہ اگر کوئی ضرورتمند شخص یا معاشرہ کے محروم طبقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص مدد مانگنے کیلئے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی مذہب کی تفریق کئے اس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے۔بحیثیت بانیٔ اسلام اور نبی اللہ ہونے کے آپ کا رتبہ انتہائی بلند تھا۔لیکن اس کے باوجود بھی آپ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر اس نیک مقصد پر کام کرنے کو بہت زیادہ اہمیت دیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض افراد کے ذہن میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل انسانیت کی محبت سے معمور تھا تو کیونکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جنگ وجدل کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر بعض جنگوں میں حصہ لیا اور کیونکر بعض فوجیں تیار کرکے لشکرکشی کے لئے روانہ کیں؟

اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا یہ نظریہ درست ہے کہ جنگ کسی بھی صورت میں نہ کی جائے اور ہر حال میں ہی نرم رویہ اختیار کیا جائے؟ یا پھر بعض انتہائی ناگزیر حالات میں جنگ کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اور اگر بعض حالات میں جنگ کی اجازت دی جاسکتی ہے تو وہ کونسے ایسے حالات ہیں جن میں جنگ جائز ہوجاتی ہے اور پھر جنگ کس حد تک جائز ہے؟ اسلام ہمیں اس بارے میں کیا بتاتا ہے؟

جیسا کہ میں نے پہلے بھی واضح کیا ہے جب ایک مسلمان تمام جہانوں کے رب کی مدح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حسن اس کے سامنے آجاتا ہے اور وہ خدا کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کی بھی مدح کرتا ہے اور اسکی طرف کھچا جاتا ہے۔ جب انسان اس حسن کا ادراک حاصل کرتا ہے تو پھر اس کے دل میں مخلوق کے لئے کسی بھی قسم کی بری سوچ یا نقصان پہنچانے کا خیال نہیں رہ سکتا۔

تاہم ایسے لوگ بھی ہیں جو اس تعلیم پر عمل نہیں کرتے، ایسے لوگ اپنے اردگرد کے معاشرے اور پھر تمام دنیا میں فساد پھیلانے کے درپے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے اسلام نے بڑی واضح اور تفصیلی رہنمائی فرمائی ہے تاکہ عالمی امن اور ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے؛

''اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاتھوں بچانے کا سامان نہ کیا جاتا تو زمین ضرور فساد سے بھر جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔'' (البقرہ:252)

اگر ہم اس آیتِ کریمہ کے معنی پر غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بلا شبہ امن کا قیام سب سے اہم ترین مقصد ہے اور اسی وجہ سے قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں امن کی کشش رکھی ہوئی ہے۔لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات انسان اپنی فطرتی صلاحیتوں یا فطرتی ترجیحات کے برخلاف عمل کرتا ہے۔انسان کی لالچ، حسد، خودغرضی اور نفرت کے جذبات اس پر حاوی ہوجاتے ہیں اور اسے اس حد تک مجبور کردیتے ہیں کہ دوسروں کے حقوق کا اسے بالکل خیال نہیں رہتا۔نتیجتاً معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے اور پھر یہی بدامنی سارے ملک اور وسیع دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ ایسے لوگ امن کی راہ سے بہت دور ہٹے ہوئے ہیں۔ معاشرہ جس آزادی کو پسند کرتا ہے، اس آزادی کو پامال کرنے کی خواہش ان کا اولین مقصد بن جاتا ہے۔ یہ لوگ پھر جبر کرتے ہوئے اور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے بنیادی انسانی حقوق جیسا کہ آزادیِ ضمیر اور سوچ کی آزادی پر پابندیاں لگاتے ہیں۔ یقیناً ایسے لوگ مذہبی آزادی پر بھی حملہ کرتے ہیں اور یہ آزادی بھی لوگوں سے چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب اسلام کے ابتدائی دور میں ان حالات کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ وہ طاقت کا مقابلہ طاقت سے کریں۔ یہ اجازت صرف اس مقصد کے لئے دی گئی کہ فساد ختم ہو، اس وجہ سے اس کی اجازت دی گئی کہ ظلم و سفا کی کا خاتمہ ہو اور امن اور ہم آہنگی کا دور دورہ ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تمام جہانوں کے لئے رحمت اور فضل نازل کرتا ہے، خدا کسی ایک قوم یا علاقہ کو ترجیح نہیں دیتا۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ امن صرف چند ایک افراد کے لئے ہو بلکہ وہ ساری دنیا کو امن، پیار اور ہم آہنگی کا گہوارا بنتے دیکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اسکی تمام مخلوق برابر اور مساوی ہے۔

اگر خدا نے ایک شخص کو کشادگی دی ہے تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہوجاتا کہ وہ ایک غریب شخص کے حقوق پامال کرے۔ اسی طرح اگر ایک ملک طاقتور اور امیر ہوجاتا ہے تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ غریب ممالک کے حقوق سلب کرے۔خدا تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا ہے کہ ایسے مظالم صرف تفریق اور جھگڑوں کا باعث بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کی نظر میں امن اور اسکا قیام ایک عظیم اور اہم ترین مقصد ہے۔ اگر کبھی کبھار آپ کو کسی چھوٹے پیمانے پر (امن کی) قربانی دینی پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ قربانی پھر انسانیت کے وسیع تر مفاد میں ہوتی ہے۔

جب اسلام میں پہلی مرتبہ دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تو اس کی بھی یہی وجہ تھی کہ مسلمان حقیقی امن چاہتے ہیں اور کفار اس امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ اگر اس موقع پر جوابی لڑائی کی اجازت نہ دی جاتی تو تمام مذاہب انتہائی خطرہ میں پڑ جاتے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے؛

''اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔'' (الحج:41-40)

لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور اسی طرح تمام مذاہب کی حفاظت کرنے کے لئے بھی اسلام تمام ذرائع بروئے کار لایا۔ یہاں تک کہ جہاں مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی وہاں پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان لشکروں کو انتہائی سخت احکامات صادر فرمائے جن پر عمل کرنا ان پر واجب تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگ میں صرف ان لوگوں سے لڑنا ہے جو کہ جنگ میں براہِ راست شامل ہوئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح حکم دیا کہ کسی بھی معصوم شخص پر ہرگز حملہ نہ کیا جائے۔ نہ ہی کسی عورت، بچے اور معمر شخص پر حملہ کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ کسی بھی مذہبی رہنما یا پادری کو اسکی عبادت گاہ میں نشانہ نہ بنایا جائے۔ مزید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ کسی بھی شخص کو جبری مسلمان نہ بنایا جائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ اگر مسلمانوں کو امن کی خاطر جنگ کرنا پڑے تو عوام الناس میں خوف وہراس نہ پیدا کریں اور نہ ہی عوام الناس پر سختی کی جائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگی قیدیوں کو توجہ دی جائے اور انکا ایسا خیال رکھا جائے کہ جیسے انسان خود اپنا خیال رکھتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ نہ کوئی عمارت گرائی جائے اور نہ ہی درخت کاٹے جائیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں حالات اس قدر سنگین ہو گئے کہ جنگ کرنا پڑی، ان حالات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بے شمار ایسی ہدایات دیں جن پر عمل ضروری تھا۔ میں نے صرف چند ایک کا ذکر کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح انداز میں فرمادیا کہ جو کوئی بھی ان ہدایات پر عمل نہ کرے گا وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں امن قائم کرنے کی خاطر لڑنے والا نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسا شخص اپنے ذاتی مفادات کی خاطر لڑنے والا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دورِ حاضر میں جو لوگ بانیِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں انہیں دیکھنا چاہیئے کہ کیا آجکل ہونے والی جنگوں میں ان تعلیمات پر عمل ہورہا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آجکل ایسے ہولناک ہتھیار نکل آئے ہیں جن کے ذریعے بغیر کسی تفریق کے معصوم لوگ مارے جارہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بڑی سختی سے منع فرمایا تھا کہ عوام الناس کو کسی بھی طور کوئی نقصان نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ ایک جنگ کے موقع پر کسی صحابیؓ سے غلطی سے ایک بچے کا قتل ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو انتہائی برا منایا اور اس عمل پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

ایک اور واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کی کس قدر عزت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ گزر رہا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تکریم میں کھڑے ہوگئے۔ اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کی کہ یہ جنازہ تو ایک یہودی کا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا، کیا وہ انسان نہیں؟ تمام انسانوں کا احترام لازم ہے۔

یہ وہ خصوصیات ہیں اور وہ اقدار ہیں جو کہ معاشرے میں باہمی احترام اور امن پیدا کرنے میں ممد ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس حقیقت کے باوجود کہ اسلامی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات انسانیت کی محبت سے بھرپور ہیں اور ہر تعلیم معاشرہ میں قیامِ امن کے گرد گھومتی ہے، آج کی دنیا پہلے سے بھی بڑھ کر اسلام اور بانیٔ اسلام پر حملے کر رہی ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کی دنیا اس بات کا ادراک نہیں رکھتی کہ اردگرد دنیا میں کیا چل رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے چند انتہا پسند افراد کی جانب سے کئے جانے والے بُرے اعمال کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگر مسلمان ممالک میں عوام پر ظلم ہورہا ہے اور عوام کے بنیادی حقوق سلب کئے جارہے ہیں تو یہ بھی کلیۃً اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسی حرکتیں خدا تعالیٰ کی خاطر نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد ذاتی مفادات کا حصول ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے وقت کی عین ضرورت

ہے کہ اسلام کے بارے میں برے خیالات رکھنے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہونے کی بجائے وہ تمام افراد جو امن قائم کرنے کے خواہاں ہیں باہم اکٹھے سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس بات پر غور کریں کہ یہ غیر منصفانہ اور ظالمانہ طریق کس طرح روکے جائیں؟

اسلام کو بدنام کرنا اور زیادتی کرتے ہوئے الزام لگانا ٹھیک طریق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک اور بعض مسلمان گروپس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے غیر مسلم افراد ہیں جو کہ امن قائم کرنے کے نام پر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کی وجہ سے معصوم لوگ، خواتین اور بچے مر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا جس جہت میں جارہی ہے اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ دنیا کا ایک بڑا حصہ ہولناک جنگ کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ اگر یہ جنگ لگ گئی تو معصوم خواتین، بچے اور معمر افراد اس کا نشانہ بنیں گے اور اسکی تباہی گذشتہ دو عالمی جنگوں سے بھی بڑھ کر ہوگی اور مجھے علم ہے کہ گذشتہ دو عالمی جنگوں میں کروڑوں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ دنیا کی آبادی اب بہت بڑھ چکی ہے اور اسی طرح تباہی پھیلانے والے ہتھیار بھی اور وہ ممالک بھی تعداد میں پہلے سے زیادہ بڑھ چکے ہیں جو جنگ و جدل کے پیاسے ہیں۔ ان حالات میں تباہی کئی گنا زیادہ ہو گی۔ اس تمام پس منظر میں ضروری ہے کہ یہ دنیا اور خاص طور پر اہم طاقتیں ان اقدامات پر غور کریں جن کے ذریعہ اس ہولناک تباہی سے دنیا کو بچایا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کا خوف اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوششیں کچھ فائدہ نہ دیں گی اور ایسے اقدامات سے امن و مفاہمت کی راہ ہموار نہیں ہوسکتی۔ بلکہ امن حاصل کرنا ہے تو اس کی راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی ظلم و زیادتی ہو اسے عدل و انصاف کے ذریعے ختم کیا جائے۔ عالمی امن صرف اور صرف اس طور پر قائم کیا جاسکتا ہے کہ اس رہنما اصول پر کاربند رہا جائے اور یہ صرف اسی وقت ہوگا کہ جب دنیا میں بسنے والے افراد اپنے خالق کو پہچان لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آخر پر فرمایا: میری شدید خواہش اور دعا ہے کہ قبل اس سے کہ بہت دیر ہوجائے تمام دنیا فوری طور پر وقت کی ضرورت کو پہچان لے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل کرے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور نے خطاب ختم فرمایا۔ ایک بار پھر تمام مہمان حضور انور کے اعزاز میں کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک ہال تالیوں کی آواز سے گونجتا رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے دوران بھی بعض ایسے مہمان جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے بہت بیتاب تھے حضور انور کے پاس آتے رہے اور ملاقات اور گفتگو کی سعادت پاتے رہے۔

مہمانوں کے تأثرات

❁...... **کیلیفورنیا سٹیٹ کے سابق گورنر Gray Davis** بھی حضور انور کے پاس آئے اور کھانے کے دوران حضور انور کے پاس بیٹھے رہے۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ گورنر Davis نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ ایک عالمگیر TV چینل کسی مدد کے بغیر چلا رہی ہے۔ یہاں تک کہ اشتہار بھی نہیں خریدے جاتے۔ موصوف گورنر نے حضور انور سے MTA کی Frequency کے بارہ میں پوچھا تا کہ وہ یہ چینل خود دیکھ سکیں۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے۔ جہاں مہمان حضور انور سے ملنے کے لئے بے چین تھے اور قطاروں میں کھڑے تھے۔ ''ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز'' والا منظر تھا۔ حکومتی سرکردہ حکام، ملٹری اور تھنک ٹینک (Think Tank) کے نمائندے اور دوسرے مختلف عام شعبوں اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے ایک ہی صف میں کھڑے تھے اور ایک ہی قطار میں چل کر آرہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سب مہمانوں کو شرف ملاقات بخشا، ہر ایک باری باری حضور انور کے پاس آتا، شرف مصافحہ حاصل کرتا اور حضور انور اس سے گفتگو فرماتے اور بعض تصویر بنوانے کی درخواست کرتے۔ ہر ایک انتہائی محبت و عقیدت سے حضور انور سے مل رہا تھا۔ اور حضور انور کے معرکۃ الآراء خطاب سے بہت متأثر تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ ان کی زبانوں سے دل کی گہرائیوں سے بے ساختہ یہ اظہار ہو رہا تھا کہ حضور انور کا آج کا یہ خطاب ہمارے دلوں میں اترا ہے اور حضور انور کے اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج لاس اینجلیز میں سنا گیا ہے۔

❁...... **لاس اینجلیز کے کونسل ممبر Dennis Zine نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آج کی تقریب بہت عمدہ تھی۔ حضور انور نے محبت اور احترام کا درس دیا اور سمجھایا کہ کس طرح لوگوں کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے اور آپس میں اتحاد پیدا کیا جاسکتا ہے۔ حضور انور کا امن و آشتی کا پیغام ہر ایک کے لئے متأثر کن تھا اور ہر کسی نے بہت توجہ سے سنا اور اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج لاس اینجلیز میں سنا گیا۔ حضور کا نصب العین امن عالم کا قیام ہے۔ میں اپنے آپ کو حضور کے سامنے بہت کمتر سمجھتا ہوں۔

❁...... **امریکن کانگریس کے ایک ممبر Dana Rohrabaker نے کہا کہ** عزّت مآب خلیفہ نے آج جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ ہمارے ذہنوں نے قبول کیا۔ یہ میری آپ سے پہلی ملاقات ہے۔ میں آپ کی حالات حاضرہ اور دیگر اہم امور سے متعلق انتہائی علمی، مدبّرانہ اور عقلی Approach سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ آپ کا دنیاوی امور اور حالات کا تجزیہ حقیقت کے بہت قریب تھا۔ اور آپ کے منطقی اور پر اثر بیان کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ خلیفہ کا پیغام بڑا ہر دلعزیز ہے اور ہر ایک کے لئے پر کشش ہے اور سننے کے لائق ہے اور پھر تمام مذاہب کے لئے قابل قبول ہے۔

❁...... **محترمہ Rachel Moran جو کہ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کی Dean ہیں نے کہا:** یہ میرے لئے باعث عزّت ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی ہوں جس کا مقصد امن و آشتی کو فروغ دینا ہے۔ حضور انور نے روحانیت اور Idealism کا ایک حسین امتزاج پیش کیا ہے جو ہمیں مصائب زدہ دنیا جو جھگڑوں اور فساد سے بھری ہوئی ہے کو امن و سلامتی سے بھرنے کے لئے ایک اہم درس دیتا ہے۔ آج ہمیں یہ اہم سبق ملا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم سب مل کر بھائی چارہ کو فروغ دیں۔ آج اس سے بڑا اور کیا موقع ہوگا کہ ہم میں ایک روحانی شخص موجود ہے اور وہ اتنا اہم پیغام دے رہا ہے جس سے ہمارے سب مسائل اور جھگڑے اور نفرتیں ختم ہوسکتی ہیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

❁...... **مصر کی کونسلیٹ کے محمد سمیر حلمی صاحب** بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں بہت تقاریر اور ایڈریسز سنتا رہا ہوں۔ گلوبل پیس کے بارہ میں اس طرح کا ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔ حضور انور کا خطاب سیدھا میرے دل پر اترا ہے اور میں اس سے بیحد متأثر ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام حاضرین کی بھی یہی رائے ہوگی۔ حضور انور کا یہ پیغام لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے لوگوں تک پہنچنا چاہیے اور میں خود حضور کے خطبات سنوں گا اور آگے پہنچاؤں گا۔

❁...... **پروفیسر صوفیہ Panoya صاحبہ** نے بیان کیا کہ حضور انور کا خطاب انتہائی مؤثر تھا۔ حضور انور کے امن عالم کے قیام اور انسانیت سے محبت والے حصوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ ''جماعت احمدیہ'' انسانیت کے لئے ایک ایسی روشن شمع ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے۔

❁...... **امریکہ کی مشہور مسلم تنظیم "Muslim Public Affairs Council" کی ایک ڈائریکٹر عزیزہ حسن صاحبہ** نے کہا کہ اس تقریب میں شمولیت سے بحیثیت مسلمان ان میں حرارت پیدا ہوئی ہے۔ آپ سب کو بیحد مبارک ہو اس پروگرام پر جو ہفتہ کے روز منعقد ہوا۔ مَیں ایک نئے جذبہ اور جوش کے ساتھ ترو تازہ ہو کر اس مجلس سے اٹھی۔ عزّت مآب نے بہت عمدہ خطاب فرمایا جو نہایت فصیح اور مؤثر تھا اور وقت کی ضرورت تھا۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ انہوں نے خدا کے رسول کے خلاف کئے جانے والے سارے اعتراضات کو نہایت خوبی سے ایڈریس کیا۔ متعدد مقرر اس موضوع سے اپنا دامن کترا کے چلے جاتے ہیں اور کوئی معقول جواب نہیں دے پاتے مگر عزّت مآب نے نہایت مدلّل طور پر ان تمام اعتراضات کا براہ راست جواب دیا اور وہ بھی ایک ایسی تقریب میں جہاں بڑی تعداد میں بہت اعلیٰ حیثیت کے معزّزین بیٹھے ہوئے تھے۔

❁...... **ایک مہمان** نے کہا کہ اتنے کم الفاظ میں امن کے قیام کے بارہ میں اتنا پاورفل (Powerfull) ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا یہ سیدھا ہمارے دلوں تک پہنچا ہے۔

❁...... **کیلیفورنیا سٹیٹ یونیورسٹی کے پروفیسر Avrum Marco Turk** نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا: یہ پروگرام عزّت مآب کے ساتھ بہت اعلیٰ اور بڑا منظّم تھا۔ اور بہت مفید اور معیاری پروگرام تھا۔ عزّت مآب کا ایڈریس وقت کی ضرورت تھی اور انتہائی مؤثر ایڈریس تھا اور اس سے موجودہ زمانے کے سارے مسائل اور اختلافات حل ہوسکتے ہیں۔

❁...... **سین برنا ڈینو کاؤنٹی Sheriff، Jim Macmahon** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''عزّت مآب کا خطاب نہایت اہم اور مؤثر تھا۔ ایسا خطاب وقت کی ضرورت تھی اور عزّت مآب کے ہی اس پیغام پر چل کر ہم دنیا میں امن حاصل کر سکتے ہیں۔''

❁...... **وکلاء کی ایک بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر Rober Crocket** نے بیان کیا کہ کس قدر عمدہ یہ محفل تھی۔ ایک شاندار پروگرام تھا عزّت مآب کی جنگوں کے بارہ میں اسلامی تعلیم نے بہت متأثر کیا عزّت مآب غیر مسلموں کے ساتھ انتہائی مشکلات میں مفاہمت کا عمل بجالا سکتے ہیں۔

❁...... **ایک مشہور زمانہ کمپنی JP Morgan کے ایک اعلیٰ سطح کے افسر Pam Compton نے کہا:** آج ہم نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات سنی ہیں۔ عزّت مآب کی تقریر میں ایک بہت بڑا سبق تھا۔ احمدیہ کمیونٹی ساری دنیا میں امن کی علمبردار ہے اور خدمت کا عظیم جذبہ رکھتی ہے اور دنیا کے غریب ترین ممالک میں انسانیت کی بقاء کے لئے پانی کے کنویں نصب کرتی ہے اور دنیا کو یہ باور کرواتی ہے کہ ہم خدمت انسانیت کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور قیام امن کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔

❁...... **ایک ممتاز ڈاکٹر Frank Leivo نے برملا کہا:** میں اس جماعت کو زیادہ جانتا نہیں تھا۔ لیکن عزّت مآب کے خطاب کے ہر حرف اور ہر لفظ پر میں نے غور کیا ہے اور اسے سچّا پایا ہے۔ عزّت مآب کے یہ الفاظ کہ دنیا تیسری جنگ عظیم کے لئے کمربستہ ہے بالکل درست ہیں۔ یہ انتباہ دنیا کے تمام لیڈرز کو کیا جانا چاہیے جو عزّت مآب نے پیش کیا۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی روح کے ساتھ دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

❁...... **ایک عیسائی پادری Jan Chase نے کہا کہ** میں اس قدر خوش ہوں کہ عزّت مآب سے ملا ہوں۔ عزّت مآب کا ایڈریس قابل ستائش تھا۔ آپ نے دہشتگردی کی مذمّت کی اور برملا سب کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم بتائی۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب، مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب اور مکرم شیخ آصف مسعود صاحب آف فیصل آباد کی شہادت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5/اپریل 2010ء کی ایک خبر کے مطابق یکم اپریل 2010ء کو فیصل آباد کے تین مخلص احمدیوں کی گاڑی پر چار پانچ افراد نے اندھا دھند فائرنگ کردی۔ جس کے نتیجہ میں تینوں افراد شدید زخمی ہوگئے اور ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں شہید ہوگئے۔ یہ تینوں احباب اپنی دکانیں مراد کلاتھ ہاؤس اور مراد جیولرز ریل بازار فیصل آباد بند کرکے اپنی گاڑی پر گھر واپس جارہے تھے۔ مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب بعمر 60 سال اور مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب بعمر 57 سال، مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے بیٹے تھے اور تیسرے مکرم شیخ آصف مسعود صاحب بعمر 24 سال مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب کے بیٹے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2/اپریل 2010ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں تینوں شہداء کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ حضور انور نے فرمایا شیخ بشیر احمد صاحب جن کے یہ دونوں بیٹے تھے اور ان کا پوتا۔ یہ بہت مخلص احمدی تھے ان کی والدہ زینب بی بی صاحبہ شیخ مراد بخش صاحب کی اہلیہ تھیں، قادیان سے ان کا تعلق تھا۔ حضرت مصلح موعود کے کہنے پر وہ خواتین کے لئے کپڑے لے آیا کرتی تھیں تاکہ اُن کو بازار نہ جانا پڑے اور خاندان میں بیعت بھی سب سے پہلے زینب بی بی صاحبہ نے کی تھی۔ ان کے خاوند مراد بخش صاحب بعد میں احمدی ہوئے تھے اور پاکستان بننے کے بعد انہوں نے ریل بازار فیصل آباد میں دکان کھولی۔ حضور انور نے فرمایا: 1974ء میں ان کو بڑا شدید نقصان ہوا۔ ان کی دکان جلادی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر فضل فرمایا اور کپڑے کی دکان کے ساتھ ان کے بچوں نے جیولری کی دکان بھی کھولی۔ بڑا اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے والد کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے تھے۔

مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اسی طرح مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب کے پسماندگان میں بھی دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں جن میں سے ایک تو شہید ہوگئے ہیں۔ مکرم شیخ آصف مسعود صاحب کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی بعمر ایک سال ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس خاندان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور ہر قربانی رنگ لائے گی۔

❀ ❀ ❀

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 مارچ 2010ء میں محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی شہید کے بارہ میں مکرم مبشر احمد رند صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔ آپ کے بارہ میں مضامین قبل ازیں 4 فروری 2011ء، 23 دسمبر 2011ء اور 24 مئی 2013ء کے شماروں کے ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بن چکے ہیں۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ محترم ڈاکٹر صاحب سے میری پہلی ملاقات 1995ء میں ہوئی جب آپ امیر ضلع منتخب ہوئے۔ خاکسار کو چونکہ ہومیو پیتھک سے دلچسپی تھی اس حوالے سے مریضوں کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کرلیا کرتا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب اس معاملہ میں میری راہنمائی فرماتے، دلجوئی کرتے اور نسخہ جات بھی بتاتے۔ 2003ء میں جب خاکسار کا تبادلہ احمد آباد سٹیٹ ضلع میرپورخاص میں ہوا تو پھر آپ کے ساتھ کام کرنے اور آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ واقفین زندگی سے بڑی محبت کرتے، ان کی ضروریات کا بھرپور خیال رکھتے اور اُن کا علاج معالجہ بھی فری کرتے۔ اگر آپ کو علم ہوجاتا کہ باہر کوئی واقف زندگی آیا ہے تو فوراً بلا لیتے۔

مَیں آپ کے پاس قریباً ایک سال رہا۔ اس دوران آپ نے 2 کیمپس لگائے اور خاکسار کی ہومیو پیتھک میں دلچسپی کی وجہ سے ایک کیمپ کا انتظام مکمل طور پر میرے ذمہ کردیا۔ اس کیمپ میں قریباً 800 مریضوں کا علاج کیا گیا اور شہید مرحوم نے انتظام کی بہت تعریف کی۔ دراصل جب بھی اور جہاں بھی کوئی احمدی نمایاں کام کرتا آپ اس کی قدر کرتے اور مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتے۔ وہ بھی آپ کا گرویدہ ہوجاتا۔ لیکن یہ دوطرفہ محبت کبھی بھی ذاتی مفادات کے حصول کے لئے نہیں دیکھی گئی بلکہ ہمیشہ نظام جماعت کی بہتری، خلافت سے محبت میں ترقی اور سلسلہ کے کاموں میں تیزی پیدا کرنے کا موجب قرار پائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو دعوت الی اللہ اور نومبائعین کی تربیت و مدد کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ داعیان کے امیر تھے۔ آپ جمعہ کے دن اپنے مہمان دوستوں کو بلاتے، حضور انور کا خطبہ جمعہ سنواتے اور ان کی خوب خدمت بھی کرتے۔ زیارت مرکز کا کام اپنے مہمانوں اور نومبائعین کے ہمراہ سارا سال جاری رکھتے۔ مہمان نوازی میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔

دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں دور دراز علاقوں تک پہنچ جاتے۔ مربیان کرام کو بھی ساتھ رکھتے۔ بارہا خاکسار کو بھی ساتھ جانے کا موقع ملا۔ بعض دفعہ رات ایک بجے واپس پہنچتے تو بھی صبح فجر کی نماز پر حاضر ہوتے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ رات کو دیر سے آئے اور پھر ہسپتال میں ایمرجنسی کا کیس آ گیا اور مریض دیکھنے چلے گئے اور صبح ہوگئی۔

2005ء میں جناب ڈاکٹر اظہر اقبال صاحب امیر ضلع سانگھڑ نے محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپورخاص سے درخواست کی کہ سعید آباد میں کیمپ لگائیں۔ اس کیمپ میں کراچی، حیدرآباد، سانگھڑ، میرپورخاص اور مٹھی اضلاع کے ڈاکٹرز بھی شامل تھے۔ ٹوٹل عملہ کی تعداد کم و بیش 40 تھی۔ جمعہ کا دن تھا۔ سندھ کے دُور دراز کے علاقوں سے بھی مریض آئے اور قریباً 1200 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ پیر صاحب عبداللہ راشدی نے شکریہ ادا کیا۔ بہت ہی عمدہ رنگ میں خدمات کو سراہا اور کہا کہ یہ بہت ہی عظیم خدمت ہے جو آپ بجا لا رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب اس بات پر بڑے خوش تھے کہ پیر صاحب جھنڈے والے (صاحب العلم) کی گوٹھ میں کیمپ لگایا جن کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق تھا اور باہم خط و کتابت بھی ہوئی تھی۔

محترم ڈاکٹر صاحب سندھ کے دور دراز علاقوں میں بھی کیمپس لگایا کرتے تھے حتیٰ کہ نگرپارکر جو پسماندہ علاقہ ہے اور عام ماحول سے کٹا ہوا علاقہ ہے وہاں بھی آپ نے کیمپ لگائے اور غریب عوام کی بھرپور خدمت کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شہادت پر سندھ بھر کے لوگوں میں ہمدردی رکھنے والے آپ کی خدمات کو یاد کرکے روتے رہے۔

مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب جب نائب ناظم وقف جدید تھے تو انہوں نے سہ ماہی تربیتی کورس کا نومبائعین کے لئے انعقاد کیا۔ سارے سندھ سے نومبائعین آئے۔ یہ سلسلہ 3 سال تک جاری رہا۔ محترم ڈاکٹر صاحب اختتامی تقریب میں شامل ہوتے، نومبائعین کے مقابلہ جات دیکھتے تو بہت خوشی اور فرحت محسوس کرتے۔ انعامات تقسیم کرتے بلکہ اکثر انعامات اپنی طرف سے دیتے۔ اس طرح نومبائعین بہترین رنگ میں نظام جماعت کے قریب تر ہوجاتے اور ان کا امیر صاحب سے ایک ذاتی تعلق بھی ہوجاتا۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے وقف جدید کی بھی بہت خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی کے لحاظ سے بھی اور وقت کی قربانی کے لحاظ سے بھی آپ نے وقف جدید کے ساتھ بھرپور وفا کا تعلق رکھا ہوا تھا۔ مٹھی اور نگرپارکر کے ہسپتالوں پر پوری توجہ دیتے تھے۔ مٹھی ہسپتال کے عملہ کی ہر طرح سے راہنمائی کرتے تھے۔ ہر ماہ مٹھی ہسپتال میں باقاعدگی سے فری میڈیکل کیمپ لگاکر تھر کی دکھی انسانیت کی خدمت کرتے تھے خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا رکھی ہوئی تھی اور آپ انسانیت کے لئے ایک مسیحا بنے رہے۔

❀ ❀ ❀

محترم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 مارچ 2010ء میں مکرم عرفان احمد بٹ صاحب نے اپنے والد محترم منصور احمد بٹ صاحب کا ذکر خیر کیا ہے جو 27 فروری 2009ء کو فیصل آباد میں وفات پاگئے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ 1929ء میں میرے دادا محترم محمد یوسف بٹ صاحب نے 15 سال کی عمر میں اپنی والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ کے ہمراہ حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ بعد ازاں اُن کے والد نے بھی بیعت کرلی۔ میرے والد محترم منصور احمد بٹ صاحب یکم اپریل 1942ء کو لاویری والا ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ پرائمری کی تعلیم اپنے گاؤں سے جبکہ میٹرک وزیرآباد کے ایک ہائی سکول سے کیا۔ چونکہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے اور بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے اس لئے پڑھائی کے ساتھ محنت بھی کرتے رہے۔ آخر استاد کے طور پر ملازم ہوئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے 1999ء میں ریٹائر ہوئے۔ دوران سروس پرائیویٹ طور پر F.A اور C.T کیا۔

آپ ایک شفیق باپ، اچھے شوہر، ایماندار اور محنتی ٹیچر اور ملنسار وجود تھے۔ گھر کے کام کاج میں باقاعدگی سے اپنی بیوی کا ہاتھ بٹاتے۔ طلباء کو نہایت محنت سے پڑھاتے اور ضرورتمند طلباء کو بلامعاوضہ ٹیوشن بھی دیتے۔ آپ کے ایک شاگرد نے بتایا کہ جب میں ربوہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا تو ماسٹر صاحب نے میرا بیحد خیال رکھا۔ میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تو آپ مجھے کبھی کندھے پر یا کبھی سائیکل پر بٹھا کر سکول لے جاتے اور اپنی کرسی پر بٹھاتے۔

آپ کے بے شمار شاگرد تھے جو جہاں بھی ملتے تو بے حد تکریم کرتے۔ کئی بار آپ سفر پر جاتے تو آپ کے شاگرد سیٹ چھوڑ دیتے اور کرایہ ادا کردیتے۔ جو غیر احمدی ٹیچر آپ کی ریٹائرمنٹ کے بعد آئے تو وہ آپ کو مل کر کہنے لگے کہ میں نے آپ کی نیک نامی اور شہرت کا اتنا سنا تھا کہ مجھے خواہش ہوئی کہ منصور احمد بٹ ہے کون؟ اس سے ملا جائے۔

آپ سکول اسمبلی سے قریباً آدھ گھنٹہ پہلے جاتے اور یہ آپ کی روٹین تھی۔ ایک بار آپ لیٹ ہوگئے تو ہیڈ ماسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ منصور بٹ کبھی لیٹ نہیں ہوا۔ آج اللہ خیر ہی کرے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ایک نجی سکول سے وابستہ ہوگئے جس کا سارا انتظام آپ کے ہی سپرد تھا۔ جلد ہی آپ کی محنت سے سکول میں طلباء کی تعداد میں چارگنا اضافہ ہوگیا۔

ایک خاتون نے بتایا کہ میرے بیٹے کے پاس یونیفارم نہیں تھی تو آپ کے والد نے بچے کو دو یونیفارم لاکر دیئے تھے۔

ایک صاحب نے جو غیر احمدی تھے، آپ سے کہا کہ میں قرآن شریف نہیں پڑھا ہوا اگر آپ پڑھادیں تو میں آجایا کروں۔ آپ نے مصروفیت کے باوجود انہیں قرآن مکمل کروایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29 اپریل 2010ء میں فیصل آباد کے شہدائے احمدیت کے حوالہ سے کہی گئی مکرم آفتاب احمد اختر صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

رہِ خدا میں جو مارے جائیں ، نہ کوئی مردہ انہیں بتائے
ہزار جانیں نثار اس پہ ، شہید کی ہے جو موت آئے
اے راہِ مولیٰ میں مرنے والو ، تمہیں ملا ہے مقام ایسا
کہ جس کی حسرت میں لاکھوں سجدے، تڑپ اٹھے پر نہ کام آئے
اے جاں نثارانِ احمدیت! امام تم سے ہوئے ہیں راضی
تم اس جہاں سے ہوئے یوں رخصت تمہارے جانے پہ رشک آئے
میں کس کے ہاتھوں پہ اپنے پیاروں کا خون ڈھونڈوں، کہاں پہ جاؤں؟
تری عدالت میں اے خدایا ، ہم آگئے ہیں اب سر جھکائے
زمینِ مقتل یہ کہہ رہی ہے ، اِن وارثانِ فساد و شر سے
خدا کی نظروں سے گر کے کوئی بھلا کہاں پہ امان پائے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
June 28, 2013 – July 4, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday June 28, 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Jalsa Salana Nigeria Address: Rec. May 3, 2008.
02:20 Japanese Service
02:35 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 09/30/1996
03:45 Kasre Saleeb
04:20 The Real Concept Of Jihad
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 227
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:50 Jalsa Salana Nigeria Address: Rec. May 4, 2008
07:45 Siraiki Service
08:20 Rah-e-Huda
09:55 Indonesian Service
10:55 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Seerat-un-Nabi
13:50 Tilawat
14:00 Yassarnal Quran
14:30 Bengali Reply To Allegations
15:35 Husn-e-Biyan
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Nigeria Address [R]
19:15 Real Talk
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon
22:15 Rah-e-Huda [R]

Saturday June 29, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Quran
01:10 Jalsa Salana Nigeria Address
02:10 Friday Sermon: Recorded on
03:20 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 231
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Ijtema Lajna Imaillah UK: Rec. October 14, 2012
08:00 International Jamaat News
08:30 Story Time
09:00 Question And Answer Session: Part 1, recorded on February 16, 1997.
09:55 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: Recorded on June 28, 2013
12:10 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:25 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Spotlight
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:05 World News
18:30 Ijtema Lajna Imaillah UK [R]
19:30 Faith Matters
20:35 International Jamaat News
21:05 Rah-e-Huda
22:40 Story Time
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday June 30, 2013

00:10 World News
00:30 Tilawat
00:40 Dars-e-Malfoozat
00:55 Al-Tarteel
01:25 Ijtema Lajna Imaillah UK
02:25 Story Time
02:50 Friday Sermon
03:55 Spotlight
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 232
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
06:50 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist: Recorded on March 12, 2011.
07:55 Faith Matters
08:55 Question And Answer Session: Rec. 11/15/1998
10:15 Indonesian Service
11:15 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on August 10, 2012.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 28, 2013
14:10 Bengali Reply To Allegations
15:05 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist [R]
16:15 Kids Time
17:00 Live Beacon Of Truth
18:05 World News
18:25 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist [R]
19:35 Real Talk
20:40 Attractions Of Canada: Part 4 of a documentary which takes you on a journey to Alaska, the largest state of the United States by area.
21:05 Baitul Mujeeb Mosque: The laying of the foundation stone of Baitul Mujeeb Mosque in Brussels, Belgium by Huzoor on October 15, 2011.
22:05 Friday Sermon [R]
23:15 Question And Answer Session [R]

Monday July 1, 2013

00:30 World News
00:45 Tilawat
00:55 Yassarnal Quran
01:20 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist
02:50 Friday Sermon
03:50 Real Talk
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 233.
06:00 Tilawat & Dars Majmooa Ishteharaat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana USA Address: Rec. June 21, 2008
08:05 International Jamaat News
08:35 Braheen-e-Ahmadiyya
09:10 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 6, 1998.
10:10 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on April 12, 2013.
11:15 Tamil Service
12:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:10 Insight
12:35 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: Recorded on September 7, 2007
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Tamil Service
15:45 Seerat Hazrat Masih-e-Maood
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana USA Address [R]
19:25 Real Talk
20:30 Rah-e-Huda
22:05 Friday Sermon [R]
23:05 Tamil Service
23:45 Seerat Hazrat Masih-e-Maood

Tuesday July 2, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
00:30 Insight
00:55 Al-Tarteel
01:30 Jalsa Salana USA Address
02:35 Kids Time
03:10 Friday Sermon
04:15 Tamil Service
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 234
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
06:50 Ijtema Lajna Imaillah UK: Rec. October 14, 2012
07:50 Insight
08:20 Attractions Of Australia: Part 2 of a documentary exploring the Gondwana Rainforest in Dorrigo National Park.
08:50 Question And Answer Session: Recorded on November 15, 1998.
10:10 Indonesian Service
11:10 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on June 28, 2013.
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:15 Spanish Service
16:00 Aao Kahani Sunain
16:40 Ilmul Abdaan
17:10 Noor-e-Mustafwi
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Ijtema Lajna Imaillah UK [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of the Friday sermon delivered on June 28, 2013.
20:30 Insight
21:00 Aao Kahani Sunain
21:45 Attractions Of Australia
22:15 Ilmul Abdaan
22:40 Question And Answer Session [R]

Wednesday July 3, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Quran
01:30 Ijtema Lajna Imaillah UK
02:30 Noor-e-Mustafwi
02:45 Attractions Of Australia
03:15 Aao Kahani Sunain
04:15 Ilmul Abdaan
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 235
06:00 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
06:15 Al-Tarteel
06:50 Jalsa Salana Qadian Address: Rec. 12/31/2012
08:00 Real Talk
09:05 Question And Answer Session: Part 1, recorded on February 16, 1997.
10:00 Indonesian Service
11:05 Swahili Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Al-Tarteel
13:10 Friday Sermon: Recorded on September 21, 2007.
14:00 Shotter Shondhane
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45 Faith Matters
16:45 Maidane Amal Ki Kahani
17:25 Al-Tarteel
18:00 World News
18:20 Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:30 Real Talk
20:35 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:10 Maidane Amal Ki Kahani
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan

Thursday July 4, 2013

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:40 Al-Tarteel
01:10 Jalsa Salana Qadian Address
02:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
03:00 Moshaairah
03:50 Faith Matters
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 236
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
07:00 Huzoor's tour Of UK: A reception held in Bradford at the opening ceremony of Al-Mehdi, recorded on November 7, 2008.
08:00 Beacon Of Truth
09:00 Tarjamatul Quran Class: Rec. October 28, 1996
10:00 Indonesian Service
11:20 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on June 28, 2013
14:00 Shotter Shondhane
15:10 Maseer-E-Shahindgan: A Persian programme
15:45 Kasre Saleeb
16:30 Tarjamatul Quran Class [R]
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:20 Huzoor's tour Of UK [R]
18:30 Faith Matters
20:30 The Real Concept Of Jihad
21:30 Tarjamatul Quran Class [R]
22:30 Kasre Saleeb
23:00 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 20 | Friday 21 June, 2013 | Issue No. 25

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان
{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر90)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا
تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا؟
مجھے پوچھو اور میرے دل سے یہ راز
مگر کون پوچھے ، بجز عشق باز
جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ، ہے وہی بختیار
جو اس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں

(درثمین، صفحہ 26)

....

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ فروری 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

....

❁...... **مغل پورہ، 15 فروری:** مغل پورہ کی مقامی احمدیہ مسجد میں پولیس کا ایک اے ایس آئی آیا، یہ شخص اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ ڈیوٹی پر موجود خدام کی طرف سے وجہ پوچھنے پر اس نے نہایت مضحکہ خیز جواب دیا کہ مجھے سی سی پی او لاہور کی طرف سے خط ملا ہے کہ احمدیوں کی مسجد کے اندر جماعتی اخبارات کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے، مَیں چیک کرنا چاہتا ہوں۔ اسے بتایا کہ مسجد کے اندر کوئی پرنٹنگ پریس قائم نہیں ہے اور یہ صرف ہماری مسجد ہے۔ تب یہ اہلکار اپنی رپورٹ لکھ کر چلا گیا۔

❁...... **لاہور:** ہم اپنے قارئین تک بلیک ایرو پرنٹنگ پریس پر پولیس اور مولویوں کے دھاوا کے تکلیف دہ واقعہ کی تفصیل پہنچا چکے ہیں۔ فسادی لوگ اپنے پہلے ہلہ میں غیر معمولی کامیابی سمیٹتے ہوئے اس خطرناک مہم جوئی میں مصروف عمل ہیں۔

پولیس نے 22 فروری کو ایک غیر احمدی جلد ساز سید الطاف حسین کی ورکشاپ پر چھاپہ مار کر ان کو بیٹے اور ملازمین سمیت گرفتار کر لیا۔ اور الزام لگایا کہ تم احمدیوں کی کتابوں کی جلد بندی کرنے کے مجرم ہو۔

پولیس اہلکار مالکان کی گرفتاری کے بعد ورکشاپ کی تلاشی کے دوران جلد سازی کے لئے آئی ہوئی ہومیو پیتھی کی کتب اور ترجمۃ القرآن از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ بھی بطور ثبوت ساتھ لے گئے۔

پولیس نے چار لوگوں کو تو دو دن حوالات میں بند رکھ کر چھوڑ دیا البتہ سید الطاف حسین کو تھانہ پرانی انار کلی میں ہی قید رکھا۔ مولویوں کی طرف سے پولیس پر دباؤ ہے کہ اس جلد ساز پر فوجداری مقدمہ دائر کیا جائے۔

❁...... **لٹن روڈ:** شہر میں نفرت کے جذبات کو ہوا دینے اور غیر تعلیمیافتہ لوگوں کو احمدیوں کے خلاف جھوٹ کے سہارے مشتعل کرنے کی مہم زوروں پر ہے اور اب تو خانۂ خدا بھی شیطانوں کے حملوں سے محفوظ نہیں رہے ہیں۔ مثلاً 4 لٹن روڈ کی مسجد کے وضو خانہ کی دیوار پر بھی ایک پیغام چسپاں کیا گیا جس کا عنوان نہایت بیبا کی اور کمال بے شرمی سے یہ لکھا گیا: ''احمدیوں کے خلاف نفرت کی مہم'' اور اس پر عبادت گزاروں کے لئے پیغام درج تھا کہ:

''قادیانی گستاخ ہیں۔ قادیانی واجب القتل ہیں۔ جب کوئی قادیانی کسی مسلمان کو سلام کرتا ہے یا کوئی مسلمان کسی قادیانی کو سلام کرتا ہے تو گنبد خضریٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کانپ جاتی ہے۔
منجانب: ختم نبوت، حضوری باغ، ملتان۔''

❁...... **فیصل ٹاؤن:** مقامی احمدی مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب اور مکرمہ طاہرہ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم سردار عبد السمیع صاحب کو مندرجہ ذیل دھمکی آمیز ایس ایم ایس ملا ہے:

'اے کافرو! اسلام قبول کر لو، ورنہ میں تمہیں برباد کر کے رکھ دونگا۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔ تم جلد اپنی بربادی دیکھ لوگے۔'

❁...... **واہ کینٹ:** ضلع راولپنڈی میں جماعت احمدیہ کے خلاف سول انتظامیہ کو نکیل ڈال کر من مانیاں کرنے والے مولوی لوگ اب عسکری حلقوں کی جانب متوجہ ہو چکے ہیں۔ اول الذکر کی مثال ایوان توحید کی بندش ہے اور آخر الذکر کا نمونہ واہ کینٹ کی احمدیہ مسجد ہے۔

مولویوں کا مطالبہ ہے کہ واہ کینٹ کی احمدیہ مسجد کا محراب مسمار کروایا جائے۔ اس مقصد کی یاوری کے لئے یہ طبقہ حُسّاد مقامی سٹیشن کمانڈر جو ایک بریگیڈیئر ہے، کے پاس پہنچا اور اسے شیشہ میں اتار لیا اور اپنی طرف اتنا مائل کر لیا کہ مولویوں کے ناجائز مطالبہ کی تحریری درخواست کی نقول متعدد اعلیٰ مقامی عہدیدار تک پہنچ چکی ہیں۔

سٹیشن کمانڈر نے احمدیہ وفد کو بلا کر وضاحت طلب کی۔ وفد نے بتایا کہ جماعت کی مسجد محراب سمیت 1976ء میں تعمیر ہوئی تھی اور تب تک مذہبی عفریت کو آرڈیننس کا لباس نہیں اوڑھایا گیا تھا۔ نیز زمین کی لیز کے سرکاری کاغذات، تعمیر کا نقشہ وغیرہ بھی پیش کیا گیا۔ لیکن یہ حاکم وقتی طور پر تو مولوی کے دیئے ہوئے زہر کا تریاق چکھنے کو بھی تیار نہیں ہے اور احمدیوں کا حق عبادت تسلیم کرنے سے سراسر انکاری ہے۔ اس فوجی افسر نے دھمکی لگائی کہ تم لوگ خود ہی یہ محراب گرا دو ورنہ نتائج کے لئے تیار رہو۔

دوسری طرف مولوی اپنی روائتی مہم میں مصروف ہے اور کامیاب بھی نظر آ رہا ہے۔ یعنی شہر میں جگہ جگہ احمدیوں کے خلاف بینر آویزاں ہیں جن پر درج ہے کہ 'اے قادیانیو! اپنی عبادت گاہوں کے محراب تعمیر کر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ کرو۔ ختم نبوت زندہ باد۔ مسلمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے نام پر جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ واہ کینٹ میں مرزائیوں نے اپنی عبادت گاہ کا محراب بنا رکھا ہے جو پاکستان کے آئین کی توہین ہے۔ وغیرہ وغیرہ

❁...... **بدین، 5 فروری:** مکرم انعام الحق صاحب کی اہلیہ اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ اپنے والد کے گھر جا رہی تھیں کہ ایک آدمی ان کا پیچھا کرنے لگا۔ اور جیسے ہی یہ احمدی خاتون اپنے والد کے گھر کی دہلیز پر پہنچی اس شقی القلب نے عورت ذات پر پیچھے سے خنجر کے ساتھ حملہ کر دیا جس سے خاتون کی کمر زخمی ہوگئی اور انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ حملہ آور کی شناخت کے لئے تحقیق جاری ہے۔

❁...... **راولپنڈی، 29 جنوری:** گزشتہ برس معصوم احمدیوں کو نماز باجماعت سے روکنے میں کامیاب ہونے والے مولویوں نے ایوان توحید کے سامنے ختم نبوت کانفرنس منعقد کی تھی جس میں اس چوک کا نام بدل کر ختم نبوت چوک کرنے کی قرارداد پاس کی گئی تھی۔ ایک سال بعد اسی مقام پر پھر ایک کانفرنس جمائی گئی ہے جس کی تشہیر پر جماعت کے شدید معاند شرجیل میر نے بے تحاشہ خرچ کیا۔

کانفرنس کے نام پر شام سات بجے تقریباً تین سو لوگ جمع ہوئے اور ختم نبوت کے مقامی امیر مولوی مشتاق سمیت درجن بھر مولویوں نے شرافت کے تمام ضوابط کی دھجیاں اڑاتے ہوئے جماعت کے خلاف زہریلی تقاریر کیں۔ اور احمدیوں کو کافر اور واجب القتل قرار دیا۔ ایک مولوی نے عاصمہ جہانگیر کو قادیانی قرار دیتے ہوئے دھمکی لگائی کہ اگر اس خاتون کا نام نگران حکومت میں ہوا تو ہم تحریک چلائیں گے۔

کپڑوں کی تجارت میں خاطر خواہ منافع نہ پا کر ایمان واسلام کی تجارت کرنے والے نو مولوی شرجیل میر نے جاہلوں کے مجمع کے سامنے یہ بڑ ہانکی کہ قانون کی رو سے قادیانیوں کو نماز باجماعت کی اجازت ہی نہیں ہے اور اسلام کی رو سے یہ لوگ مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں۔ میں دیکھوں گا کہ قادیانی اس جگہ کیسے رہ لیتے ہیں اور انتظامیہ سے مطالبہ کیا ایوان توحید کو سیل کیا جائے۔

نصف شب کے بعد تک یہ فتنہ انگیزی جاری رہی۔

اگر ملک میں کوئی قانون ہے جیسا کہ مولوی بار بار احمدیوں کے خلاف ملک کے آئین وقانون کا حوالہ دے رہے ہیں تو یہ کانفرنس ہی PPC 153-A کی صریح خلاف ورزی ہے جبکہ پولیس بھی اس موقع پر موجود تھی۔ کیا خبر ان سرکاری ملازمین نے بھی اس بازاری کانفرنس کی تقاریر سے کتنا حظ اٹھایا ہو۔ لگتا ہے کہ کراچی اور کوئٹہ میں عددی اکثریت والوں کو محدود اقلیت والوں کے خلاف کھلی چھٹی دینے کے بھیانک اور انسانیت سوز نتائج کی خبریں پنجاب میں پہنچ ہی نہیں رہی ہیں۔

❁...... **فیصل آباد، 14 فروری:** معاندین نے کریم نگر، مصطفیٰ آباد میں ختم نبوت کانفرنس لگائی۔ تقسیم ہند سے قبل بازاری مسخرے اور پیشہ ور اداکار گلی گلی ڈرامہ، تھیٹر لگا کر عوام کو سستی تفریح مہیا کیا کرتے تھے، مگر اب اسلامی جمہوریہ میں یہ کام مولویوں نے سنبھال لیا ہے اور یوں لگتا ہے کہ ان کو مذہب کے نام پر وطن عزیز کے تمام گلی کوچوں میں امام مہدی اور مسیح الزمان کے خلاف تمسخر، پھکڑ بازی، گندی گالیاں دینے، سوقیانہ مذاق کرنے کا پروانہ مل چکا ہے۔ فیصل آباد میں بھی جگت باز لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف گند بکتے رہے۔ اس بازاری کانفرنس کی صدارت مفتی محمد حسین نے کی اور قاضی کوثر حسین، اللہ وسایا اور محمد الیاس مرکزی مقرر ٹھہرے۔ احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا گیا، سامعین کو اکسایا گیا کہ احمدیوں کا مکمل سماجی مقاطعہ کیا جائے۔

❁...... **کوٹری، ضلع حیدرآباد، 12 فروری:** یہاں لیبر کالونی، فیز تھری میں واقع اہل حدیث کی مسجد میں مولوی خبیب کی سرپرستی میں جماعت احمدیہ کے خلاف جلسہ ہوا۔ اس ہجوم سے خطاب کرنے کے لئے مولوی رحمت اللہ کو کراچی سے بلایا گیا۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے خلاف بدزبانی اور اندرونی خبث کا کھل کر اظہار کیا۔ احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا اور ان کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا درس دیا۔

❁...... **گولیکی، ضلع گجرات، 5 فروری:** کچھ عرصہ قبل یہاں سرفراز نامی ایک شخص قتل ہو گیا تھا، مخالفین نے اس قتل میں احمدیوں کو پھانس کر ہماری مسجد سیل کروادی تھی۔ اس سرفراز کا بیٹا جو مدرسہ میں پڑھتا ہے اپنے ساتھی طلباء اور اساتذہ کو لے کر جلوس کی صورت میں سیل شدہ مسجد تک پہنچ گیا اور شدید ہلڑ بازی کی، گندی گالیاں نکالیں اور اوباشانہ نعرے لگائے۔ احمدیوں نے پولیس کو اطلاع کی لیکن پولیس کی اپنی مصروفیات ہوتی ہیں اور احمدیوں کو تحفظ فراہم کرنا پولیس کے فرائض منصبی میں شامل ہی نہ ہے۔ لہذا پولیس نہ آئی۔ ان شرپسند لڑکوں نے رات جامعہ مسجد گولیکی میں پڑاؤ کیا اور اگلی صبح بھی گاؤں کی گلیوں کے چکر لگاتے رہے اور احمدیوں کے گھروں کی تعیین کرتے رہے۔

الغرض احمدیوں کو اشتعال دلا کر من مانے نتائج حاصل کرنے کی یہ مہم احمدیوں نے مکمل صبر وضبط کو اپنا کر ناکام کر دی۔ لیکن خطرہ ابھی ٹلا نہیں ہے اور احمدی خود حفاظتی کے اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔ **(باقی آئندہ)** ●

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے
خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔